الحق یعلو ولا یعلی
حیدرآباد دکن طبع نموده شد

الحق یعلو ولا یعلیٰ
ان شاء اللہ این کتاب لاجواب جمع رائع و تالیف بارع ست اسمش
هجری
هدایة المؤمنین
۱۳۰۴
ست سند آورده شده در بین نقادی علمای عرب و عجم و لکهنو
چاپ شده مطبع هزار داستان حیدرآباد دکن شوال

احق شیٔ بردما تخالفه شهادة الدهر فاحکم صنعة الجدل
فما ندمت علی ما لم تقل ابداً وکم ندمت علی ما لم تکن تقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من آنچه شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال

من هو واحد بسیط وبکل شیٔ قادر ومحیط اشرف المخلوقات خالق کل الکائنات غنی عن الآلات والاشیاء المتوسطات وحده لا شریك له من لم یؤمن به فقد کفر ومن لم ینکر فقد نجی وظفر وفی عداوة من اشکر فلیس له خفر وله السقر. ونصلی علی من هو انقذنا من الکفر والضلالة وخص بالنبوة والرسالة الغائبة علی الامامة وبعث علی الخلق للهدایة بمعنی الارائة وعرج معارج السماء بجسمه الثقیل الاطهر مع نعاله ولباسه الانور من کفره وبما مضی فهو اکفر سائر البشر وکل ما سوی العزیز الاکبر محمد المشفع یوم المحشر رحمة علی الانام الاسمح من الکرام المرسلین والسلام لاهل ملة الاسلام من الزلل والآلام وآله الکاملین المختارین فی دار الدنیا والسلام هم الائمة والاوصیاء لخاتم الانبیاء والامناء لتم النعماء بیمنهم کشف الکروب وحسم الادواء صلوات اللہ وسلامه علیهم ما احق الحق وابطل الباطل

و اجاب مجیب و سأل سائل و ضل ضال و مساوہ الاود
و الاعلال و ہربت الاوابد و فرت الشوارد — اما بعد بندۂ
عاصی السید عبد النبی الہ آبادی خدمت فیض درجت مومنین مین عرض کرتا ہو کہ جناب
علام فہام عالی مقام مولانا السید نثار حسین صاحب عظیم آبادی سنے کئی دن مناظرہ مولوی
شیخ محمد علی صاحب طبسی سے بالمشافہ کیا تھا اور بعد رد کرنے کلام مولوی صاحب
طبسی کے لساناً اور تحریراً و مواجہاً اور بعد جنگ و مباحثات بسیار کے ایک کتاب
رد مین شیخصاحب موصوف کے کتاب اجابۃ الشیخیہ کے۔ اور دوسری کتاب
مسائل اعتقادیہ تالیف کرکے چھپوائی تھی تا مومنین کفر و اسلام و حق و باطل
کو سمجھکر ایمان پر قائم رہین اور مولوی شیخ محمد علی طبسی کے شاگرد رشید نے
وعظ بیان کیا تھا چونکہ وہ وعظ سراسر کفر و الحاد کا تھا پس بخیال ہدایت
مومنین ان موعظون کے بھی رد جناب سید صاحب دام مجدہ نے لکھی اور حضرات
علماے لکھنو کے پاس سے بھی سند و فتاوی منگوالے اور یہ سب چھپکر
شائع ہوے مگر چونکہ شیخصاحب اور اُنکے خاص خاص مریدان و شاگردان
اپنی حالت اصلیہ کو ترک نہ کئے اور حق و باطل مین تمیز نہ کرسکے یا بسبب
عدم واقفیت اصول عقائد کے یا بسبب نہ پسند کرنے اعتقادات اسلام و
ایمان کو لہذا عالی جناب سید صاحب موصوف دام مجدہ کو بنظر
ہدایت ضرور ہوا کہ حضرات علماے عراق مدظلہم دامت الالیا لے دایا جہم

وکثرہم اللہ وجاہم کے فتاوی بھی ضمناً چھپوا دیں تاموٴمنین خوب حق
وباطل کو سمجھیں اور ہرگز راہ راست وجادہ مانوس کو چھوڑ کر کفریہ الحادی
عقائد و مضامین وحشیہ کو اختیار نہ کریں لہذا مینے اس مین کوشش کی
اور ۔۔ وہ ۔۔ یہ ہین :۔

فتاوے

الحبر العلامة والعلم الفهامة الزاهد القنوع العابد الخشوع الاعلم الافضل والعليم
الاكمل جامع الفضائل المشار اليه بين العلماء العظام بالانامل الفاضل
المحقق والكامل المدقق العالم الربانی والفاضل الفقيه الثانی افقه العصر
فی الآفاق الاشهر فی العراق الشيخ محمد حسين الكاظمی مد ظله العالی علی رؤس اهل المعالی
ما دامت الايام والليالی ۔۔ وحلية الايام والليالی وزينة ذوی الفضل والمعالی
اوحد الزمان علامہ هذه الاوان مجمع العلماء والموٴمنين مرجع الانام والكبار
زبدة الاعاظم وعمدة الاساتذة الافاخم رئيس العلماء المحققين اسوة
الفضلاء المدققين الوحيد الفريد المتفرد بالمعالی المتهجد بالليالی نائب
الامام عليه السلام آية الله فی العالمين فيه لا كلام حامی الملة والدين
ظهير المعلمين والمتعلمين حاكم الشرع صاحب الزهد والورع مولانا میرزا محمد حسن
الشيرازی ادام الله ظله علی روس الموٴمنين آمين رب العالمين ۔۔

المسئلة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سـ ۱
اَلْقَوْلُ بِاَنَّ الْاِمَامَةَ کُلِّیٌّ وَالرِّسَالَةَ جُزْئِیٌّ لَهَا فَمَا اِرْشَادُکُمْ

چنین کلام کہ امامت کلی ست و رسالت جزئی آن کلی ست پس چیست ارشاد علما

اگر کوئی کہے کہ امامت کلی ہے اور رسالت جزئی امامت کی ہے آیا اسطرحکا کلام علما کے نزدیک مطابق

هَلْ هُوَ صَحِیْحٌ شَرْعًا اَمْ فَاسِدٌ —

کہ این کلام در شرع شریف صحیح ست یا فاسد —

شرع شریف ہے اور صحیح ہے یا باطل و فاسد ہے —

سـ ۲
اَمِ الْقَوْلُ بِاَنَّ الْاِمَامَةَ اَفْضَلُ وَاَشْرَفُ مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ

یا چنین کلام کہ امامت افضل و اشرف ست از نبوت و رسالت ہردو

اسطرحکا کلام کہ امامت بڑھی ہوئی اور بزرگترین مرتبہ ہے نبوت و رسالت دونوں سے

وَالرِّسَالَةُ وَالنُّبُوَّةُ اَدْوَنُ وَمَفْضُوْلٌ مِّنَ الْاِمَامَةِ

و رسالت و نبوت کمتر و پست تر و ناقص ست از امامت

اور رسالت اور نبوت کمتر اور پست تر یعنی گھٹی ہوئی ہے اور حقیر ہے امامت سے

سـ ۳
وَتِلْكَ رُتْبَةُ الْاِمَامَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَصَلَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

و این مرتبہ امامت کہ حاصل بود برای رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ

اور جو مرتبہ امامت کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو نے حاصل تھا

صلى الله عليه وآله وكانت افضل واشرف واعلى من

وافضل واشرف واعلى بود از

اور بڑھا ہوا اور برتر رتبہ تھا

الرسالة انتقلت من خير المرسلين الى امام المتقين علي

رسالت این مرتبۂ امامت بعینها منتقل شد از جناب رسالتمآب ص بطرف علي

رسالت سے وہ بعینہا منتقل ہوئی حضرت رسولخدا سے طرف علی علیہ السلام کے

عليه السلام بعينها فرتبة الامامة التي في علي عليه السلام

علیه السلام پس رتبہ امامت علي علیه السلام

پس رتبہ امامت علی کا

افضل واشرف من رسالة خير المرسلين صلى الله عليه وسلم

افضل و اشرف ست از رسالت رسول خدا صلی الله علیه و سلم

بڑھکر ہے رسول خدا کی رسالت و نبوت سے

او بأن الامامة كوزن الحقة والرسالة كمثقال هل

یا کلام باین طور که امامت بمقدار حقه است و رسالت بمقدار یک مثقال آیا

یا ایسا کہنا کہ امامت کا وزن ایک حقہ کے برابر ہے اور رسالت کا وزن برابر ایک مثقال کے ہے

هذا القول على طريق الرشاد والصلاحية والسداد

این کلام خوب ست

آیا اچھا ہے

یہ قول ہے شیخ محمد علی صاحب کا ہے کتاب انوار الابصار میں

۳ یہ قول ہے ملا ... شاگرد شیخ محمد علی صاحب کا اور منسوب ہے شیخ موصوف کی طرف بھی۔

أَمْ لَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِلشَّرْعِ أَمْ لَا وَهَلْ لَهُ مَعْنًا مُحَصَّلٌ

یا بد و این موافق شرع شریعت یا نه وبرای این معنی درست مے شود

یا بُرا اور یہ موافق شرع کے ہے یا نہیں اور اسکا کچھ حاصل ہے یا محض

أَمْ لَا وَهَلْ هُوَ مِنْ مُعْتَقَدَاتِ الْأُصُولِيِّينَ أَمْ لَا۔

یا نہ و آیا این از اعتقادات اصولیین ست یا نیو

مہمل کلام ہے اور آیا اصولیین کا اعتقاد بھی ایسا ہے یا نہیں۔

وَكَذَا الْقَوْلُ بِأَنَّ الرَّسُولَ بُعِثَ لِتَفْوِيضِ الْإِمَامَةِ بِعَلِيٍّ

وہمچنین این قول کہ رسول خدا مبعوث شدہ بودند محض برای سپردن امامت بہ علی

اور اسیطرح اسطور سے کہنا کہ رسول بھیجے گئے صرف علی کو امامت دینے کے لئے

حَسْبُ هَلْ هُوَ صَحِيحٌ أَمْ فَاسِدٌ ۱۲

و بس آیا اینا صحیح ست یا فاسد۔

کو آیا صحیح ہے یا نہیں۔

اَلْجَوَابُ

اسکا حاصل یہ ہے کہ اسطرح کا اعتقاد

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی

سب شک کا فر ہے۔

كُلُّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِنْ مُعْتَقَدَاتِ الْأُصُولِيِّينَ وَلَا هُوَ مُوَافِقٌ

جمیع این کلامہا از معتقدات اصولیین نیست و نہ موافق

یہ سب اصولیین کے اعتقاد سے نہیں ہے اور نہ موافق

بلاد

یا قول پیروان الشیخ محمد علی صاحب

کا ہے۔

یا بدون کلام

لِلشَّرْعِ وَالْقَائِلُ بِهٖ خَارِجٌ عَنِ الشَّرْعِ وَرِبْقَةِ الْإِسْلَامِ

شرع ست وکسیکه چنین اعتقاد داشته باشد از شرع خارج ست واز قید اسلام

شرع کے اور جو انکا اعتقاد رکھے وہ شرع اور اسلام سے خارج ہے۔

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ — اَلرَّاجِيْ عَفْوَ رَبِّهٖ

واللہ تعالی عالم ترست — محمد حسین الکاظمی

اور اللہ تعالی سب سے زیادہ جانتا ہے۔

محمد حسن الحسینی

المسئلة

مَنْ يَقُوْلُ بِأَنَّ رُتْبَةَ الْإِمَامَةِ بَاطِنِيَّةٌ وَرُتْبَةَ الرِّسَالَةِ

ہر کہ گوید کہ رتبہ امامت باطنیہ ست ورتبہ رسالت

جو کہے کہ رتبہ امامت کا باطنیہ ہے اور رتبہ رسالت

وَالنُّبُوَّةِ ظَاهِرِيَّةٌ وَرُتْبَةُ الْبَاطِنِيَّةِ أَفْضَلُ وَأَعْلٰى

ونبوت ظاہریہ ست ورتبہ باطنیہ افضل واعلی

اور نبوت کا ظاہریہ ہے اور رتبہ باطنیہ بڑھا ہوا ہے

یہ قول حاجی محمد کریم خاں صاحب کتاب ارشاد العوام الابصار عن اور ... کا ... ہے

مِنْ شُعْبَةِ الظَّاهِرِيَّةِ فَالرِّسَالَةُ وَالنُّبُوَّةُ اَدْوَنُ وَمَفْضُوْلٌ پر قول شیخ

احمد و تبعہ ظاہریہ است پس رسالت و نبوت کمتر و مفضول محمد علی صاحب

رتبہ ظاہریہ سے پس رسالت اور نبوت کم ہے اور گھٹی ہوئی ہے کا اور داغ غلط

مِنَ الْاِمَامَةِ هَلْ هُوَ صَحِيْحٌ اَمْ فَاسِدٌ ۱۲ کا ہے

از امامت است آیا این قول صحیح ست یا فاسد

امامت سے آیا یہ قول صحیح ہے یا فاسد۔

اَلْجَوَابُ

اسکا حاصل یہ ہے کہ اسطرح کا اعتقاد رکھنے والا اثنا عشری شیعہ نہیں ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی هٰذَا الْقَوْلُ فَاسِدٌ لَا يَقُوْلُهُ مِنَ الْاُصُوْلِيِّيْنَ

این قول فاسدست نمی گوید از اصولیین

یہ قول باطل اور فاسد ہے اور نہیں رکھتا ہے مومن اثنا عشری

اَحَدٌ ۱۲ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

احدے از اصولیین واللہ تعالیٰ خوب میداند

کوئی ایسا اعتقاد اور اللہ برتر بہتر جانتا ہے۔

الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی محمد حسن الحسینی عبد حسن الحسینی

[seal: illegible]

مسئلہ

مَنْ يَّقُوْلُ بِاَنَّ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

هرکس که بگوید این که حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

جو شخص کہ کہے یہ کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ عَلٰى حَسْبِ مَرْتَبَةِ الْاِمَامَةِ لِكَيْ لَا

بعالم بالا رفتند بحسب مرتبہ امامت در

کو معراج ہوئی مرتبہ امامت میں

تَقْتَضِى الْجِسْمَانِيَّةَ الذَّاتِيَّةَ وَالثِّقَالَةَ وَالْاَلْوَانَ وَمَا

ایسے کہ جسم بودن و ثقیل بودن با رنگ وغیرہ را اقتضا نکند

ایسے کہ امامت کے لئے جسم ہونا اور ثقیل ہونا ضرور نہیں اور نہیں

عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ فِىْ مَرْتَبَةِ الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ الَّتِىْ

و بہ عالم بالا نرفتند بحسب مرتبہ رسالت و نبوت کہ

ہوئی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرتبہ رسالت اور نبوت میں کہ

تَقْتَضِى الثِّقَالَةَ وَالْجِسْمَانِيَّةَ وَالْاَلْوَانَ هَلْ هٰذَا الْقَوْلُ

اقتضا میکند ثقیل بودن و جسمانی بودن وغیرہ را آیا این کلام

رسالت کے لئے ثقیل و جسم ہونا ضرور ہے۔ آیا یہ کلام

مُعْتَبَرٌ فِى الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ اَمْ لَا ۱۲

باعتقاد حاجی شیخ محمد علی صاحب کی کتاب انوار الالہام کے سطور میں کہ یہی گویا ایک مستقل کتاب ہے۔

معتبرست در اسلام وایمان یا خیر۔
مسلمان اور مومن کا ہے یا نہیں۔

الجواب

اسکا حاصل یہ ہے کہ ایسا اعتقاد کہنے والا کافر نجس ہے

بِسْمِ اللهِ تَعَالٰی هٰذَا الْقَوْلُ غَيْرُ مُعْتَبَرٍ فِي الْاِسْلَامِ

شروع بنام الله برتر این کلام در اسلام معتبر نیست

یہ بات اسلام مین نہین ہے

وَلَيْسَ مِنْ مُعْتَقَدَاتِهِمْ وَالْقَائِلُ لِهٰذَا الْقَوْلِ خَارِجٌ عَنْهُمْ

واز اعتقادات مسلمین ہم نیست و ہر کس کہ چنین گوید مسلمان ہم نیست۔

الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

محمد حسن الحسینی

عبد حسن بن محمد

محمد حسن

اور مسلمانوں کا ایسا اعتقاد نہیں ہے اور جسکا ایسا اعتقاد ہو وہ مسلمانوں سے خارج ہے

مسئلہ ۵

۵۱

القَوْلُ بِاَنَّ الْاِمَامَةَ كُلِّيٌّ وَمُطْلَقٌ وَاَعَمُّ مِنْ نُبُوَّةٍ وَ یہ قول شیخ محمد علی

قول باین طور کہ امامت کلی و مطلق ست و اعم از نبوت و صاحب کتاب

ایسا کہنا کہ امامت کلی ہے اور اعم اور مطلق ہے نبوت سے انوار الانبیاء حسینیہ

الرِّسَالَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ع وَنُبُوَّتُهُ وَرِسَالَتُهُ جُزْئِيٌّ تَحْتَهَا

رسالت حضرت خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ و نبوت و رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ جزئی امامت

رسالت سے حضرت سرور کائنات درود اللہ کی آپ اور سلام اور حضرت کی رسالت اور نبوت جزئی اور خاص امامت سے ہے

سلہ یقول شیخ محمد علی — وَهٰذَا الْكُلِّيُّ انْتَقَلَ مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِلٰى

صاحب کا ہر و ہمین کلی کہ امامت ست منتقل شد از حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف

کہ بہا نوار الاصاب — اور امامت کہ کلی اور مطلق اور اعم ہے منتقل ہوئی رسول اللہ سے درود اللہ کی آپ اور آل پر اور سلام

جن -- اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ع بِعَيْنِهٖ ــ وَالْقَوْلُ بِاَنَّ الْكُلِّيَّ اَيِ الْاِمَامَةَ

سلہ — جناب امیر المؤمنین علیہ السلام بعینہ و قول باین طور کہ کلی یعنی امامت

ایضاً — بلافرق آئی ہے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اور ایسا کہنا کہ امامت کلیہ کو رسالت لازم ہے

سلہ ایضاً — يَسْتَلْزِمُ الْجُزْئِيَّ اَيِ الرِّسَالَةَ اَوْ بِالْعَكْسِ ــ اَوِ الْقَوْلُ

ملزوم جزئی ست یعنی ملزوم رسالت یا قول باین طور کہ امامت لازم رسالت ست یا قول

یا رسالت کو امامت کلیہ لازم ہے یا امامت کلیہ اور رسالت جزئیہ میں تلازم ہے یا امامت کلیہ اور

بِالتَّلَازُمِ بَيْنَهُمَا هَلْ هُوَ صَحِيْحٌ اَمْ فَاسِدٌ ــ

باین طور کہ میان امامت و رسالت ای کلی و جزئی لزوم از طرفین ست آیا چنین اقوال صحیح ست یا فاسد ست

سلہ — رسالت جزئیہ میں تلازم ہے آیا ایسا کہنا صحیح ہے یا نہیں ــ

ایضاً — وَالْقَوْلُ بِاَنَّ تَعَلُّقَ فِعْلِ الْخَلْقِ بِخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ص

و قول باین طور کہ فعل خلق باری تعالی عز اسمہ اولاً و بالذات بحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

اور ایسا کہنا کہ خدا نے اصل میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا

وَصِيَّه بِالاصالةِ وَ بالذاتِ وَ تَعَلّقَهُ بِمَا عَدَاهُم بالواسطة

بحضرت رسول خدا و وصی آن سرور تعلق گرفت و بما عدا این حضرات بالعرض بواسطہ این

اور اُنکے وصی کو اور باقی تمام عالم کو حضرات رسول خدا اور اُنکے وصی کے ذریعہ اور واسطے سے

وَ بِالعَرَضِ وَ بِالتَّبَعِ وَ بِالغَيرِ هَلْ هٰذا صَحِيحٌ اَمْ فَاسِدٌ۔

حضرات تعلق گرفت و بالعرض متعلق شد آیا چنین قول صحیح ست یا فاسد۔

پیدا کیا اور ایسا کلام صحیح ہے یا فاسد۔

الجواب

- حاصل اس جواب کا یہ ہے کہ بعض مضامین مہمل ہیں اور بعض مضامین ایسے ہیں کہ اُس کا اعتقاد کرنے والا کافر ہے اور نجس

بسم اللہ تعالیٰ هٰذِهِ الاَقوالُ فَاسِدَةٌ حَقٌّ كُفرٌ

این ہمہ اقوال بے شک فاسد اند و کلمات کفر اند

یہ سب اقوال بے شک فاسد ہیں اور کفر کے کلمات ہیں

وَ لَيسَ لِبَعضِهَا مُحَصَّلٌ وَاللّٰهُ اَعلَمُ

و مضمون کلی و جزئی و لزوم ہیچ و مہمل در عقائد است اور اللہ برتر بہتر میداند

اور بعضے قول یعنے کل جزئی ہونا اور لزوم ہونا مہمل ہے اور پوچ ہے۔ الراجی عفو ربہ
محمد حسین الکاظمی

محمد حسین الحسینی　عبدہ حسن الحسینی　الراجی الحسن والحسین حسین محمد

المسئلۃ

سوال الْقَوْلُ بِاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَ عَلَّامٌ بِمَا
ترجمہ کلام باین طور کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام علام غیوب اند و ہمہ امور
ترجمہ ایسا کہنا کہ حضرت علی علیہ السلام علام الغیوب ہیں اور کل شئے گذشتہ
سوال كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ بِالْفِعْلِ هَلْ هُوَ صَحِيْحٌ اَمْ بَاطِلٌ وَالْقَوْلُ
[illegible] آیندہ و گزشتہ را بالفعل میدانند آیا صحیح است یا باطل و کلام
[illegible] اور آیندہ کو بالفعل جانتے ہیں آیا صحیح ہے یا باطل اور ایسا کہنا
[illegible] بِاَنَّ اللّٰهَ عَالِمٌ وَاللّٰهُ رَازِقٌ وَ اللّٰهُ خَالِقٌ تَرْجَمَۃٌ
[illegible] باین کہ ترجمہ اللہ عالم واللہ رازق و اللہ خالق
ہیں کہ اللہ عالم کا اور اللہ رازق اور اللہ خالق کا ترجمہ
هٰذِهِ الْجُمَلِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هَلْ هُوَ بَاطِلٌ اَمْ لَا
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ آیا چنین کلمات را باطل ست یانہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ ہے آیا ایسے کلمات صحیح ہیں یا باطل ہیں

الجواب

حاصل اسکا یہ ہے کہ ایسے اقوال باطل اور فاسد ہیں

بسم اللہ تعالی هٰذِهِ المَقالاتُ باطِلَةٌ فاسِدَةٌ واللہ اعلم

این ہمہ کہ گفتہ شد باطل است و فاسد۔

یہ سب کلمات باطل و فاسد ہیں۔

الراجی عفو ربہ

محمد حسن الحسینی   محمد حسین الکاظمی

المسئلة

القول بان الواحد لا یصدر عنه الا الواحد واللہ تعالٰی

چنین قول کہ از یک پیدا نمی شود مگر یک پس اللہ تعالٰی

ایسا کہنا کہ ایک سے ایک ہی پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے

خلق نور محمد و علی علیهما الصلوة والسلام فقط

کہ یکتا ست پیدا کرد نور محمد صلی اللہ علیہ و علی علیہ السلام را صرف

محض نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کو پیدا کیا

و نورهما واحد هٰذا النور هو العقل الاول و ذالک

له دو نور این ہر دو یکے ست پس این نور امثل عقل اول ست و این

ایضاً اور ان دونوں کے ایک ہی نور ہیں پس یہی نور عقل اول کے طور پر ہے اور اسی

له العقل الاول خلق الکائنات و ذلک العقل ای نورهما

وہمین عقل اول یعنی نور این ہر دو بزرگوار عقل اول جملہ کائنات را پیدا کرد

نور نے یعنی عقل اول نے سارے دنیا کو پیدا کیا اور یہی عقل اول یعنی حضرت رسول خدا و علی علیہم السلام

له یحیی و یمیت و یرزق العباد و یدبر فی العالم

ایضاً زندہ مے کند و مے میراند و روزی دنیوی و اخروی میدہد بندگان را و مدبر عالم ست

مارتے ہیں اور جلاتے ہیں اور روزی دیتے ہیں دنیا و آخرت کی اور سارا انتظام و انصرام دنیا کا کرتے ہیں

هل هذا صحیح ام فاسد بینوا و توجروا

آیا چنین کلام صحیح ست یا فاسد

آیا ایسے کلمات صحیح ہیں یا فاسد

الجواب

حاصل اس جواب کا یہ ہے کہ ان چیزوں کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کل من یقول بهذه المقالات خارج

ہر کہ بگوید چنین کلمات را بیشک از قید اسلام خارج

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ہر ان چیزوں کا قائل ہے وہ قید اسلام سے نکل گیا

واما تفصیل بیان کیا تھا اور سوا نقروں کے سب نقروں کا نشان مجملاً شیخ محمد علی صاحب کے کتاب انوار الابصار میں موجود ہے اور بعضے نقرہ ان میں سے جناب شیخ صاحب کے کتاب اجابہ شیخیہ میں موجود ہیں

عَنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ   الرَّاجِي عَفْوَ رَبِّهٖ

شدہ — واللہ بہتر میداند   محمد حسین الکاظمی

اور اللہ خوب جانتا ہے

محمد حسن الحسینی   (مہر: عبدہ محمد حسن الحسینی)   (مہر: محمد حسین ... الرازق)

اَلْمَسْئَلَةُ

١ـ اَلْقَوْلُ بِأَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ هَادٍ لِلْخَلْقِ وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ

چنین کلام که علی علیه السلام هادی خلایق اند و جناب رسول خدا صلی الله

ایسا کلام کہ علی اوپر انکے درود و سلام ہادی ہیں کل خلایق کے اور جناب محمد اوپر درود و اللہ کے

عَلَيْهِ وَآلِهٖ لَيْسَ بِهَادٍ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ

علیه و آله هادی نیستند چه که باری تعالی میفرماید بتحقیق که تو ای پیغمبر هدایت نمیتوانی کرد

اوپر انکے اور آل انکے پر ہادی نہیں ہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ تحقیق کہ تو اے پیغمبر ہدایت نہیں کر سکتا ہے جسکو

أَحْبَبْتَ   ٢ـ وَالْقَوْلُ بِأَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَازِقُ الْعِبَادِ

که میخواهی ـ و چنین قول که علی علیه السلام رزق دهنده خلائق اند ـ

کہ تو چاہے ـ اور ایسا کہنا کہ علی اوپر انکے سلام روزی دیتے ہیں سب بندوں کو

٣ـ أَوِ الْقَوْلُ بِأَنَّ عَلِيًّا وَاسِطَةٌ بَيْنَ الرَّازِقِ وَالْمَرْزُوْقِ

یا چنین قول که حضرت علی سلام الله علیها واسطه اند میان رازق و مرزوق

١ـ یہ اعتقاد ... کا سب ہے ـ

٢ـ یہ اعتقاد و اغلاط کا بڑا شیخ محمد علی کا کتاب اجابۃ الشیخیہ میں مجمل ہے ـ

٣ـ یہ کلام ہے شیخ محمد علی کی کتاب اجابۃ الشیخیہ اور احقاق الابصار میں ہے ـ

یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر آنکے سلام واسطہ ہین رزق دہندہ اور رزق یابندہ کے درمیان

۵۱ یہ کلام شیخ اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَالِقُ الْعَالَمِ وَبَانِيْهِ

انوار الابصار یا چنین قول کہ حضرت علی علیہ السلام خالق و بانی دنیا ہستند۔

مین ہے اور غلط یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر آنکے سلام دنیا کے پیدا کرنے والے ہین۔

کا ہے۔ اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّهٗ وَاسِطَةٌ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْعَالَمِ مَحْكُوْمٌ

۵۲ یہ کلام یا چنین کلام کہ حضرت علی علیہ السلام واسطہ اند درمیان خالق و مخلوق آیا

شیخ کا انوار یا ایسا کہنا کہ حضرت علی اوپر انکے درود اور سلام خدا اور بندہ کے درمیان واسطہ فعل خلق کے ہین آیا

الابصار مین ہے اور بِالْاِسْلَامِ اَمْ لَا اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ الرَّسُوْلَ بَانٍ لِلْعَالَمِ

اغلاط کا ہے۔ اسلام ست یا کفر۔ یا چنین کلام کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم خالق عالم اند

مسلک ہے۔ یہ اسلام ہے یا کفر کی باتین۔ یا ایسا کہنا کہ رسولخدا درود اللہ کی اونپر اور سلام بانی دنیا کے ہین

۵۳ واغلاط اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ الْعَالَمَ مَخْلُوْقٌ وَّمُتَّخَذٌ مِّنْ نُّوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

مسالک ہے اور شیخ یا چنین قول کہ عالم پیدا کردہ شدہ است و ساختہ شدہ است از نور آن حضرت رسول صلی اللہ علیہ

کے انوار الابصار یا ایسا کہنا کہ دنیا ساری بنائی گئی ہے نور محمد سے درود اللہ کی اور سلام

مین ہے۔ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَحِيْحٌ اَمْ لَا۔

۵۴ یہ عقائد وآلہ وسلم صحیح ست یا باطل۔

شیخ کے کتاب اوپر آنکے اور آل پر اونکے۔ صحیح درست ہے یا نہیں۔

انوار الابصار مین ہے الجواب اقوال کا فہرست یعنی قائل اینا

بسم اللہ تعالیٰ — کُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَ اِعْتِقَادَاتٌ

جمیع این کلمات باطل ست و اعتقادات

سب کے سب باطل اور پوچ ہیں اور عقائد اہل

الاسلام علیٰ خلافہ واللہ اعلم الراجی غفورہ

اسلام برخلاف اینہاست — محمد حسن الحسینی (عبدہ حسن الحسینی محمد) (رق الحسن الحسین حسین محمد) محمد حسین الکاظمی

اسلام کا برخلاف اسکے

المسئلة

هَلِ الْقَوْلُ بِاَنَّ كُلَّ صِفَاتِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْاَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

آیا چنین قول که هر صفات انبیاء و اوصیاء علیهم السلام

ایسا کلام کہ ہر صفت انبیاء اور اوصیاء کی اوپر انکے سلام

سِیَّمَا صِفَاتُ خَتْمِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَوْصِیَائِهِ عَیْنُ صِفَاتِ اللهِ

خصوصاً صفات رسول خدا درود و سلام برو و اوصیاء آن حضرت عین صفات خدا ست

خاصکر صفات پیغمبر خدا اور انکے وصیوں کے صفات درود اللہ کے اوپر انکے اور آل انکے عین صفات اللہ کہ

اَوِ الْقَوْلُ بِاَنَّ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِمَا

یا این قول که حضرت رسول خدا و علی مرتضیٰ علیہم السلام محل

یا ایسا قول کہ جناب حضرت رسول خدا اور علی مرتضیٰ اوپر انکے اور آل پر انکے ہے

له یہ اعتقاد شیخ محمد علی صاحب کا ہے انکی کتاب ارشاد العوام میں لکھا ہے

له یہ قول بھی ہر شیخ کی کتاب اجازۃ الشیخیہ کا

لِظُهُوْرِ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی شَجَاعَةً کَانَتْ اَوْ مُرُوَّةً اَمَانَةً

ظہور صفات خدا اند ہر صفت کہ باشد خواہ شجاعت باشد خواہ مروت یا امانت

ظاہر ہونے صفات اللہ کے ہیں چاہیے جونسی صفت ہو شجاعت یا مروت یا امانت

کَانَتْ اَوْ سَخَاوَةً رَحْمًا کَانَ اَوْ حِلْمًا عَقْلًا کَانَ اَوْ عِلْمًا

خواہ سخاوت یا رحم یا حلم خواہ عقل یا علم

یا سخاوت یا رحم یا حلم یا عقل یا علم

زُهْدًا کَانَ اَوْ تَقْوٰی وَ غَیْرَ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِهِمَا فَالْمَا

و زہد خواہ تقوی و سوای اینہا پس اینہمہ

اور زہد اور تقوی اور سوائے اسکے پس یہ تمام

صِفَاتُ اللّٰهِ حَقِیْقَةً مُعْتَبَرٌ فِی الْاِسْلَامِ اَمْ لَا بَیِّنُوْا وَ تُوْجَرُوْا

صفات اللہ حقیقۃ ہستند کہ در یکان یکان یافتہ شدہ ہست چنین اقوال در اسلام معتبرست یا

صفات اللہ کے حقیقۃ ہیں معتبر اسلام میں ہیں یا نہیں بیان کرو تا اجر پاؤ تم

اَلْجَوَابُ

حاصل اسکا یہ ہے کہ ایسے اعتقادات مہمل ہیں اور مسلمانوں کو ایسے عقادات نہ چاہییں

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی

کُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَ لَا یَرْجِعُ اِلَی الْمُحَصَّلِ

جمیع اینہا باطل و مہمل اند

سب کے سب مہمل اور پوچ ہیں اور باطل ہیں

فی اعتقادات الاسلام علی خلافہا واللہ اعلم الراجی عفو ربہ محمد حسین الکاظمی

دا عتقادات اسلام برعکس اینہاست —

اور مسلمانوں کے اعتقاد ایسے نہیں ہیں —

محمد حسن الحسینی (عبدہ حسن الحسینی محمد) (ارق الحسن الحسین حسن محمد)

مسئلہ ۵۱ یہ اعتقاد شیعہ صاحب کا ہے انکی کتاب اجابۃ الشیعہ میں

القول بان الجسم الاطہر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

گفتن باین طور کہ جسم پاک برائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

ایسا کہنا کہ جسم حضرت رسول خدا کا درود اللہ کی اوپر آپکے اور آل پر آپکے

۵۲ یہ کلام شیعہ صاحب کا ہے انکی کتاب اجابۃ الشیعہ میں

کان کالروح لئلا یلزم خرق الافلاک والتیامہ

مثل روح بود تا در معراج فصل در آسمانہا وصل آنہا لازم نیاید

مانند روح کے تھا تو کیونکر معراج میں حضرت کے درود وسلام آپپر آسمانونکا پھٹ جانا اور جڑ جانا لازم آئیگا

۵۳ ایضاً

فمعراجہ معراج بین الروحانی والجسمانی ہل ہو

اجابۃ الشیعہ جانا

پس معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بین الروحانی والجسمانی بود

پس معراج حضرت کی درود اور سلام آپپر اور انکی آل پاک پر روحانی اور جسمانی کے درمیان میں ہی آیا ایسا

جائز ام باطل بینوا و توجروا —

بیان کنید واجر یابید

قول جائز ہے یا باطل — بیان کرو اور اجر پاؤ

الجواب

حاصل اسکا اس طرحکا اعتقاد بھی کفر ہی قائل اسکا کافر

هٰذا خارجٌ عن اعتقادات الاسلام ایضا

این ہم از اعتقادات اسلام بیرون ست۔

یہ بھی مسلمانوں کے اعتقاد سے باہر ہے۔

واللّٰہ اعلم الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

محمد حسن الحسینی

حسن والحسین حسین محمد

المسئلة

القول بانّ معرفة اللّٰہ عین معرفة امیر المؤمنین

چنین قول کہ معرفت خدا تعالے عین معرفت علی علیہ السلام ست۔

ایسے کلام کہ خدا کی معرفت علی علیہ السلام کی معرفت ہو۔

علیہ السلام و معرفتہ عین معرفة اللّٰہ تعالیٰ هل هو

و معرفت علی علیہ السلام عین معرفت خداست

اور علی علیہ السلام کی معرفت عین خدا کی معرفت ہو

صحیح ام باطل ۱۲ صحیح ست یا باطل۔ صحیح ہو یا باطل۔

یہ کلام ہو شیخ محمد علی صاحب کا انکی کتاب اجابۃ المضطرین

آیا

آیا

اَلْجَوَاب

حاصل یہ اعتقاد خلاف اعتقاد اسلام ہے یعنی اسکا معتقد کافر ہے۔

كُلُّ ذٰلِكَ فَاسِدٌ وَاعْتِقَادَاتُ الْاِسْلَامِ عَلٰى خِلَافِهٖ وَاللّٰهُ

جمیع اینہا فاسدست و اعتقادات اسلام برخلاف اینست۔

سب فاسد ہے اور مسلمانوں کا اعتقاد ایسا نہیں ہے۔

اَعْلَمُ الراجی عفو ربہ

محمد حسین الکاظمی

الحسین والحسین حسن

جوابِ دیگر

یہ ہے عین عبارت فتوے جناب آیۃ اللہ فی العالمین نائب امام علیہ السلام جناب سرکار شریعت مدار میرزا محمد حسن شیرازی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهِ الْمَقَالَاتُ كُلُّهَا بَيْنَ مَا هِيَ فَاسِدَةٌ وَكُفْرٌ مُخْرِجٌ

جمیع این جملہ اقوال و اعتقادات بر قسم اند۔ بعضے از ینہا فاسداند و کلمات کفر اند

یہ سب اقوال اور اعتقادات تین طور کے ہیں زیادہ تر انمیں سے فاسد ہیں اور کچھ ہیں

مُعْتَقِدُهَا عَنِ الْاِسْلَامِ وَالطَّهَارَةِ وَمُتَشَابِهَةٌ اَلْاَيْتَعِمَا

را اعتقاد کنندہ این مقالات از اسلام وطہارت خارجست وبعضے چنین مضامین متشابہات اند

انکا اعتقاد کرنے والا کافر ونجس ہو اور ایسے کم ایسے اقوال ہین کہ

اِلَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ

کہ پیروی کنندہ این اقوال در دل خود شک وبرگردیدن از حق دارد برای برپا کردن فتنہ وفساد وبرای جستن

انکی تاویل کرنے کے لیے اور فتنہ وفساد برپا کرنیکے لئے کج ہین لوگ اور ناحق شناس ہین لوگ ان اقوال کی پیروی

تَأْوِیْلِهَا وَمَا لَیْسَ لَهَا مَعْنًی مُحَصَّلٌ فَلَا یَجُوْزُ الْاِصْغَاءُ

تاویلات چنین اقوال وبعضے محض مہمل وپوچ اند وبے معنی پس جائز نیست مائل کردن گوش را

کرتے ہین . اور ان اقوال سے کم ایسے اقوال ہین کہ جنکے کچھ معنی ہی نہین بلکہ وہ محض مہمل وپوچ ہین پس حرام ہے خود ایسے کان

اِلٰی تِلْكَ الْمَقَالَاتِ وَالدُّخُوْلُ فِیْ تِلْكَ الْمَطَالِبِ

بطرف چنین اقوال ودرآخل شدن درین مطالب

دینا ایسے اقوال کی طرف اور درآنا ایسے اقوال کے طرف

وَالتَّوَغُّلُ فِیْهَا وَالْبَحْثُ عَنْهَا عَصَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَانُهٗ

و دررسیدن دراین اقوال وتجسس وتلاش چنین مضامین خداوند عالم کہ برترست شان او

اور پہونچنا ایسے اقوال مین اور تلاش ایسے مضامین کے خدا تعالے ہم سب کو بچاوے

وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَائُهٗ جَمِیْعَنَا عَنِ الزَّلَلِ وَالْخَطَاءِ

و پاک ست اسماے او محفوظ بدارد جمیع ما را ازین ہمہ لغزشہا وازین خطاہا

ان لغزشوں سے اور ایسے خطاؤں سے جو فعل اور عمل میں ہوئے ہیں

فِی الْفِعْلِ وَ الْعَمَلِ بِمُحَمَّدٍ وَّ آلِہِ الطَّاہِرِیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ

کہ در فعل و عمل واقع شدہ اند بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و ببرکت آل پاک شان رحمتہای باری تعالیٰ

بتصدق محمد درود ہو اوپر انکے اور آل پاک پر انکے رحمت کاملہ اللہ کی

وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

نازل باد بر آن حضرت و بر آل آنحضرت ہمہ ہا

نازل ہو حضرت رسول خدا پر اور انکی آل پر سب پر

حررہ محمد الحسینی

عبد حسین الحسینی محمد

محمد الحسینی

حاصل جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کے دستخط کا حاصل یہ ہے کہ یہ سب اقوال واعتقادات کفر کے ہیں اور تاویل بیجا و تاویل مہمل وفتنہ وفساد کے قابل ہیں اور ہیچ و مہمل ہیں پس حرام ہے ایسے مضامین واہیہ اور اقوال باطلہ ومہملہ کی تلاش اور ایسے مضامین کو بخوشی ورغبت سننا حرام ہے ایسے مطالب کا بیان کرنا باعتقاد اور کتاب میں مندرج کرنا اور اعتقاد کرنا سب حرام ہے۔ اور اس طرح کے کفر کے اقوال کا اعتقاد کرنے والا نجس اور نجس ہے۔ خدا سب کو محفوظ رکھے ایسی لغزشوں سے اور ایسی خطاؤں سے جو کہ ایسے اقوال کے پیدا کرنے میں اور ثابت کرنے میں ہوئی ہیں اور ان چیزوں کے اعتقاد رکھنے میں ہوئی ہیں —

مؤمنین پر یہ بات ظاہر ہر کہ سابق مین علماے لکھنو کے فتاوی بھی چھپوا کے شائع کئے گئے تھے اُن فتاوی سے بھی جناب سید صاحب کے کلام کی تقویت اور شیخ محمد علی صاحب کی صاف صاف رد ہر بلکہ شیخصاحب کا کفر بھی اُن فتاوی سے بخوبی ثابت ہر ہرگز شک نہین جیسا کہ علماے عراق کی تحریر سے صاف صاف کفر شیخصاحب کا ظاہر ہوگیا ــــ

جسوقت جناب مستطاب سید صاحب نے فتاوی اہل لکھنو کو خدمت بابرکت حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار میرزا حبیب اللہ مدظلہ العالی پیش کیا تو چونکہ فتاوی بہت سے تھے لہذا سب کو ملاحظہ نہ کرسکے محض عنایتاً جناب حجۃ الاسلام مولانا السید علی محمد صاحب کو فرماکے ایسا فرمانے لگے کہ سید علی محمد نے بہت ہی خوب لکھا ہر کیا ایسی تحریر سے بھی گمراہون کو ہدایت نہ ہوئی اور اُسی کجی سابق پر باقی ہین جناب سید صاحب نے کہا کہ کچھہ لوگون کی ضلالت بدلی ہر اور کچھہ اپنی حالت سابقہ پر باقی ہین تو جناب میرزا مدظلہ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہر کہ لوگون نے بتوجہ تام اُنکی تحریر کو نہین دیکھا ہر انشاء اللہ تعالے آیندہ جب دیکھین گے تو باقی لوگ بھی راہ راست پر آجائین گے اور اگر راہ راست پر نہ آسے اور اور اُن تحریرون کو نہ دیکھین تو پھر ظاہر امشکل ہر کہ ہدایت پاوین ــ

اور ایسا ہی جناب نائب امام علیہ السلام شیخ زین العابدین مدظلہ نے بھی فرمایا اور جناب مستغنی عن الالقاب میرزا محمد حسن الشیرازی مدظلہ العالی مادامت الایام واللیالی سنے اسی مضمون کے قریب قریب فرمایا اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے ہدایت ہو جاے گی تمہاری کوشش بیکار ہرگز نہ ہوگی ——

پس چونکہ علماے عراق سنے فتاوی علماے لکھنؤ کو بدل و جان پسند کیا اور بھی چونکہ شیخ صاحب سنے کتاب مسائل اعتقادیہ ضروریہ کے بارہ مین یہ اشتہار غیبت مین جناب سید صاحب کے چھپوا کے شائع کیا تھا کہ اس کتاب کو تالاب یا ندی یا باولی یا پاےخانہ وغیرہ مین جلد ڈال دین ہر مومن پر واجب ہے کہ جہان کہین اُس کتاب کو دیکھ لین اُسے جلد ضائع کر ڈالین ۔ حال آنکہ اُس کتاب مین نصف کتاب فتاوی علماے لکھنؤ کے ہین اور نصف آخر مین رد مضامین کفر کے ہے ۔ پس اس خیال سے کہ فتاوی علماے لکھنؤ کے کہ جسے جناب سید صاحب چھپوا کے اُسے شائع کر کے کربلاے معلی تشریف لے گئے تھے ۔ اب وہ فتاوی نہایت کمیاب ہو گئی ہونگے اور بے شک ندی یا سنڈاس مین ڈالے گئے ہونگے اس لیے اُن فتاوی کو پھر بنظر ہدایت مومنین چھپوا کر شائع کرتا ہون مگر بتدریج انشاء اللہ تعالے ۔

اِس دفعہ فتاوی جناب حبر قمقام بحر طمطام العالم الرّبانی
الکامل الصمدانی تاج العلما مولانا السید علی محمدؒ صاحب قبلہ کو چھپواتا ہون
پھر آیندہ انشاء اللہ تعالے اور علماء کے فتاوی کو چھپواؤن گا
بلکہ لکھنؤ مین اور بھی کملاے زمانہ ہین کہ اُنکے فتاوی کو بھی
آیندہ چھپواؤن گا اور جناب سرکار شریعت مدار شیخ زین العابدین
مدظلہ العالی کے فتاوی ساتھ فتاوی مشاہیر علماے عراق کے
انشاء اللہ تعالے آیندہ جلد چھپواتا ہون فقط

فتاوے بعض علمائے لکھنؤ

س کل صفات انبیاء و اوصیاء علیہم السلام خصوصاً چہاردہ معصومین علیہم السلام را عین صفات احد دانستن خوب ست یا موجب بے دینی ست و اگر کسے بگوید کہ صفات حضرات چہاردہ معصومین صفات اللہ اند یا بگوید کہ حضرات محل ظہور صفات اللہ اند ای ہر صفتے کہ در معصومین علیہ السلام ست حقیقۃً صفت باریتعالے ست کہ در ایشان ظہور یافتہ است زہد و تقوی و علم و حلم و عقل و شجاعت و سخاوت و مروت وغیرہ عدا المعجزہ آیا چنین کس مسلم و مومن اثنا عشری ست یا نہ۔

ج عینیت صفات ممکن و جائز اگرچہ معصوم باشد کہ زاید بر ذات ست با صفات واجب کہ عین ذات ست غیر ممکن و ناجائز و نہ مظہریت جائز یا معنی مر صفات واجب را جائز و نہ تحقق حقایق جمیع صفات جائز در واجب جائز و نہ عکس آن غالباً و نہ اعتقاد بچنین اباطیل او ہام شایان شان اہل ایمان۔ سید علی محمد

س بعضے اشخاص مے گویند کہ معراج جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبل از مرتبۂ نبوت و رسالت کہ موجب مجسم بودن آن حضرت با عناصر و اجزاے ارضیہ دنیہ بارنگ و الوان و ثقالت بود بلکہ

بمرتبهٔ ولایت و امامت شد که مرتبهٔ ولایت و امامت مقتضی آن نیست که
آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ مجسم شوند با عناصر و ثقالت و الوان و
اجزاے خاکی تا آنکه صعود و اشراف این شئ ثقیل و اجزاے دنیه
بعالم لطف و عالم ملکوت لازم آید آیا چنین قایل مسلم ست یا کافر و مرتد
نجس بینوا و توجروا ۔

ج معراج حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قطعاً جسمانی ست چنانکه گفته ایم

عرج الذی سری بتعالہ رد الذی کا جلالہ
سادالوری بخصالہ صلوا علیہ و آلہ

پس حاجت تاویل ندارد واستناداً الی خرفات اہل یونان التی لیس لہم علیہا
برہان ولیس لہم علیہا من سلطان بل ہم فی مثلہ اساری خلط السوداحیث
یقودہم وہم ویسوقہم وہم ولا یردہم قہقری عما ہم علیہ من سوء فہم چه عدم
تحرک ثقیل بحرکت صاعده اگر مسلم ہم گردد پس عدم حرکت طبعیه باشد ارادیه
وغیره و عدم امکان خرق والتیام فلک اگر ناہض ہم شود پس در محدد
جہات حال آنکه معراج مستلزم خرق آن نیست بلکه مستلزم مطلق خرق ہم نیست ہرگاہ
تجدد خرق فرض نموده شود بلکه از اصل تکون مخاریق و فرج در جرم ثخن آنها
فرض نموده اید چه حکماے برہانی قطعی بر وجود اصل فلک ہم در دست ندارند تا
به اثبات اتصال و عدالی سطح آن چه رسد چه اصل عدم ست و لو فی الجملہ مضافاً الی

نکیر متاخر بہم ظراً عن وجود اصل الفلک وکفی اللہ المؤمنین القتال ہ ہر کہ منکر فلکیہ

گشتہ شود شود اسلام واما تصدیق ما بوجود افلاک پس مستند بوحی والہام وشریعت

سفیرہ کرام علیہم السلام ست وایشان چنانکہ اصل وجود افلاک را بیان فرمودہ اند

ابواب متعددہ ہم در آنہا ثابت نمودہ اند وآن برائے صحت معراج جسمانی کفایت

مے کند وفرق در ولایت ورسالت بہ تجسم وغیرہ غیر مبین ونہ مبین فعہدۃ المدعی اثبات

المدعی بالبرہان ولیس لہ علیہ من سلطان الحاصل اتباع اصول موضوعہ اہل یونان

شایان اہل ایمان نیست ودور نیست کہ جسمانی معراج از ضروریات مذہب حق باشد ومنکر آن

از رتبۂ ایمان خارج ودر زمرۂ ملاحدہ ومتفلسفین داخل گردد۔ سید علی محمد

س معرفۃ امام علیہ السلام عین معرفۃ باری ست یا غیر۔

ج عینیت ہر دو معرفت مذکور حقیقی ندارد ومضمار التاویل وسیع فسیح ولکل وجہۃ

ہو مولیہا وللناس فیما یعشقون مذاہب۔ سید علی محمد

س واسطہ قرار دادن حضرت خاتم انبیا صلوات اللہ علیہ وائمہ علیہم السلام را بین

الرزاق والمرزوق والخالق والمخلوق جائز ست یا ناجائز۔

ج وساطت معصومین حتی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خلق ورزق

وغیرہ سراسر باطل واز حلیۂ صدق وراستی عاطل ست۔ سید علی محمد

س اگر ثابت شود کہ فلان کس سخی المذہب وپیرو شیخ احمد احسائی ست یا پیرو سید

کاظم رشتی ست یقیناً وجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وائمہ علیہم السلام را واسطہ بین

خالق العالم والعالم قرار دہد و واسطہ بین الرزاق والمرزوق بگوید و آنحضرت را عقل الکل
چون اہل فلاسفہ بگوید و گاہے خالق و بانی کائنات و سبب ممکنات قرار دہد و قائل باشد
باینکہ جسم مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مثل روح بود لہٰذا وقت المعراج خرق والتیام
لازم نیامد و بگوید کہ امامت مطلقہ و امامت عامہ و بمرتبہ بشرط لاشئ افضل و اشرف و اعلیٰ
از رسالت و نبوت حضرت سرور کائنات بود ہمین امامت مطلقہ و مرتبہ علیا کہ اشرف
و افضل از رسالت و نبوت حضرتشا بود بعینہا بلا تفاوت منتقل بسوی جناب امیر علیہ السلام
شد بلا فرق و ازین قبیل بدیگر مزخرفات نیز قائل باشد و ہم باوجود کم مائگی و بی سوادی
ادعای علم و فضل کند طعن بر علما زند آیا اقتدای چنین کس شیخی المذہب در نماز جائز
ہست یا نہ و بر وعظ او اعتنا باید کرد یا نہ ـ
ج مثل عقول نامعقول کہ از خر عبیلات و سادس یونانیہ و ہواجس شیطانیہ است
و بحمد اللہ سندی از عقل و نقل برخود ندارد توسیط معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین
در خلق و رزق وغیرہ گردیدن ست بنظام فاسد سینائی و بطلمیوسی و مجانبت کلی دارد
از نظام حکمت الہامیہ الاہیہ ابراہیمی حنیفی کہ ما متعبد انیم و دخل بیجا ست در مجال
غیبیہ مشترک عدم علم کہ در آن دستبرد حکمت و قیاس بشری را دخل نیست چہ
جولانگاہ عقل بشری علم وجود ست و علم عدم نہ عدم علم کہ جولانگاہ شریعت سہلہ
سمحہ است چنانکہ در خلق تعظیم وغیرہ بما لا مزید علیہ آنرا افادہ نمودہ ایم الحاصل
معتقد چنین خرافات بہرہ از اسلام و ایمان ندارد و اقتدار باو در نماز جائز نیست

و نه متفردات او قابل اعتنا نه و اعتنا ست — سید علی محمد

س جناب رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم و جناب امیر علیه السلام را علة فاعلیه یا علة مادیه یا سبب خلق کل ممکنات دانستن بی دینی و کفر صریح ست یا نه —

ج این حضرات علل غائیه خلق مخلوقات اند نه مادیه و نه فاعلیه که اعتقاد آن محض بے دینی ست — سید علی محمد

س این حضرات را بانی و خالق کل ممکنات دانستن و بر این اعتقاد کردن جائزست یا باطل و معتقد برین کافر و مرتدست یا مسلم مؤمن —

ج باطل و ناجائزست بلکه اگر تاویل بعید نکرده شود موجب کفر خواهد گردید — سید علی محمد

س جناب رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم را عقل اول میان خالق متعال و جمله ممکنات دانستن و پیروی فلاسفه کردن که آنها عقول عشره را وسایط بین الخالق والمخلوق قرار میدهند بیدینی و موجب خروج از اسلام ست یا نه —

ج عقیده عقول نامعقول خواه اول باشد یا غیر آن بر هیچ منهج قطعیه منبع جمیع ازاهام سوداویه فلاسفه یونانیه شیطانیه ست و کفر صریح و ضلال فضیح و حتی اعتقاد به آنها حتی در باره جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم بدعت و الحاد و زندقه است و قائل آن مثل مائل این محجوج بحجج قاهره و براهین باهره و اصول اصلیه حکمت اخلاق که بمنزله جنس قریب ست و سیرت قطعیه یگانه پرستی حضرت خلیل جلیل که ملتش بمنزله نوع ست مرکب از جنس مذکور و از ناموسات و تعبدیات خلیلیه که بمنزله فصل ست

و سیرت قطعیه ناموس موسوی بل عیسوی بل و دین محمدی که افضل اضاف بلکه ناسخ همه ادیان ست که مخ و لب آن منحصر در فرد واحد که منهاج علی ست میباشد و معذلک کلمه خود هستی و مستمسک آن مدخول ست بوجوه عدیده سدیده که در مثنوی غدره و منهیات زاقلیل ایمار آن شنوده ایم من شاء فلیرجع۔ سید علی محمد

س اعتقاد باین که کل ممکنات و سائر موجودات مخلوق و مجعول اند از انوار معصومین علیهم السلام و هم جمیع ممکنات و موجودات را عین پرتو انوار معصومین علیهم السلام دانستن بیدینی ست یا دینداری۔

س بلکه جز علت غائیه خلق مخلوقات دانستن حضرات را غلو و اغراق و افراط و بیدینی ست و خلاف اصول قطعیه و سیرت مستمره ملت ابراهیمیه و دین محمدی و منهاج علی که صراط مستقیم و طریق وسطی و بری از افراط و تفریط و هوا و تعصب ست۔ سید علی محمد

س اگر کسی جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله وسلم و جناب امیر علیه السلام را اعتقاد اعقل اول میان خالق و عالم واسطه خلق قرار دهد و گاهی چنین نه گوید که جناب رسولخدا صلی الله علیه و آله و جناب امیر علیه السلام خالق و بانی عالم اند چنین کس مسلم ست یا غیر مسلم۔

ج قول بچنین خرافات مسلم نتواند شد و نه قائلش مسلم و مومن مگر اینکه مؤول بمثل علت غائیه باشد۔ سید علی محمد

س بعضی قائل شده اند باین که جناب رسولخدا صلی الله علیه و آله وسلم مخلوق

بالاصل و بالذات شدند و تعلق فعل خلق باینها اصالۃً و بالذات شدہ است و تعلق خلق بدیگر ممکنات و سایر کائنات بواسطہ اینها و بالتبع و بالعرض و بالغیر شدہ است یعنی چنانکہ فعل تحریک بسفینہ متعلقہ بالاصل و بالذات ست و مجالس سفینہ بالتبع و بالغیر و بالعرض ست آیا موافق طریق مستقیم گفتہ است یا بیدین شدہ است۔

ج چنین اقوال واہیہ دور از دین و دیانت و امانت ست و تتبع اہوا و اوہام سوداویہ یونانیہ شیطانیہ۔ سید علی محمد

س اگر کسے بگوید کہ وجود کل ممکنات و جملہ موجودات ماخوذ و مستمد ست از وجود جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و جناب امیر علیہ السلام آیا چنین کس بے دین ست یا دیندار۔

ج اگر تاویل بعایت نمودہ پس بغایت بغاوت و عناد و بے دینی نمودہ۔ سید علی محمد

س ترجمہ اللہ عالم اللہ اللہ اللہ خالق اللہ اللہ اللہ رازق اللہ اللہ و ہکذا باعتبار نفی صفات از باریتعالے صحیح و جائز ست یا نہ۔ بملاحظہ ارشاد امام المتقین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کہ کمال معرفۃ اللہ نفی صفات از ذات باریتعالے ست و اگر ترجمہ این چنین موافق عقل و نقل ست پس معنی چہ دارد۔

حج چنانکه در مذهب حق جمیع صفات باریتعالی باعتبار مصداق عین ذات اوست
چنانکه مقتضای براهین قطعیه کلامیه مشهوره است همچنین صفت وجود امور انیه
و فلاسفه عین جمیع موجودات میدانند پس بر مذاق مترجم معلوم باید که در اکثر
هلیات بسیطه پیش حکما از حمل شی بر نفس خود او لازم آید و فائده حمل بر طرف گردد
و حمل مذکور نوعی از تاکید لفظی بماند حال آنکه کسی از ارباب عقول و اصحاب
معقول تفوه بچنین ادعای غریب ننموده و فرق اعتباری را مثل فرق با جمال
و تفصیل و خلط و تعریه مصحح حمل دانسته اند و آن تعقیل نموده اند صحت حمل حد را
بر محدود و ذاتیات را بر ذات و بر مثل چنین وجه مبنی است صحت حمل صفات
باریتعالی بر ذات او چنانکه تفصیلش مستوفی در کتاب ستطاب غیث الله
المدرار نوشته ایم و نفی صفات در کلام امام همام علیه السلام بنفی صفات
زائده است یا مثل صفاتیکه بتفصیل آنها علم انسانی دریابد چنانکه در بابی
معتقد و ادراک دیده نه صفات واقعیه حذراً عن تعطل الذات المقدسة عن
التعطل چنانکه در زاد قلیل و منهیات آن نوشته ایم من شاء فلیرجع الیه و لحاصل
در مرتبه حکایت هل بسیطه یا مرکبه فرقی ندارد و پس همچنین حال قضایای
معقوله است خواه حکایت لفظیه باشد چنانکه در قضیه ملفوظه میشود یا حکایت
معنویه چنانکه در قضیه معقوله و در همین حال هل بسیطه متحیر و امانده ظهور
میرسد اگرچه بعض مدعیان تبحر علوم معقوله که بر تقدیر تسلیم اجاجی بیش نباشند

تنقیدیش نکرده باشند واز هرزه چانگی درحق آن غایب فرات هاذ نیا
باشند آرے انچه فرق ست درمحکی عنه است که آن حاق واقع ست کما لا
یخفے علی من جاس خلال هذه الدیار فقد بر ونقنکر الحاصل در مرتبه حکایت
لفظیه فرقے در هل مرکب وبسیط وابسط نیست در تعدد موضوع ومحمول وغیره
واز مرتبه حکایت معنویه عقلیه بوجه ظرف خلط وتعریه بودن ثبوت اختلاف
هل بسیط وابسط برمے خیزد که در بسیط قطع نظر از تعریه موضوع مے شود ازمحمول
ومنشاء انتزاع او منتزع ودر ابسط سوال از موضوع ومنشاء انتزاع معرا
مے شود آیا نمے بینی که جسم تعلیمی از جسم طبعی در خارج منفک شدنی نیست
لاکن در ظرف خلط وتعریه انفکاک مے پذیرد واین ست حق هل ابسط و
ان لم یتدرب له الاعصار اری در مقام محکی عنه که حاق واقع ست
در هل مرکب تعدد متحقق خواهد بود ودر هل بسیط بجز ذات موضوع که منشا
انتزاع محمول ست چیزے دیگر موجود نخواهد بود الغرض در حکایت لفظیه
ظاهریه هر سه هل سواسیے در لفظ وترکیب اند واینقدر برای صحت
حمل وتغایر موضوع ومحمول کفایت مے کند وتفصیل اجمال از غیث الله
المدرار توان دریافت والله الموفق — سید علی محمد

س امامت افضل واعلی واشرف الاشیاء ست ورسالت ست یا نه اگر
بالفرض افضل واشرف ست پس امامت مصطفی اشرف ست یا نه

مورد الربط

وہم اگر لغۃً ست پس آیا امامت بمعنی اولے بالتصرف افضل ست یا بمعنی قدوہ وپیشوائی وسرداری افضل ست مفصلاً ارشاد شود ۔

ج امامت اصطلاحیہ نیابت نبوت اصطلاحیہ است ومرجوحیت آن بہ نسبت نبوت شبہہ ندارد خدائے عن مرتبۃ الفرع عن الاصل او مماثلتہ لہ و تکلیف شرعی بتحقیق دیگر معانی لغویہ باعتبارات متنوعہ یا اصطلاحات مختلفہ ثابت نیست و نہ سیں حاجت بآن پس قابل اعتنا نباشد ومن حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیہ ۔ سید علی محمد

س امامت را بعضے اعم مطلق از نبوت ورسالت نوشتہ اند چنانکہ صاحب مجمع البحرین آیا امامت بحسب لغۃ بمعنی پیشوائی مقصود ست یا امامت مصطلحہ ۔

ج ظاہرا امامت لغویہ باشد بقرینہ صدور از لغوی وغیرہ وجواب شرعی از دستخط سابق توان دریافت وکتاب مجمع البحرین در سفر باخود ندارم ونہ ضرورت شرعیہ بحث از موضوع مستنبط لغوی یا حل اقاویل وعبائر علما وحجیت قول غیر معصوم بر من ثابت وجز این نیست کہ مناط بر ادلہ شرعیہ است واز مقتضاے آن ہرچہ بر من ثابت بود ودر میان خود وخدا بآن اعتقاد داشتم نگاشتم الی اصل امام اصطلاحی کہ در توصیت از بار وجوث بآن تعبیر نمودہ اند ضرورت کہ بوجہ تاجیست مرجبی از منیب خود بود ولات حسین مناص ۔ سید علی محمد

س شخصے میگوید کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام نیز بودند
و امامت آنحضرت اشرف و افضل از رسالت و نبوت خود آنحضرت
بود و ہمین امامت کہ افضل و اشرف و اعلی بود از رسالت و نبوت جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینہا بلا تفاوت منتقل شد بسوی حضرت
امیر علیہ السلام پس امامت جناب امام المتقین علیہ السلام افضل و اشرف
و اعلی ست از نبوت و رسالت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آیا چنین کلام موافق مذہب شیعہ اصولی اثنا عشری ست یا مخالف مذہب
صاف صاف ارشاد شود ـ

ج اطلاق امامت بہ بعض اعتبارات بر انبیا حرج ندارد و ہمچنین اشتراک آن
در اوصیا و امامت و عا شخص مذکور تفضیل مزبور را پس سندے ندارد و در اصل
عدم ست و نافی را نفی کافی ست و بر مدعی اثبات مدعی ببرہان لازم قل
ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین ـ سید علی محمد

س شخصے امامت را کلی و مطلق و اعم از نبوت و رسالت حضرت ختمی مآب
مے داند و نبوت و رسالت را فرد امامت و جزئی آن و مقید مے گوید و باز میگوید
کہ ہمین امامت کہ کلی ست و اعلی و افضل از رسالت بعینہا منتقل شد بجناب
امیر علیہ السلام چنین کلام صحیح ست یا غلط ظاہر اغلاط معلوم مے شود باین وجہ
کہ چون امامت مطلقہ اعم و کلی فرض کردہ شد پس امامت جناب امیر علیہ السلام

ہم یک فرد آن امامت مطلقہ شد پس انتقال آن کلی افضل و اشرف بسوی
جناب امیر معنی ندارد و باین وجہ کہ از انتقال کلی اشرف و شیئ اعم بطرف شیئ
آخر انتقال جزئیات و افراد لازم مے آید و باید اعم و کلی منطقی در خارج یافتہ
شود و طرفہ اینکہ بدون جزئیات ان ہو الا خبط عظیم۔

ج امامت عامہ بر تقدیر عموم و جنسیت و اشتراک در صرافت ابہام و محوضت
اطلاق و مرجوح از جزئیات اضافیہ خود ست بلکہ محصلی در وجود سے ندارد مگر
بعد تحصیل و تعین در راجح بر آنہا و رجحان فے الجملہ معارض ست بمرجوحیت کلہ پس
رجحان مطلق ثابت نہ مطلق رجحان مفید و نہ انتقال آن بسوے جزئیات
نہ باطلاق و نہ بتقیید مسلم چہ چنین کلی ممتنع از افراد خود میباشد نہ منتقل
الیہا جملۃ او فے الجملہ و شخص مذکور گو یا ممتنع را بر منضم قیاس نمودہ و از استحالہ
انتقال ذاتی بطرف ذات یا عرض از محلی بمحلی دیگر و استحالہ نقل عرض یا
قیام آن بلا محل قطع نظر و غمض بصر فرمودہ بالجملہ توہم متوہم مذکور محصلے
ندارد و مستلزم ترجیح بلا مرجح و تصحیح بالاصح نیز ہست و ایراد مستفتی بر او ماشاء اللہ
موجہ است جزاہ اللہ خیرا۔ **سید علی محمد**

س از انتقال کلی و شیئ مطلق و اعم بطرف شیئ آخر انتقال جزئیات و
افراد لازم مے آید یا نہ اگر لازم نیاید باید کہ وجود اعم و کلی منطقی در خارج یافتہ
شود و طرفہ اینکہ بدون جزئیاتش و ہو باطل۔

ج از بسکہ انتقال کلی فاسد ست لما عرفت کما عرفت پس آنچہ متفرع ست بدان بنائے فاسد بر فاسد بیش نباشد وکلام متفنن بہیچ موجہ باشد والحق یعلو ولا یعلی — سید علی محمد

س اگر کسے گوید کہ امامت مطلقہ کلی ست وشامل نبوت ورسالت راست ودر ذات جناب رسالتمآب بمرتبہ اطلاق یافتہ شد وآن مرتبہ اطلاق ای مرتبہ لا بشرط لا شیئ اشرف وافضل از رسالت ونبوت بود وہمین امامت مطلقہ کہ افضل ست وہمین مرتبہ علیا بعینہا کہ کلی ست منتقل شد بلا تفاوت در ذات جناب امیر علیہ السلام پس آیا ازین لازم مے آید کہ جزئیات این کلی واعم ہم منتقل شد بجناب امیر علیہ السلام وجناب امیر علیہ السلام معاذ اللہ پیغمبر ورسول باشند —

ج سابق دانستی کہ امامت بر تقدیر جنسیت واشتراک در نبوت وغیر آن در صرافت ابہام ومحوضت اطلاق ست پس تحقیق آن باین حیثیت در انواع چگونہ ممکن ست پس نہ تحقق کلی بعنوان کلیت در جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونہ افضلیت آن کلی ازین جزئی اضافی ونہ انتقال آن نہ بنفسہ ونہ از جزئی بجزئی دیگر مثلا ونہ نبوت ورسالت جناب ولایتمآب نعوذ باللہ من ذلک ونہ تاثیر چنین مقاہیم اعتباریہ در افضلیت واقعیہ اعیان تحملہ مناخلہ قصیرا امر آنکہ ائمہ ہدی فی حد انفسہم نیست نبوت

رسالت داشته باشند بلکه از جل یا کل انبیا غیر حضرت سید المرسلین صلی الله
علیه و آله وسلم افضل باشند لاکن نبوت و رسالت ایشان ثابت نباشد بسبب
عدم بقا حاجت بطرف منصب مثل نبوت بسبب اکمال دین و اتمام نعمت
به رسالت حضرت خاتم المرسلین صلی الله علیه و آله وسلم چنانکه مقتضی
براهین قویه جلیه اخلاقیه ختم رسالت ست که آن را در خلق عظیم و
خلق محمدی صلی الله علیه و آله وسلم و خلق حسینیه ایراد نموده ایم الغرض مثال
چنین خرافات مزید ممارست لعقل فلسفی که خایض در لمیات و حقایق
اشیا رست و در غیوب مخفیه همچو ناقه عشوا و خر در گل معطل و از اینجاست
که اکثر خلاق فلسفیات را در دینیات از طریق مستقیم زیغ و حیف یا تحیر
و تشتت رو داده و حیف صد حیف که بنا بر عقل اخلاقی که غایض در غایات
اشیائست نظر نمودند که همان متلازم تعلیمات شرع ست کیف لا و الشرع
عقل من باطن و العقل شرع من ظاهر تا کشف عطا از اسرار شرعیه میشد
فلقد الست ثارًا فی بوادی هذه الغنون لقوم یصطلون و تفصیل این اجمال
و توضیح این مقال را از افادات جدیده اخلاقیه توان دریافت۔

س امامت مطلقه کلی و بمرتبه لا بشرط لاشیی و النفس و نبوت و رسالت جناب
رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم را جزئی و بمرتبه بشرط شیی گفتن و باز بین این کلی
و چنین جزئی استلزام قرار دادن باین طور که امامت مطلقه ملزوم و نبوت و رسالت

لازم امامت ست صحیح ست یا غلط ۔

سید محمد علی

ج من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه ۔

س میان نبوت جزئی و امامت کلی تلازم گفتن باینطور که امامت ملزوم و نبوت لازم آن و بالعکس ست صحیح ست یا غلط و با تقریر استلزام که در سؤال سابق مرقوم ست مغایرت دارد یا نه ۔

سید محمد علی

ج من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه ۔

س در کافی از محمد بن سنان از زید شحام روایت میکند که زید گفت شنیدم از ابی عبد الله علیه السلام که میفرمودند ان الله تبارک و تعالی اتخذ ابراهیم عبدا قبل ان یتخذه نبیا و ان الله اتخذه نبیا قبل ان یتخذه رسولا و ان الله اتخذه رسولا قبل ان الخ ازین حدیث افضلیت امامت بر رسالت مستنبط میشود یا نه اگر مستنبط میشود پس این حدیث صحیح و معمول به هم ست یا نه و مثل این حدیث در کافی حدیث دیگر نیز هست صحیح ست یا نه ۔

ج تواتر بلکه استفاضه بلکه صحت سند مثل خبر مذکور بپایه ثبوت نرسیده پس چگونه استدلال بآن در عقاید قابل اعتبار خواهد بود خصوصا بر مدلول تراشیده ذهن خود چه ظاهر از قراین سیاق و سباق واقعه و بادله قطعیه چیست که این امامت امامت در رسالت باشد که مستجمع جمیع مراتب سالفه در متن حدیث مذکور باشد نه غیر آن پس تفضیلت غیر آن بر رسالت هم ثابت نباشد غایت الامر اینکه رسالت کذائی اند

از ما و دیش افضل و ارجح باشد مثل بعث الی تفسیر۔

س انچه در مجمع البحرین ست که امامت بمرتبه لا بشرط شیئی شامل نبوت و رسالت ست و
بمرتبه بشرط لا شیئی شامل نبوت و رسالت نیست آیا ازین عبارت افضلیت امامت بر نبوت
و رسالت لغة مستنبط میشود و اگر افضلیت امامت بحیثیت عمومیه آن لغة مستنبط شود
باید حیوان افضل باشد از انسان که جسم افضل باشد از حیوان و انسان افضل باشد از
امام بل از رسول نیز و این همه غلط صریح ست و اگر بالفرض لغة افضلیت ثابت شود
پس ازین افضلیت امامت غیر لغویه ثابت کردن چه طور مے شود۔

ج افضلیت و اشرفیت را سیطے بموضوع لغت نیست و نه سند آن برای اثبات
آن کافی و نه مقتضاے قواعد لغویه رجحان عام از خاص ست بلکه مقتضی لغت ضعف
دلالت عام ست از خاص پس باین وجه خاص را افضل از عام توان گفت پس اولی
مستفتی را باید که از مدعی دریافت کند که تصحیح دعوی خود نماید که بچه وجه امامت را
یا عام را افضل از رسالت یا خاص مے گوید و ماهیت این فضیلت چیست و ثمره اش
چه تا که مخاصمه در آن خلاف عقل اخلاقی نشود و عبث و تضییع اوقات
نشود فقط
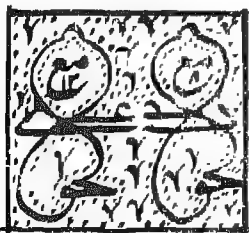
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً بندہ ہیچمدان سید عبدالنبی اکبرآبادی خدمت بابرکت مین مومنین
ویندار باانصاف کے ملتمس ہر کہ چونکہ جناب مستغنی عن الالقاب خیرالحاج و
المعتمرین فخر العلماء والمجتہدین جامع فروع و اصول و حاوی معقول و منقول علام
فہام مولانا السید نثار حسین صاحب عظیم آبادی نے بسبب ملاحظہ بعض اعتقادات
شیخ محمد علی الطبسی کے صاحب موصوف کے اصولی اثنا عشری ہونے مین شک
کیا تھا لہذا کچھ مناظرہ و مذاکرہ شیخ صاحب کے ساتھ بالمشافہ کیا جبکہ شیخ صاحب
اور چند حضار نے فرمایا کہ اگر مناظرہ بذریعہ تحریر کے ہو تو بہت مناسب ہر
ہرچند جناب آقا السید نثار حسین صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ شر سمجھتے ہین
تو کیا ضرور ہر کہ مناظرہ باقی رکھا جاے بلکہ تحریری و تقریری دونون
متروک ہون تو بہتر ہر۔ مگر ان حضرات نے نہ مانا اور بخواہش تمام چند بار
طالب سوالات کے ہوے تو ایسی صورت مین مولانا ممدوح نے آٹھ ۸۰
سوالات لکھ کر بہت جلد خدمت شیخ صاحب مین پیش کئے اور مہلت ایک
مہینے کی دی اور ان تحریرون مین ہرگز ہرگز کلمات رکیکہ و خلاف ادب
شان مین شیخ صاحب کے نہین لکھے گئے تھے چنانچہ وہ کل سوالات چھپے ہوے

ہر شخص کے پاس موجود ہین مومنین ملاحظہ کرلین - جناب شیخ صاحب نے
سوالات مشکلہ کے کچھہ جواب نہین لکھے اور بعض سوالات غیر مشکلہ کے بھی
کچھہ خلاف مصلحت سمجھہ کے نہین لکھے کل بائیس سوالون کے کہ بہت سہل و
آسان تھے مدت چار ماہ مین جواب لغو لکھہ کر بدست حسینی میان صاحب
خدمت مین عالی جناب نواب حسام الملک خان خانان بہادر دام اقبالہ کے
ارسال کئے حال آنکہ مناسب یہ تھا کہ جناب مولانا آقا سید مدظلہ العالی
کے خدمت مین حسب وعدہ اپنے ارسال کرتے -

اور بڑی بیجا حرکت خلاف قانون عقل یہ کی کہ پہلے پہل شیخ صاحب ہی نے
اُن تحریرون مین اپنے آقائے ممدوح کی شان مین نہایت سخت سخت
الفاظ لکھے اور خطاب بکلمات واہیہ رکیکہ وخلاف ادب وخلاف
تحریر شرفا و اہل علم کے لکھے -

مومنین غور کرین کہ مجیب کو حسب استعداد اپنے جواب لکھنا چاہیے نہ یہ
کہ فحش و دشنام سے جواب کو مزین کرے بلکہ جواب لکھنا ہی کیا ضرور
تھا مگر ہان مسئلون کا جواب نہ دینا خلاف شان گدی نشینی اور خلاف
وعدہ ہوتا لا حول ولا قوۃ الا باللہ -

اور باوجود اس کے کہ جناب شیخ صاحب مدعی ہین کہ مین اور علوم سے
کچھہ سروکار نہین رکھتا ہان محض فقہ و اصول سے تعلق رکھتا ہون بلکہ

ملا گی

مدعی اجتہاد کے ہین اس پر بھی بہت سوالون کو جو کہ فقہ و اصول فقہ و
اصول عقائد کے متعلق تھے کچھہ بھی جواب نہین لکھے ہان بعض سوالات
فقہیہ و اصولیہ و اعتقادیہ کے جواب لکھے وہ بھی غلط چنانچہ سوالات
میراث و تیمم کے جو کچھہ جواب لکھے وہ بھی محض غلط جو چاہے کتاب ردالقا
الشیخیہ مین کہ ہر شخص کے پاس موجود ہی ملاحظہ کر لے —

باوصف اسکے کہ مسائل فقہیہ و اصولیہ وغیرہ

غلط لکھے تھے اور شیخ صاحب نے اپنے رسالہ مین کہ موسومہ باجابۃ شیخیہ ہی
ہر جگہہ مین جناب سید صاحب مدظلہ کو برے الفاظ سے لکھا ہی تاہم جناب
مولانا السید نے جناب شیخ صاحب کو معذور و معفو جانا مگر شیخ صاحب نے
چونکہ اعتقادات باطلہ نہ معلوم سہواً یا اعتقاداً لغزش کئے اور اعتقادات مین تغیرات
فاحشہ دئے اور نئے مضامین سنائے تھے اور [illegible]
پس بخیال اسکے کہ عوام کالانعام ایسے مضامین جدیدہ سے مغلطہ ہو کر
گمراہ نہ ہو جاوین رسالہ اجابۃ شیخیہ کے رد لکھے —
اور چونکہ خود جناب شیخ صاحب نے جناب نواب صاحب سے درخواست
اس امر کی کی تھی کہ میرے رسالے اجابۃ شیخیہ کو چھپوا دیجیے اور تقسیم
کرا دیجیے تو آپ کا بڑا احسان ہوگا اور زبانی حسینی میان صاحب کے
ایسی درخواست کی تھی اور پھر ایک خط بھی اسی مضمون کا جناب نواب صاحب

کو لکھ بھیجا لہذا جناب مولانا صاحب قبلہ نے اُنکی کتاب اجابۃ الشیخیہ کو
اسکے رد کے چھپواکے مؤمنین میں تقسیم کرا دیا ہرگز ہرگز اس بارہ میں خطا
جناب مولانا سید نثار حسین صاحب سے نہیں ہوئی کسی عاقل منصف کے
نزدیک یہ خطا نہیں کہ یہ سب اُمور حسب خواہش خود شیخ صاحب کے کیے گئے
اور ہرچند جناب مولانا نے اُس کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ میں اپنے مطالب
پر سند علمائے اعلام سے لکھی ہے اور وہ کتاب مقبول طبایع خواص ہوئی
مگر اکثر اشخاص پر حق و باطل مخفی و مستور رہا یا بسبب عدم ملاحظہ کتاب
مذکور کے یا بسبب بے انصافی کے عوام لوگ اور غیر منصف لوگ اپنی
حالت اصلیہ پر قایم رہے اور بہت لوگ آمادہ شر و فساد رہے
اور مطالب جناب آقا سید کو معاذ اللہ باطل و فاسد جاننے لگے اس باعث
سے کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ کو جناب آقا سید صاحب نے خدمت ملازمین
میں عمدۃ المجتہدین جناب حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار زبدۃ العلماء العظام
اسوۃ الفضلاء الکرام الشیخ زین العابدین المازندرانی مدظلہ العالی کے ارسال
کیا اور ان سے عمدۃ العلماء الاعلام جناب الشیخ حسین خلف جناب شیخ مدظلہ العالی
نے تعریف میں اس کتاب کے ایک خط جناب آقا سید مدظلہ کو لکھ بھیجا
اور جب جناب سید علی صاحب خیرآبادی مشرف بزیارت عتبات عالیات
ہوئے تو اُن دونوں بزرگواروں نے کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ کی بہت ثناء صفحہ

روبروے جناب سید صاحب موصوف کے کی۔
اور چند نسخے حضرات علماے لکھنو وغیرہ کی خدمت مین بھی بھیجے گئے اُن بزرگوارون
نے بھی بہت پسند کئے اور جناب مولانا نے شیخصاحب معاصر کے اعتقاد کے
بارہ مین حضرات علماے لکھنو سے استفسار کیا اُن سبھون نے موافق جناب
مولانا کے تحریر فرمایا بلکہ جناب مولانا کے تحریر اور رد سے زیادہ تر سخت
رد لکھ بھیجے۔ اور شیخصاحب کے اعتقادات کے بارہ مین لکھا کہ لاریب ایسے
اعتقادات فاسد و باطل ہین لیسے اعتقاد سے مسلم دائرۂ اسلام سے خارج
ہوجاتا ہے چنانچہ بنظر ہدایت شیخصاحب اور بھی بنظر ہدایت خلایق نے مقابل
تو ہین جانب مقابل اُن فتاوی کو چھپوا کر تقسیم کرادیا تو اس وقت مین بہت
سے مؤمنین با انصاف وحق شناس نے تحریر جناب مولانا کو بدل وجان
قبول کرلیا مگر بعض بعض عوام پھر بھی اُسی حالت سابقہ پر باقی رہے یہانتک
کہ عقائد باطلہ وکفر وزندقہ کے مضامین کو فاضل معاصر کے بعض شاگردون
نے بحیلہ مجلس عزا منبرون پر بیان کرنے لگے تو جناب مولانا نے ان مواعظ
باطلہ کے بھی رد لکھ کر چھپوا کے تقسیم کردیے تا مومنین جادۂ اسلام سے قدم
باہر نہ رکھین اور اسلام مسلمانون سے جاتا نہ رہے۔ اور اس دوسرے رسالے
کا نام مسائل اعتقادیہ ضروریہ رکھا۔
ان سب مناظرہ درد و قدح و ہدایت و تعلیم و طبع کرانے مین عرصۂ دہسال

کی مدت منقضی ہوئی مگر شیخ صاحب کو اس عرصہ مین حق پوشی کی جرأت
نہ ہوسکی اور سخت مجبور رہے اور کچھہ ارادہ عذر کا یا توبہ و رجوع کا یا رد کا
نہ کیا بجز اسکے کہ مخفی کچھہ کچھہ اپنے خواص و شاگردون سے تنہائی مین
لکھہ دیا کرتے تھے ـ

پھر بعد تھوڑے دنون کے جناب مولانا آقائے ممدوح نے قصد تحصیل شرف
زیارات عتبات عالیات کا کیا اور ہمراہ اُنکے جناب عمدۃ الاعاظم السید حسین
صاحب جشن اور جناب مستطاب فضائل مآب السید ابن علی صاحب بھی
زیارات سے مشرف ہوئے اور بعض دیگر حضرات بھی ہمسفر تھے وہی لوگ
سب کے سب اس بات کے شاہد ہین کہ جو ذی علم ان دونون کتابون
کو جناب سید صاحب کے ملاحظہ فرماتے تھے بہت بہت مدح و ثنا جناب
آقا سید کی فرماتے تھے علی الخصوص جناب آقا شیخ حسین دام مجدہ و جود
جناب شیخ المجتہدین زین العابدین مدظلہ العالی نے بھی بہت تعریف جناب
آقا سید نثار حسین صاحب مدظلہ العالی کی فرمائے اور فرمایا کہ بیشک آپ
درد دین رکھتے ہین اور لاریب دعاوی آپ کے صحیح و درست ہین اور
وہ اعتقادات کہ جنکو آپ باطل کرتے ہین وہ بلاشک بعضے اُن مین کا
کفر و زندقہ ہے اور بعضے انمین کا ہیچ و فاسد ہے اور بعضے انمین کا غیر
محصل و بے اصل ہے اور وا سد حضار سے جناب شیخ مدظلہ العالی نے یہی

فرمایا

فرمایا کہ بیشک و بیشک اللہ آپ عجیب کام کر رہے ہیں اور خوب خوب استدلال
مطالب حقہ کے اثبات پر آپ نے کئے ہیں خداوند عالم جزائے خیر عطا کرے
اور فرمایا کہ اب میں بھی آپ کی تائید میں کچھ لکھتا ہوں تا ہدایت تمام
ہو ــــــــ اگرچہ گمراہوں کی ہدایت بہت سخت و دشوار ہے بہت جلد
اعتقادات حقہ کو گمراہ لوگ قبول نہ کرینگے اور حضار سے یہی فرمانے لگے
کہ فی الحقیقۃ سید سلیقۂ استدلال بحسن تمام رکھتے ہیں کس خوبصورتی سے
ماشاء اللہ اعتقادات باطلہ کو رد کرتے ہیں چنانچہ آپ کے ان دونوں
کتابوں سے بھی ایسا ہی واضح ہے۔ ایسا کچھ جناب آقا حجۃ الاسلام میرزا
حبیب اللہ مدظلہ العالی نے بھی ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ جن اعتقادات
کے تم رد کرتے ہو وہ اعتقادات بلاشک غیر محصل یا فاسد یا کلمات کفر
ہیں یہ اعتقادات مسلمین و مؤمنین کے ہرگز نہیں ہیں اور ایرادات
آپ کے بلاشک وارد ہیں اور کفایت کرتے ہیں واسطے ہدایت خلق
کے۔ اگر اس تحریر سید علی محمد لکھنوی سے گمراہوں کو ہدایت نہ ہوگی تو
دوسرے شاید گمراہ ہی رہیں گے۔

جب خدمت میں جناب حجۃ الاسلام عمدۃ مجتہدین علام افقہ فی الآفاق و اشہر
و مسلم فی العراق از ہر زمان محتاط دوران سرکار شریعتمدار آقا الشیخ محمد
حسین الکاظمی مدظلہ العالی کے یہ کتاب پیش کی گئی تو جناب مستغنی عن الالقاب

سید حسن صاحب سابق الذکر وغیرہ سب حاضر تھے معلوم ہوا کہ جناب
شیخ ممدوح مدظلہ العالی نہایت غضبناک ہوئے اور فرمایا سید ثنا حسین نے
جن اعتقادات کو باطل کیا ہے حقیقتہً غیر مسلم کے اعتقادات ہین یا جہال کے
کسی صورت صحیح نہین ہین پھر جناب آقا سید حسن مجتہد و داماد سے اپنے ارشاد
ہوا کہ لکھو جو مین کہتا ہون پس جس طرح کی عبارت فرماتے گئے ویسے ہی بلا فرق
جناب زبدۃ العلماء سید حسن صاحب نے تحریر فرمایا اور پھر جناب شیخ مدظلہ
نے اپنے دست مبارک سے اُن عبارتون کو ملاحظہ کرکے مہر ثبت فرمائی ۔
اور عالی جناب حجۃ الاسلام بین المسلمین آیۃ اللہ فی العالمین نائب امام
علیہ السلام سرآمد علماے کرام المحتاط فی الاعمال والافعال مجتہد بے مثال
مرجع عالم مجمع عرب و عجم جناب سرکار شریعت مدار آقا میرزا محمد حسن شیرازی
نے اُن اعتقادات کی طرف جو رخ کیا تو روبرو حاضرین کے ملتفت ہوئے
اور بادیدہ پرنم تاسف کرنے لگے اور فرمایا کہ ایسی جرأت لوگ کرنے لگے اور
ایسی جہالت و کفر صریح کو شایع کرنے لگے اور بدست خاص دستخط فرمائے اور
مہر کی ۔

مضمون اس دستخط کا یہ ہے کہ جو اس طرح کا اعتقاد رکھتا ہو وہ بے شک نجس ہے
اور کافر و جاہل ہے عجب کجی و گمراہی اُسکے دل مین آگئی ہے خدا ہدایت کرے مومنین کو
چاہیئے کہ اُس شخص کے اعتقادات کو ہرگز ہرگز سماعت نہ کرین اور اُس شخص کی

باتون پر کان نہ دین کہ خوف گمراہی کا ہے۔
خلاصہ جب جناب مولانا السید نثار حسین صاحب اور سب لوگ ملک عراق سے
مراجعت طرف ہند کے فرمائے اور وارد حیدرآباد ہوئے تو عجب گل کھلا
اور عجب مضمون اُن لوگون کو سننے مین آیا وہ یہ کہ صحبت مین شیخ صاحب کے
لوگون نے یون مشہور کیا کہ جناب مولوی سید نثار حسین صاحب اب یہان سے
تشریف لے گئے اور وطن گئے ہین اور وہان سے عراق جائینگے وہان سے
حج جائین گے پھر خراسان جائین گے بعضون نے یون مشہور کیا کہ مولوی صاحب
چند سال عتبات عالیات مین قیام کرین گے۔
الغرض بہت سال تک جناب سید صاحب کا حیدرآباد مین تشریف لانا نہ ہوگا
جب شیخ صاحب نے میدان خالی پایا اور بہت خوش ہوئے اور بعض بہکانے
والے انکے کہ حقیقۃ مین مشیر دشمن ہین انجام بینی سے مشورہ نہین کرتے
انہین لوگون سے بہکانے سے ایک جزو کاغذ سیاہ کرکے چند نسخہ چھپوا کے
چند لوگون مین تقسیم کر دیئے۔ چنانچہ چند روز کے بعد خود شیخ صاحب نے ایک
نسخہ خدمت مین جناب سید صاحب کے بھی ارسال کیا۔
اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس رسالہ مین کوئی مسئلہ کوئی بحث نہین ہے کسی فن
مین نہین ہے نہ مسئلہ اصول کا ہے نہ فروع کا نہ تفسیر نہ حدیث اور جن جن مسئلون
مین باخود ہا نزاع واقع ہے اُن مین سے بھی ایک مسئلہ کو بھی نہین لکھا ہے۔

ہان صرف اسی قدر اُس رسالہ شیخصاحب مین ہر کہ اُس رسالہ کے دو حصے
کئے ہین ۔ حصہ اول اُسکے مین کلمات سب و شتم و الفاظ واہیہ و عبارات
رکیکہ شان مین جناب مستطاب المبرأ عن الشین السید نثار حسین صاحب قبلہ
کے لکھے ہین حال آنکہ یہ طور طریقہ ہرگز شرفا و ارباب علم کا نہین ہر ۔
اصل یہ ہر کہ شیخصاحب کو بجز برا کہنے اور گالیان دینے کے کچھ لکھنا ہی نہین
آتا ابتدا سے جو برا کہنا شیخصاحب نے شروع کیا ہر اسکا سلسلہ موقوف نہین ہوا
پہلے پہل زبانی گفتگو اور مباحثہ جو ہوے تھے اُن صحبتون مین بھی ابتدائً
شیخصاحب اور اُنکے مریدون کی طرف سے بہت کچھ بد زبانیان اور شور و شر
واقع ہوے اور پھر شیخصاحب نے کتاب اجابۃ شیخیہ تصنیف کی اُس مین
بھی از اول تا آخر کتاب جناب سید صاحب کو بہت برا کہا ہر عجب عجب سخت
کلامیان کی ہین جب اسقدر زیادتی اُنکی اور سبقت دیکھی گئی تو رد مین
کتاب اجابۃ شیخیہ کے جناب سید صاحب نے بھی شیخصاحب کو برا کہا ہر ۔
پھر ہمیشہ اپنی صحبتون مین اور اُنکے مریدان و شاگردان ہر محلہ و مجالس مین
جناب سید صاحب کو برا ہی کہتے ہر کبھی اُن لوگون نے چشم انصاف سے جناب سید صاحب
کے کلام کو دیکھ کے حق پسندی و جادہ ایمان کو اختیار نہ کیا حتی کہ علمای
کی سند کو لحاظ مین نہ لاے اور فتاوی علماے لکھنؤ کے طرف بھی ملتفت نہوے
بلکہ سخت افسوس ہر کہ یہ لوگ اعتقادات مین لغزش کرنے والے ہی کہتے ہے

کہ علماے لکھنو کو ہم لوگ کیا جانین ہان علماے عراق لکھ دین تو ہم لوگ تسلیم کرلین گے ۔

اور بعد گالیان اور سخت کلامیون کے اس سالہ یادلی اللہ اور کنی مین یہ سمجھ کرکے کہ مولوی صاحب ابھی چند سال تشریف نہ لائینگے پس موقع پاکے بڑی جرأت سے یہ کلمات بھی چھاپ کر مشتہر کردیئے کہ دونون کتابین سید صاحب کی جو میرے رد مین ہین اُنکو باولی یا ندی یا اور کسی جگہ مین جلد صنایع کرڈالو مریدان اس باب کی تاکید مزید جانین ۔

اور اپنی کتاب یادلی اللہ اور کنی کے حصۂ ثانیہ مین کچھ عبارتین مجتہدین اور غیر مجتہد کی کہ کسی وقت مین شیخصاحب کو پہونچی تھین فخر سمجھ کے چھاپدین تا عوام کو معلوم ہو کہ مجتہدین عراق نے شاید اجازہ اجتہاد کا لکھا ہوگا ۔

اس فعل پر شیخصاحب کے بہت بہت گفتگو ہی ۔

اوّلاً یہ کہ بوقت معرکہ مجبور ہوکے خاموشی اختیار کرتے رہے مگر مریدونکو اپنے بہکانے سے کبھی باز نہ آئے جناب مولا نے اُنکے اعتقادات اور جوابات پر بہت سے اعتراضات کئے اور اعتقادات حق کو ثابت کرتے رہے ایسے بھی چھپواکے شایع کئے کہ جس سے صاف بے دینی کا ثبوت اور خروج عن الاسلام کا اثبات ہی ۔ تو اس وقت مین شیخصاحب اپنے شاگردون کو حکم کرتے رہے وہی لوگ ممبرون پر علانیہ کفر والحاد کے مضامین بیان کرنے لگے

اور اُن مصنف مین کفر و الحاد پر اعتقاد کرنے کے لئے مؤمنین کو اصرار کر گئے
تو جناب مولانا سلمہ نے ان مواعظ کے بھی رد لکھکے چھپوا دیئے اُس وقت
تک شیخصاحب نے نہ عذر معقول پیش کئے اور نہ بے دینی کا دھبہ اپنے سے
مٹا سکے۔ جب جناب سید صاحب مدظلہ نے ارادہ کربلائے معلیٰ کا کیا
تو اُنکی غیبت مین یہان یون مشہور ہوا کہ اب جناب سید یہان تشریف
نہ لائینگے۔ تو اُس وقت مین بہکانے سے بعضے مصاحبین کے میدان
کارزار مین کہ خالی تھا چپکے سے تاریکی مین قدم رکھے اور پھر میدان سے
بغیر شجاعت دکھلائے اُلٹے پاؤن پھر گئے اور پھر خاموش حجرہ نشین ہو رہے
یعنی ایک جزو کا رسالہ لکھا کہ جس مین کوئی مضمون نہین نہ اعتقادات
حقہ کو اُس مین بیان کیا نہ فاسدہ کو نہ اپنے دعوے کی حقیقت ثابت کی
نہ کوئی عذر پیش کیا یہ حرکت بھی انکی عجب موجب ریشخند پیش عقلا ہوئی
بہت شرم کی بات ہے مناظرہ اور مباحثہ مین کا لیون اور بددعاؤن کا کیا وقع
ثابت جناب شیخصاحب کو چاہیئے کہ یا اپنے اُن اعتقادون پر قائم رہین
جو اپنی کتاب اجابۃ الشیخیہ اور انوار الابصار مین اُنھون نے لکھے ہین
اور اُنپر جو جو اعتراضات و رد و قدح کئے گئے ہین اُنکے دفع کرنے مین کوشش
کرتے اور اپنے مطالب باطلہ پر سند پیش کرتے یا عذر معقول پیش کرتے
کہ بشریت کے مقتضا سے ایسی تحریر سہواً و خطاءً ہو گئی۔ یا بسبب لاعلمی کے

اصول عقائد مین اور علم مناظرہ مین اور جوابات لکھنے مین دستگاہ و قدرت
نہین رکھتے اور بے سمجھے جرأت کر بیٹھے تھے جیسا کہ بعض احباب شیخصاحب کا
گمان ہے اور دیگر علوم مین جو جو خطائین اُنسے سرزد ہوئین اُنکے بارہ مین کسی
طرحکا عذر کرنا ضرور نہین کہ اُن خطاؤن سے آدمی خارج از اسلام و ایمان
ظاہرا نہین ہوتا اور بعضے احباب شیخصاحب کے اس بات کے صاف صاف
مقر ہین کہ بجز اصول فقہ اور فقہ کے اور علوم مین بے شک ناواقف ہین اُنکو
ایسی جرأت کرنی لازم نہ تھی —
حال آنکہ خود اصول فقہ اور علے الخصوص فقہ مین بھی بالکل خطا کی ہے —
علاوہ اس کے جو اصول فقہ مین ناواقف و بے بہرہ ہو اُس کی فقہ اور اصول
فقہ کس کام کی - پس یہ عذر بھی بعض احباب شیخصاحب کا بھی باردہی نامقبول
و مسموع نہین —
ثالثاً یہ کہ جو پرچے شیخصاحب نے چھپوائے ہنگام قیام جناب آقا سید کیون
نہین چھپوائے حال آنکہ جناب سید صاحب نے بہت خواہش و تقاضا
اُن پرچون کے طبع کرانے کے لئے کیا جب جناب سید کا حیدرآباد میں آنا
مشہور ہوا تو چپکے سے چند اوراق گالیون مین چھپوا دیئے یہ حرکت شیخصاحب
کی پیش عقلا سخت مذموم ہوئی مگر افسوس خود اپنی ایسی حرکت سے نادم
و پشیمان نہین ہوتے —

رابعاً یہ کہ کتاب جو شیخصاحب نے تصنیف کی کہ جسکا نام یاولے اللہ ادرکنی
ہے اور اُس کتاب کو تصنیف کر کے طرف تربیت علی خان کے منسوب کیا
اور خود در پردہ رہے محض نامناسب کتاب لکھی اُنہین لازم و واجب تھا
کہ اگر وہ کتاب خلاف مین جناب سید کے ہے اور سید صاحب کے رد مین ہے تو
اپنے دعاوی اور اعتقادات مورد نزاع کو اُس مین مفصلاً و مشروحاً یا مجملاً
مندرج کرتے اور اُن اعتقادات کو بدلائل و براہین ثابت کرتے اور
جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی سے یا اور کسی نامی مجتہدین احیاء یا اموات سے
سند لاتے اور جناب سید صاحب دام مجدہ کے مطالب کو اپنی اُس کتاب
مین درج کرتے اور اُسکے ابطال مین دلائل پیش کرتے اور اس بات
پر بھی سند علماے کرام سے لکھتے تو البتہ جناب آقا سید کے خلاف مین وہ
رسالہ ہوتا اور جناب سید کا دعوی اس حالت مین پیش ناظرین رسالہ باطل
قرار پاتا۔ ہرگاہ اس رسالہ مین کوئی دعوی اُنکا جو محل ایراد و نزاع طرفین
ہے کچھ بھی اشارۃً یا کنایۃً نہین لکھا گیا تو جناب سید صاحب کا دعوے
پیش مومنین کیونکر باطل سمجھا جا سکتا ہے۔ اور شیخصاحب کا رسالہ مسماۃ بہ
یاولے اللہ ادرکنی مقابل مین سید صاحب کے کیونکر خلاف ہو سکتا ہے سخت
جاے حیرت ہے۔
خامساً کیونکر لوگون پر ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کی تحریر کہ

بجسے شیخصاحب نے فی الحال طبع کرایا ہر جناب شیخصاحب کے دعاوی اعتقادات
پر سند ہر ممکن ہر کہ کسی زمانہ مین کسی تحریر خارج از ما نحن فیہ پر شیخصاحب
کے جناب سرکار نے تحریر فرمایا ہو ۔ یا یہ کہ شیخصاحب نے اپنی کتاب انوار الابصار
کی تحریف و ترمیم کرکے ایک چھوٹا سا رسالہ از سر نو مرتب کرکے اور اُس مین
سے اعتقادات باطلہ مندرجۂ انوار الابصار کو نکال کرکے صاف صاف
تھوڑے مضامین حقہ کو درست کرکے پیش ملا فضل اللہ بدست جناب مولوی
صادق علی صاحب بطمع زرکثیر و بطمع نذر کتاب وصلہ و انعام اور بھی ہمراہ
شیخ حسین صاحب اپنے برادر خرد کے بھیجا اور جناب عمدۃ الفضلا ملا حسین
نوری صاحب کے ذریعہ سے کچھ اچھے اچھے مضامین منتخب کرکے مضامین
حقہ کی شہادت پیش جناب سرکار مدظلہ دلوائی ہو لہٰذا مضامین صحیحہ و مطالب
عمدہ کی بنا پر جناب اعلم علما میرزا مدظلہ نے کچھ چند سطرین لکھدین ۔
اور کوئی شخص یون بھی کہہ سکتا ہر کہ کسی اور فن مین ایک رسالہ درست کرکے
اسکا اور کوئی نام یا نام اُسکا انوار الابصار رکھکے سامرہ مین بھیجا ہوگا اُسپر
جناب رئیس المجتہدین مدظلہ نے کچھ بطور تقریظ کے تحریر فرماے ۔
پس ہوسکتا ہر کہ کوئی ہندو یا نصرانی یا مسلم و مومن ایک رسالہ علم صرف مین
لکھے اور قواعد بہت صحیح و درست لکھے اور ضَرَبَ کو وزن پر فَعَلَ کے ماضی
لکھا ہو یا علم حساب مین کوئی رسالہ لکھا ہو اور چار دونا آٹھ اور تو تیرک بتایا

لکھا ہو تو لیسے رسالہ پر بلا شک و ریب و بے تأمل جناب میرزا مدظلہ بلکہ کل مجتہدین اسپر تقریظ اور شہادت صحت قواعد کے لکھہ سکتے ہین کہ یہ قاعدہ اسنے بہت صحیح لکھا ہو پس اس شہادت صحت قاعدہ سے شہادت اسلام و ایمان پر ایسے مصنف کے کیونکر سمجھی جاوے گی قابل غور و تأمل مؤمنین با انصاف ہو

سادساً عبارت جناب عمدۃ المجتہدین سرکار میرزا کہ جو شیخصاحب نے بے سمجھے چھاپا ہو - ہرگز دلیل و سند اس بات پر نہین ہو سکتی کہ جناب سید صاحب نے جو جو اعتراضات شیخصاحب پر کیے ہین وہ غلط ہین اور جناب شیخصاحب نے جو کچھہ لکھا ہو درست و صحیح ہو یا شیخصاحب کے اعتقادات صحیح و درست ہین قابل اعتراض نہین مؤمنین کو ایسا ہی اعتقاد کرنا چاہیئے -

یا کتاب انوار الابصار کتاب اجابۂ شیخیہ مین جو کچھہ شیخصاحب نے لکھا ہو بہت خوب و درست ہو علی الخصوص اعتقادات مین لکھا ہو سب کا سب بہت ہی ٹھیک و درست و صحیح ہو ہرگاہ کیفیت یون ہو تو کیونکر جناب شیخصاحب اپنے دعاوی پر ظفریاب ہوسے اور کیونکر معلوم ہوا کہ شیخصاحب کے اعتقادات مندرجۂ انوار الابصار و مندرجۂ اجابۂ شیخیہ و اعتقادات و اعمال شاگردان شیخصاحب سب کے سب صحیح و درست ہین وای برین کوشش و دانش - حق یہ ہو کہ بجز عام فریبی و دکانداری و پیری و مریدی بطور جہالت کے اور کیا سمجھا جاوے -

سابعًا بالفرض والتسلیم اگر ہم لوگ اس بات کو بالرأس والعین مان ہی لیں
کہ وہ کتاب انوار الابصار جو جناب آقا سید صاحب کے پاس خوشخط لکھوایا ہوا
خود شیخصاحب کا اور مجدول و مطلا و مجلد عمدہ موجود ہی اُسکے موافق بلا کم و کاست
و بلا تحریف عالی جناب میرزا مدظلہ العالی کی خدمت فیض درجت میں بھیجی
گئی اور فرض محال محال نباشد وہی کتاب بعینہ از اول تا آخر کسی نے
جناب میرزا مدظلہ کو چار چھ مہینے میں سنا یا ہو یا تمام روز حاضر رہکر بالفرض
دس پندرہ دن میں سٹہ پڑھ دیا ہو اور اُسکو عالی حضرت سرکار مدظلہ نے بالفرض
پسند بھی کیا ہو اور بخوشی تمام بلا تامل اُس کتاب پر یہ عبارت جو چھاپ شدہ
لکھ دی ہو تو بھی عبارت عالیہ جناب عالی مدظلہ العالی کی شیخصاحب کے اعتقادات
اور اُنکے مضامین پر سند نہیں ہوسکتی اس لئے کہ ہوسکتا ہی کہ اصل عبارت
جناب میرزا مدظلہ کی اور طور پر ہو اور عبارت چھاپ شدہ بدل گئی ہو۔ اگر
یہ بھی فرض کر لیا جاوے کہ عبارت اُن حضرت کی بعینہا بلا تحریف و کم و کاست
چھاپی گئی جب بھی اصل دعاوی پر شیخصاحب کے سند کامل نہیں ہوسکتی
سکتے اور اُنکے اعتقادات کے صحیح و درست ہونے پر پوری شہادت
نہیں ہوسکتی
بلکہ جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی کی عبارت شریفہ میں نہ توثیق شیخصاحب
کے اعتقادات کی ہی اور نہ توثیق شیخصاحب کی ہی اور نہ شہادت اُنکے

اسلام وایمان پر اور نہ شہادت شیخصاحب کی عدالت ومروت پر ہر اور نہ
اجازہ پیش نمازی کا اور نہ اجازہ اجتہاد کا انکے لئے ہر اور نہ شہادت
شیخصاحب کے علم وکمال پر ہر نہ شیخصاحب کے فقہ دانی نہ اُن کے
اصول دانی نہ اُنکے اصولی ہونے پر سند ہر نہ اُس عبارت مین ترجیح
اقوال شیخصاحب اور شہادت اُنکی صحت پر ہر اور نہ مرجوحیت اقوال جناب
سید صاحب اور نہ ابطال کلام سید صاحب ہر —

جس قدر مطلب اُس عبارت عالیہ فصیحہ بلیغہ کا ہر وہ اسیقدر ہر کہ
جو لوگ کلام کو سنتے ہین اور اُس مین سے اچھی بات کو پسند کرتے ہین
وہ لوگ ہدایت پاتے ہین (یہ فقرہ بالکل ہی جداگانہ ہر شیخصاحب کے
لئے ہرگز سند نہین دوسرے یہ کہ حضرت فرماتے ہین کہ سب کلامون
مین سے اچھا کلام جو ہو اُسکے سننے سے ہدایت ہوتی ہر پس یہ شیخصاحب
کو کیا مفید ہر) اور یہ اچھا کلام ہر پس اُسکو سننا چاہیئے اور ماننا چاہیئے
(معلوم نہین ہذا کا اشارہ کس کتاب کی طرف ہر اگر بالفرض شیخصاحب
ہی کی کتاب کی طرف اشارہ ہذا کا ہر تو نہین کہہ سکتے کہ خواہ مخواہ
اجابۂ شیخیہ اور انوار الابصار ہی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہر کہ شیخصاحب
کے عربضیہ کی طرف یا اور کوئی کتاب تصنیف کردہ شیخصاحب علم صرف
یا علم نحو کی کتاب کی طرف اشارہ ہو یا اشارہ کیا گیا ہو طرف خود مجموعہ

جناب سرکار عالی مدظلہ کے) کیونکہ اچھی تالیف ہے اور نافع کتاب ہے
اور دلیلیں خوب ہیں (اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ یہ کلمات تعریف
کے خاص کتاب اجابۃ الشیخیہ اور کتاب انوار الابصار ہی کے لئے ہیں
اور انوار الابصار اور اجابۃ الشیخیہ وہی جو جناب مولانا السید صاحب
کے پاس موجود ہیں) اس کتاب میں کتاب مبین اور احادیث سے
سند لائے ہیں (ہو سکتا ہے کہ صرف و نحو کے یا اور کوئی فن کی کتاب
ہو اس میں مثالیں آیات و احادیث سے لکھی ہوں یا ضمناً ذکر آیات
و احادیث کا آگیا ہو یا اصول عقائد ہی کے متعلق کتاب ہو اور دلایل
آیات و احادیث سے اس میں لکھے ہوں مگر دلیل غیر صحیح یا بے موقع
و غیر مطابق دعوے کے ہو آیات و احادیث کے ذکر کرنے سے
ضرور نہیں کہ دعوے صحیح ہو اور ثابت ہو گیا ہو اور موقع سے
نقل آیات کیا ہو یا اس اجابۃ الشیخیہ اور انوار الابصار کی تحریف
کی ہو اور کوئی اور ہی انوار الابصار ہو گئی ہو اس سے کیفیت بیان
فرمائی ہے جناب سرکار میرزا مدظلہ العالی نے) حضرات ائمہ و رسالتماب
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدایت کی اقتدا اور پیروی کرو اور
انہی کے انوار سے ہدایت پاؤ (یہ نصیحت ہے شیخ صاحب کو اور سب
مومنین کو اور شیخ صاحب نے فہدیہم و بانوارہم کا ترجمہ عجب

عام فہمی کے ساتھ کیا ہے مومنین انکی کتاب یا ولی اللہ ادرکنی توچاپ
شدہ کو ضرور ملاحظہ فرمائیں) ۔

خداوند عالمیان مطالب وحشیہ اور مضامین اجنبیہ گریزندہ کے جمع
کرنے والے کو توفیق نیک دے اور کجی کے راست کرنے کی خدا تائید
انہیں دے اور خدا اس بات مین اس مولف کی تائید کرے کہ بیماری
کو دور کرین کیونکہ مولف اس کے لایق ہین اور ہدایت و توفیق سیدہے
راہ کی خدا ہی سے ہے (آخر کے چند فقرون کو اگر مومنین با انصاف
ملاحظہ فرمائین تو ضرور سمجھین گے کہ جناب میرزا مدظلہ العالی نے کیسی
گوشمالی در پردہ دی ہے شیخصاحب کو اور انشاء اللہ تعالے یہ گوشمالی حق مین
شیخصاحب کے جلد مفید ہو گی اور راہ راست اور مسلک مستقیم پر رفتار
کرین گے بتصدق محمد و آلہ و صلی اللہ تعالے علیہ وسلم)

الاحقر محمد حسن الحسینی

اور جناب شریعت مآب میرزا حبیب اللہ مدظلہ العالی تو کچھ بھی تحریر نہین
فرماتے حتی کہ ایک لفظ بھی نہین بجز اسکے کہ ان حضرت کی مہر شریف
چھپی ہوئی دیکھی گئی واللہ اعلم یہ مہر کسی کتاب پر تھی یا کسی خط پر تھی ۔
محض مہر نقل کرنے سے شیخصاحب کے اصولی اثنا عشری مومن یا مسلم ہونے
کی سند کیونکر ہو سکتی ہے اور پھر کتاب اجابۃ الصیحہ اور انوار الابصار

دونون کتابین موثق کیونکر ہوجائین گی —

اور جناب مستطاب میرزا ابوالقاسم دام مجدہ کی تحریر کچھہ سند نہین اور عمدہ خطاب کسی وجہ سے یا بسبب عمدہ تقسیم پول کے اجتہاد و کمال کی دلیل نہین اگرچہ جناب ممدوح کی عبارت مین بھی قریب قریب مضامین مرقومۂ بالا کے کہ سکتا ہون —

اور جناب مستطاب محمد شربیانی دام مجدہ نجف مین ایک طالب العلم جئید ہین کوئی اعاظم علما سے نہین ۔ علاوہ اس کے اُن حضرت دام مجدہ کی تحریر سے کچھہ بھی سند ہو نہین سکتی اس بات پر کہ اجابۃ الشیخیہ و انوار الابصار بہت عمدہ کتاب ہے اور جناب شیخصاحب بیشک اصولی اثنا عشری ہین اعتقادات انکے بہت صحیح ہین اور جتنے مباحثے ہوے اُس مین جناب سید غلطی پر ہین اور خطائین شیخصاحب سے نہین ہوئی ہین بلکہ اس قدر بھی اُس عبارت سے معلوم نہین ہوتا کہ شیخصاحب مسلم یا مومن یا عادل یا مجتہد متجزی یا مطلق ہین یا مجتہد جامع الشرایط ہین جب یہ سب کچھہ بھی نہین ہے تو پھر کیا موجب فخر و اشتہار کا ہے — اور اس عبارت مین لفظ اجتہاد بمعنی لغوی ہے اعنی کوشش کردن —

اور جب ان تحریرون کی کیفیت یہی اور ہے تو کیونکر شیخصاحب بلا اثبات مومن کامل و یا عادل یا مجتہد یا پیش نماز سمجھے جائین گے —

افسوس مومنین کو چاہیئے کہ ذرا غور کرین اور کھوٹے کھرے کو خوب پہچان لین اور بغیر سمجھے ہر شخص کو اپنا پیشوا و مولا نہ جان لین کہ سہل انکاری دین مین نہ چاہیئے —

اور سخت حیرت خیز اور تعجب انگیز ہے یہ امر کہ شیخصاحب باوصف کم لیاقتی کے مدعی اجتہاد کے ہین اور منجملہ فتاوی مہملہ کے ایک یہ بھی انکا فتوی ہے اور اُس فتوے کے اشتہار کو کتاب یا ولی اللہ اور کتی مین چھپوایا ہے —

اور وہ اشتہار یہ ہے کہ چونکہ شیخ محمد علی کے اجتہاد کی علماے اعلام نے گواہی دی ہے پس جو کتاب کہ توہین و یا اعتراض و رد و قدح مین شیخ محمد علی مجتہد کے تصنیف کی جاوے وہ کتاب کتب الضلال سے سمجھی جائے گی - پس واجب عینی ہے ہر شخص پر کہ جس شخص کو اس طرح کی کتاب متضمن باعتراض بر شیخ محمد علی جہان کہین دستیاب ہو اُس کو ضرور بالضرور لیکر کسی تالاب یا ندی یا باولی یا اور چشمہ مین ڈال دے اور جس طور سے ہوسکے اُسکو ضرور نیست و نابود کر دے اور کتاب سید نثار حسین صاحب کی رد الاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ ضروریہ بے شک کتب الضلال سے ہے کیونکہ ان کی دونون کتابین رد مین شیخ محمد علی کے ہین پس سید صاحب کی کتابون کو جلد تر تالاب و باولی و ندی وغیرہ ضایع کر ڈالین ہرگز اپنے پاس نہ رکھین - اور میری طرف سے رحمت ہو اُس شخص کو

جو کہ میرے اِس حکم کی پیروی کرے اور ایک مقام مین لکھتے ہین کہ مسائل اعتقادیہ ضروریہ سید صاحب کے کتب ضلال سے ہر اور اسکا نام اگر مسائل افترائیہ اضلالیہ رکھا جاے تو بہت ہی خوب ہو۔

امر واے براین اجتہاد چونکہ کتاب ردالاجابۃ الشیخیہ اور مسائل عقائد مین محض رد ہر شیخیون اور کشفیون اور بابیون پر اور اثبات اعتقادات صحیحہ اثنا عشری کا اور ابطال کفر والحاد اور اثبات اسلام و ایمان کا ہر اور چونکہ ہرگز کسی عالم دیندار پر اُن کتابون مین طعن نہین سواے اِس کے کہ کاظم رشتی اور احمد احسائی و بے دینان پر طعن ہر لہذا شیخ صاحب نے اجتہاد کر کے فتوی دیا کہ یہ دونون کتابین کتب ضلال سے ہین اور چونکہ سید صاحب سند لائے ہین اعاظم علماے اصولیین کے ان کتابون مین لہذا بزعم باطل شیخصاحب کے یہ دونون کتابین کتب ضلال سے ٹھیرین ۔ اور ہرگاہ مسائل اعتقادیہ ضروریہ مین آیات قرآنی بکثرت ہین اور اثبات مذہب حق کا کیا گیا ہر اور اس مین کچھ احادیث صحیحہ بھی ہین اور اس مین رد ہر سا دعظون کے لیے وعظ کہ صراحۃً و بداہۃً کفر و الحاد کے مضامین تھے کہ کوئی مسلمان ایسے لغویات کو زبان پر نہین لا سکتا پس ایسے کفر و الحاد کی ابطال بمقتضاے الحق مر شیخصاحب کی طبیعت کو بہت بد گزرا پس اُنکے زعم ناقص مین ایسے کتب اسلامیہ

کتب الضلال سے ہوگئیں۔ واے مصیبت ایسی کتابوں کو شیخصاحب کہتے ہین کہ جلد ان کتابون کو ضایع و برباد کرڈالنا چاہیئے اور مؤمنین پر واجب عینی قرار دیتے ہین کتب شیعہ ضایع کرنے کو پس معلوم ہو کہ حضرات مؤمنین ہندی وچہ حیدرآبادی وچہ اہل دیگر بلاد و حضرات علماے ہند جوان کتابون کو اپنے پاس رکہے ہین اور ملکون کے مؤمنین بعض وصا علماے عراق علی الخصوص جناب شیخ زین العابدین مدظلہ نے تین لسنخے لئے اور اپنے پاس قریب بستر کے چند کتب کے شمول مین رکہتے ہین پس بزعم شیخصاحب یہ کل حضرات حفظ کتب ضلال کر رہے ہین اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

شیخ صاحب کو چاہیے کہ جناب شیخ زین العابدین قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی کو اور علماے کربلاے معلی اور علماے نجف اشرف و جناب حجۃ الاسلام شیخ محمد حسن نجفی آل یسین وغیرہم و علماے ہند کو فرداً فرداً لکھہ بھیجین کہ بندہ کے فتوے کی رُو سے آپ لوگ سب کتب ضلال کو اپنے پاس رکہے ہوے ہین اور یہ حرام فعل ہے جلد ندی وغیرہ مین ڈال دین۔ عجب خبط اس شخص کو ہے کہ شیخصاحب نے ان کتابون کو ضایع و تلف کردینا واجب عینی جانا کہ جن مین رد ہو شیخی المذہب اور کشفی المذہب اور بابی اور مفوضہ اور غالیین اور دہریہین پر اور تمام آیات قرآن اور احادیث اور سند

علماے اعلام کی تمام لکھی ہوئی ہو۔ ہاے معاذ اللہ شیخصاحب نے کیا بُرا فتویٰ دیا ہر اور اِس فتوے پر کتنون نے عمل کیا ہوگا یہ سب مواخذہ بار گردن شریف جناب شیخصاحب کا ہوگا ا اور اب بھی ایسی باتون سے توبہ نہین کرتے شیخ صاحب نے اپنے اوپر ایک یہ اعتراض بھی خلایق سے کرایا ـــ
اور چند مقام پر کتاب یا ولے اللہ اور کہنی کے یہ بھی لکھا ہر کہ سید نے کتاب رد الاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ مین بڑے بڑے علماے اعلام کو بُرا لکھا ہر اور اُن لوگون پر بہت اتہام اور طعن کیا ہر اور ان لوگون کی سخت توہین کی ہر یہ بھی محض غلط محض جھوٹ اور افتراے محض و بہتان عظیم ہر شیخصاحب کی طرف سے جناب سید صاحب پر جن جن حضرات کے پاس وہ دونون کتابین موجود ہون ضرور ملاحظہ کرلین توخوب واضح وحالی ہو جاوے گا کہ ان دونون کتابون مین السید صاحب نے بہت سی خطائین ثابت کی ہین اور محض بخیال ہدایت مؤمنین عقاید حقہ کو ثابت کیا ـ اور شیخصاحب کے شاگرد رشید واعتابے مثل کے سات موعظہ کی رد کی ہر ـ
اور جو شخص کہ پیروی ان باطلون کی کرے اُسپر بھی طعن ہر سواے اِسکے نہ کسی حق اعتقاد کا معاذ اللہ ابطال کیا ہر اور نہ اعتقاد باطل کی معاذ اللہ تقویت و اثبات کیا ہر اور اُن دونون کتابون مین ہرگز ہرگز کسی عالم مؤمن کی نہ توہین کی ہر نہ اُنکے قول کو بُرا کہا ہر بلکہ علماے اعلام سے

سند لکھی ہے وہ دونون کتابین چھپی ہوئی ہین اور ہر جگہ موجود ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے۔ پس شیخصاحب سے پوچھنا چاہیئے کہ یہ کذب صریح و اتہام عظیم سے بھی نہین ڈرتے اگر خوف خدا دل مین نہین ہے تو کیا شرم و حیا بھی کچھ نہین رکھتے۔ اگر کوئی شخص ان دونون کتابون کو اول سے آخر تک دیکھے یا بغور سنے دیکھا ہوگا اُسکے نزدیک تو شیخصاحب بالکل کاذب اور انواع فضائح کے ساتھ متصف ٹھہرینگے۔ مگر حق یہ ہے کہ جب ایمان ہی کو خراب کر چکے تو پھر شرم و حیا اور خوف بندون سے کس لیئے سہ ہے ترسم از کسے کہ نترسد از خدا۔

بلکہ مسائل اعتقادیہ ضروریہ کے نصف کتاب مین فتاوی علماے اعلام اور رد بر شیخیان ملاحین و کشفیان بے دینان ہے کیا فتاوی علماے اعلام کا ضلالت مین شمار ہے کیا رد بے دینون پر گمراہی و بے دینی ہے اور نصف آخر اُس کا رد سواعنا کفر و الحادہے اور ثبوت اسلام و ایمان ہے کیا واعظ بے دین کے کفر و الحاد کا رد گمراہی ہے کیا اسلام و ایمان کا اثبات ضلالت ہے واے برین مسلمانی واے برین مؤمنیت واے برین اجتہاد واے برین سرداری قوم شیخصاحب کو واجب ہے کہ بہت جلد ایسی ایسی رلے و اجتہاد سے جلد توبہ کرین ایسے افترا و کذب سے جلد تائب ہون اپنے اعتقادات فاسدہ سے جلد رجوع کرکے اسلام و ایمان کو اپنے راسخ کر لین کہ کیا معلوم کہ کب

رشتۂ حیات منقطع ہوگا علاوہ خوف موت کے کہ دکانداری بھی کذب و
فریب سے دو کوڑی کی ہو جاتی ہے دکانداری صداقت و یک زبانی سے
اور خوش خلقی و خلوص نیتی سے رونق پکڑتی ہے ـــ
نہین نہین کیون ہم جناب شیخصاحب کو کاذب کہین چونکہ ہم لوگ معتقد شیخصاحب
کے ہین لہذا چاہیئے کہ قہراً و جبراً بھی انکو سچا سمجھین اور سچا یون کہہ سکتے ہین
کہ حسب اعتقاد شیخصاحب شیخ احمد احسائی و سید کاظم رشتی و کریم خان وغیرہ
علماے اعلام سے ہین اور دیندار محض ہین پس ان ملاعین پر طعن اور
انکی رد اور انکی توہین جو ان دونون کتابون مین ہے وہ بے شک حسب اعتقاد
شیخصاحب بے جا و ناروا و حرام ہے پس اس صورت مین کتاب ردالاجابۃ
الشیخیہ اور کتاب مسائل اعتقادیہ ضروریہ کتب ضلال سے سمجھے جائینگے ـ
اگر واقعاً اسی خیال سے شیخصاحب نے ان دونون کتابون کو کتب ضلال سے
کہتے ہین اور لکھتے ہین کہ ان دونون کتابون مین علماے اعلام کی توہین ہے
تو شیخصاحب کے شیخی اور کشفی ادریکی او مطیعان شیخ احمد و سید کاظم رشتی ہونے
مین کسیکو کیا شبہ رہیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اب روز بروز رفتہ رفتہ
شیخصاحب کا بہت نازک خیال ہوگیا اور آئندہ شاید اور بھی بدتر ہو جائیگا ـ
فاعتبروا یا اولے الابصار ـــــ
خبر نہین شیخصاحب کو کہ کتاب ردالاجابۃ الشیخیہ اور مسائل اعتقادیہ ضروریہ یہ دونون

کتابین مقبول طبائع خواص و عوام ہوگئین حتی کہ جناب عمدۃ المجتہدین سرکار
جناب شیخ مدظلہ العالی نے کربلاے معلی مین چند صحبتون مین اپنی پیش خضار خواص
و عوام بہت بہت تعریفین ان دونون کتابون کی کین اور کئی بار ایسا
فرمایا کہ بینی و بین اللہ سید نثار حسین نے بہت زحمت کی اور خوب اچھا دکیا
اور عجب سلیقۂ استدلال سید کو ہر اور خوب حق و باطل مین فرق کیا ہر
خدا جزاے خیر دیوے سید کو اور بھی فرمایا کہ جب ہدایت اُن گمراہون کی
ظاہرا مشکل معلوم ہوتی ہر تو لوگون کو اپنا دشمن بنانا بے موقع و خلاف
مصلحت وقت ہر اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ گمراہ ہوچکے ہین اور ممبرون پر
ایسے عقائد واہیہ و کفر و الحاد کو بے خوف بیان کرتے ہین اُنکی ہدایت بہت
ہی مشکل ہر وہ ہرگز راہ راست پر آنے والے نہین ہین اور ایسا ہی کچھ
جناب نائب امام علیہ السلام آقا سرکار میرزا حبیب اللہ مدظلہ نے بھی فرمایا
اور جناب میرزا حبیب اللہ مدظلہ نے فرمایا کہ سید علی محمد لکھنوی کی تحریر
واسطے ہدایت کے بس ہر کہ خوب لکھا ہر اگر مومنین بالانصاف سمجھین ورنہ بہ
نوشتون سے ظاہرا ہدایت مشکل ہر ۔
ہرگاہ ان علماے نواب امام علیہ السلام نے ایسا فرمایا اور اُن دونون کتابون
کو جناب سید صاحب کی ان حضرات نے پسند کیا تو شیخ صاحب کا اچھا دکہ
یہ کتابین کتب ضلال سے ہین انکو جلد ضائع کر دینا واجب عینی ہر یہ اعتراض

انکا بہت دور دور پہونچتا ہی پناہ بخدا۔ شیخصاحب نے دو برس کے عرصہ مین
وہ وہ کوششین کین اور سفارشین حضرات علماے عراق کے پاس کرائی
ہین واسطے تحصیل اجازہ پیش نمازی یا اجازۂ اجتہاد کے کہ جسکا بیان نہین
ہوسکتا۔ چنانچہ اسی کام کے لیے ایک مولوی کو خاص کرکے یہان سے
کربلاے معلی کو روانہ کیا اور مولوی مولوی موصوف نے حد سے زیادہ
کوشش کی اور ملا فضل اللہ کربلائی کے واسطے سے بھی شیخصاحب نے
بہت بہت کوششین کرائین اور ملا فضل اللہ کو بہت سا انعام و مال و متاع
دینے کا وعدہ کیا اور فضل اللہ سے عراق کی بہت خاک چھنوائی اور بعض امیرونسا
نے بھی اس بارہ مین بہت کوشش کی اور ملا فضل اللہ کو بہو شیخصاحب نے لکھہ
بھیجا اور طمع دلوایا کہ تم نے جو رسالہ یہان بھیجا ہی اُسکو ایک نواب صاحب
سردار فوج کے ذریعہ سے ایک والی ملک خلد اللہ ملکہ کے حضور مین پیش
کراچکا ہون اور وہان سے بہت کچھہ صلہ تمہارے رسالہ کا ملنے والا ہی۔
اس بارہ مین ضرور حد سے زیادہ کوشش کرونگا کہ تمکو عمدہ صلہ اور وظیفہ
دستیاب ہو مگر آپ ہم اس بارہ مین جب ہی کوشش کرینگے کہ اولا تم کسی طرح
اور جس حیلہ سے ہوسکے اور جس خرچ سے موقع ہو میرے لیے اجازہ
پیش نمازی کا یا اجازہ اجتہاد کا جناب سرکار شیخ زین العابدین مدظلہ العالی
سے حاصل کرکے جلد میرے پاس بھیجدو تا سید شاہ حسین عظیم آبادی سلمہ

جو کچھ بھی طعن بے دینی کا اور اعتقادات پر کیا ہے اُسکا ستہ باب و چارہ ہوجا
اور اگر جناب حجۃ الاسلام شیخ زین العابدین مدظلہ میرے لئے زیادہ نہ لکھین
یا اجازۂ پیش نمازی کے دینے مین انکو تامل ہو تو تھوڑی سی عبارت میری
تعریف مین لکھواکے ضرور اور جلد بھیجدو تو اُس وقت مین ہم ضرور تمہارے
رسالہ کا صلہ بہت کچھ دلوادین گے —

باوجود ان سب جانفشانیون اور تدبیرون کے جناب سرکار مدظلہ العالی سے
کچھ بھی تحریر نہ ملی نہ اجازہ نماز پڑھانے کا نہ اجازہ اجتہاد نہ کچھ کلمات تعریف
کے بلکہ ایک لفظ بھی حاصل نہ ہوا نہ کوئی القاب نہ کوئی تقریظ ملی —
اور جناب سرکار میرزا محمد حسن شیرازی مدظلہ العالی کی کچھ تحریر جو شیخصاحب
کو شاید کسی زمانہ مین ہاتھ لگی جس کو شیخصاحب اندنون بغیر چھپواکے اِس
شہر مین تقسیم کر رہے ہین سخت عام فریبی اور بے حیائی ہے کیونکہ وہ عبارت
نہ اجازت نماز پڑھانے کی ہے اور نہ شیخصاحب کے علم وفضل کی گواہی ہے
اور نہ شیخصاحب کے دیندار یا شیعہ ہونیکا یا عادل ہونیکا یا مسلمان
ہونیکا اس مین بیان ہے — مگر ہے یہ کہ ڈوبتے کو ایک تنکے کا بھی بڑا سہارا
ہوتا ہے جب لوگون مین بیچارہ کا اسلام مشکوک ہوگیا تو ہر حیلہ سازی
سے چاہتے ہین کہ مریدون کے ہاتھ بیعت سے نکل نہ جائین اور اعتقاد لوگون
کے اپنے حق مین ویسے ہی باقی رہین — لاحول ولا قوۃ الا باللہ —

الحاصل

الحاصل اب بھی جناب شیخصاحب کو ضرور ہو کہ اپنے اعتقادات محررہ سابقہ سے توبہ کرلین یا عذر معقول پیش کرین ورنہ ایسا نہین ہوسکتا ہو کہ شیخصاحب اپنے اعتقادات واہیۂ فاسدہ کو مریدون مین شایع کرسکین نہ خود جاری کرسکتے ہین اور نہ مریدون کے ذریعہ سے ممبرونپر چڑہا چڑہا کے عقائد باطلہ کو شایع ورائج کرسکتے ہین ۔ اور شیخصاحب کے رد کے لئے کچھ ضرور نہین کہ جناب سید نثار حسین صاحب خاص اس حیدرآباد مین مقیم رہین بلکہ جہان رہین گے آنکی رہ کیا کرین گے ۔ اور یہ بھی ضرور نہین کہ خود سید صاحب ہی رد لکہین بلکہ شیخصاحب کے رد کرنے کے لئے ہند مین نہ معلوم کتنے اشخاص علما و متوسطین بلکہ طلبا کفایت کرتے ہین ممکن نہین کہ اشارۃً و کنایۃً بھی اعتقادات باطلہ فاسدہ کو کچھہ بھی شایع کرسکین پس بے تقیہ کے شیخصاحب کو ہرگز چارہ نہین مومنین پر روشن ہو کہ کتاب یا ولی اللہ اور کتی مین کہ اندنون شیخصاحب نے غیبت مین جناب مولانا السید نثار حسین صاحب کے چہپوا کے تربت علیسی خانی کی طرف منسوب کیا ہو شیخصاحب یون بھی لکھتے ہین کہ سید صاحب جن مضامین پر میرے اعتراض کرتے ہین وہ سب مضامین میرے نہین ہین بلکہ سید صاحب نے اُن مضامین مین بہت تغیر دیکر کے حضرات علماے ہند سے بھی اپنے موافق فتاوے لکھاے ہین ۔

پس مومنین اب سمجھہ جائین کہ شیخصاحب کے نزدیک بھی سید صاحب کے

ایسے صحیح و درست اعتراضات ہین کہ انہین اعتراضات کے موافق علمائے
ہند نے بھی فتوے دستخط فرماے ہین پس اعتراضات ورد و قدح مین کوئی
غلطی نہین ہے کہ علماے عراق نے بھی سید صاحب کے موافق لکھ دیا ہے
مگر ہان اس قدر الزام جناب سید صاحب پر باقی رہگیا کہ شیخصاحب کی
طرف جھوٹ جھوٹ مضامین اپنے دل سے گھڑ کے منسوب کرتے ہین جو ایسے
اقوال باطلہ کا قائل ہو اسپر اعتراضات پورے بیٹھتے ہین نہ شیخصاحب پر۔
چنانچہ ایسا ہی جناب مولوی حیدر علی صاحب نے بھی صحبت مین عالی جناب
نواب خانخانان بہادر دام اقبالہ کے فرمایا تھا کہ اعتراضات جناب
مولوی صاحب کے بے شک صحیح ہین مگر جناب شیخصاحب پر کوئی الزام نہین
کیونکہ جناب شیخصاحب کی یہ تحریر نہین ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ جن حضرات
کو ایسا شک ہو وہ خدمت مین جناب سید صاحب کے تشریف لائین اور
اُنکے پاس شیخصاحب کی دونون کتابون کو ملاحظہ کرلین۔ ایک کتاب
انکی انوار الابصار ہے جو کہ خوشخط و مطلاء و مجدول و مجلد درست کرائی ہوئی
خود جناب شیخصاحب کی ہے۔ اور دوسری کتاب شیخصاحب کی اجابۃ الشیخیہ ہے
جسکو منڈی کے مکان مین شیخصاحب نے حسینی میان صاحب کے ہاتھ خدمت
بابرکت مین جناب نواب صاحب کے ارسال کیا تھا اور ایک خط بھی لکھا
تھا کہ اس کتاب کو میری آپ طبع کرا دیجئے وہ بھی بعینہ سید صاحب کے

پاس

پاس موجود ہی اگر اُن دونون کتابون مین اِس طرح کی عبارت موجود نہو
اور جناب سید صاحب نے اُن عبارتون کو مبدل کر دیا ہو تو بے شک سید صاحب
کا کذب و افترا ثابت ہوجائیگا — اور اگر بالفرض اُن دونون کتابون مین
جناب شیخصاحب کے مضامین باطلہ اور اعتقادات ناشایستہ کا نشان ملجاے
تو اُس وقت مین اعتراضات شایستہ اور رد سید صاحب کے خاص شیخصاحب
ہی پر ہین نہ کسی دوسرے پر پس اُس حالت مین اعتراضات سید صاحب
جو کہ بقول شیخصاحب بھی صحیح و درست ہین شیخصاحب پر ضرور وارد ہونگے
فاقرار العقلاء علی انفسہم مقبول —
اب ہم مومنین سے پوچھتے ہین کہ ایک سو سے زیادہ مومنین مجلس مین جناب مولوی
صادق علی صاحب کے شب بیست و دوم ماہ صفر ۱۳۰۰ ہجری مین موجود تھے
اور خود جناب مولوی صادق علی صاحب اور جناب مولوی سید کاظم علی صاحب
بھی از اول مجلس تا آخر مجلس تشریف رکھتے تھے کہ اُس مجلس مین جس واعظ نے
وعظ بیان کیا تھا اُس وعظ کے مضامین سے جس قدر مضامین مولوی سید نثار حسین صاحب
قبلہ نے کتاب مسائل اعتقادیہ ضروریہ مین نقل کئے ہین وہ مضامین آیا جھوٹ
محض افترائہ اور بہتانا نقل کئے ہین یا صحیح و درست مطابق واقع کے لکھے
ہین اگر اصلیت ان مضامین کی نہین ہی اور خلاف واقع کے لکھا ہی تو جناب
مولانا السید کاذب و مفتری قرار پاتے ہین اور اگر وہ مضامین منقولہ بلاشک

واعظ سے بیان ہوئے تھے تو اُن مضامین کے کفر مین ہرگز شک نہین بلکہ جو
اُن مضامین باطلہ کی حقیت کا قائل اور معتقد ہو وہ بھی بر سر بطلان و کافر
و فاسق ہر لاریب فیہ پس جو مؤمنین حضار مجلس مذکور ہین خود و خدا غور
و تامل بانصاف فرمائین کہ اُن مضامین کا معتقد اور واعظ جو کہ ایسے مضامین
کو اعتقادات مین بیان کرتا ہر اور مؤمنین کو ایسے اعتقاد کا حکم دیتا ہر
وہ فاسق و خارج از اسلام ہوا یا نہین پس بعد تامل و فکر جو مؤمنین
حضار مجلس کے انصاف مین آوے اُس پر حکم لگا کے معل ہون۔ اور ان
چیزون مین کچھ بھی فکر نہ کرنا اور ایسا کہنا کہ جی ہو تقصیر اپنی کو کیا مولیون
کے یہ سب جھگڑے ہین آپن کو کاہے کو سمجھ مین آوینگے۔
یہ امر دینداری کے خلاف ہر اور سہل انکاری دین مین بدچیز ہر اور مینے
اتمام حجت کر دیا اب مؤمنین کو اختیار باقی ہر اگر شیخصاحب کے بغیر توبہ
کئے ہوئے مؤمنین پھر شیخصاحب کو دیندار کامل اصولی سمجھین اور آنکو بہت
بڑا عالم جانین تو انشاءاللہ تعالے عنقریب ضرور پھر ایک رسالہ چھپواؤن گا۔
کہ جس مین باقی علماء کے فتاوی بھی ہونگے والسلام علی من اتبع الھدی۔
اِس وعظ کی جو کیفیت مینے بیان کی کہ اِس کے گواہ شاہدین عادلین جناب
مولانا صادق علی صاحب اور جناب مولانا السید کاظم علی صاحب ہین کہ بیشک
دولتخانہ مین مولوی صادق علی صاحب کے ایسے وعظ کئے گئے تھے چنانچہ

ایک سو سے زیادہ مومنین موجود تھے ــ
اور جناب عمدۃ الشعراء معظمی سید اصغر حسین صاحب ناجی بھی اُس مجلس میں
تشریف رکھتے تھے یہ سب گواہ ہیں اس کے کہ بیشک واعظ نے لغویات
بیان کئے ــ چنانچہ اُسی زمانہ میں عالی جناب میر غلام عابد صاحب کہ حقیقۃً
اسم با مسمّی ہیں ہمراہ جناب مولانا فیض حسن صاحب خدمت میں جناب مولوی
صادق علی صاحب کے آئے اور اُس وعظ کی کیفیت استفسار کی تو جناب
مولوی صادق علی صاحب نے جواب دیا کہ وہ واعظ بیچارہ جاہل آدمی ہے
اُس کے بیان کا کیا اعتبار ایسے جاہل پر سید نثار حسین صاحب نے اگر اعتراض
کیا تو کون سا اُنکا کمال ہے اُس واعظ نے تو اس سے بھی بڑھ بڑھ کے رکیک
چیزیں بیان کی ہیں اُسکے بیان کا کیا حساب اور اسی طرح سے چند
لوگوں نے مولوی صاحب ممدوح سے اِس کی کیفیت استفسار کی تھی ــ
عالی جناب مستطاب مولانا السید کاظم علی صاحب سے تو اسی زمانہ سے آج
تک جوق جوق مومنین آکر کے استفسار کئے اور مولوی صاحب ممدوح چونکہ
صادق القول اور صادق اللہجہ ہیں ہر مستفسر سے یہی فرماتے رہے کہ بیشک
جس قدر وعظ کی نقل مولوی سید نثار حسین صاحب نے کی وہ سب صحیح ہے
ہرگز اس میں شک نہیں کہ واعظ نے ایسا ہی بیان کیا تھا ــ بلکہ مولوی صاحب
ممدوح نے بعضوں کو ایسا جواب بھی دیا کہ یہ واعظ تو ہمیشہ سے ایسا ہی ہے

بیان کیا کرتے ہین ۔ اور جناب قدسی القاب میر غلام علی صاحب اور جناب
مولانا فیض حسن صاحب سے وقت استفسار کے مولوی سید کاظم علی
صاحب دام مجدہ نے یون بیان کیا کہ بے شک جس قدر مولوی سید نثار
حسین صاحب نے نقل وعظ کی ہر بہت صحیح و بلا فرق ایسا ہی ہر وہ واعظ
تو ہمیشہ ایسا ہی کہتے ہین اور مجھے سخت تعجب و حیرت ہر کہ مولوی سید
نثار حسین صاحب کو اس قدر بیان اس واعظ کا کیونکر یاد رہا ۔
اور کوٹلہ کے جناب میر عابد حسین صاحب دام مجدہ نے بھی مولوی سید کاظم علی
صاحب دام مجدہ سے پوچھا تھا کہ آیا واقعی اس قسم کا وعظ بیان ہوا تھا
جیسا کہ مولوی سید نثار حسین صاحب نے لکھا ہر تو جواب مین مولوی صاحب
ممدوح نے یہی فرمایا کہ بھائی ہم گواہی دیتے دیتے عاجز آگئے ہم کہان تک
سارے شہر کے سامنے ہر روز گواہی دیا کرین مولوی سید نثار حسین صاحب
نے لاحاصل میرا نام گواہی مین شریک کر دیا ہان صاحب ہان واعظ نے
بے شک و شبہ ایسا ہی بیان کیا تھا اور بے شک مولوی سید نثار حسین صاحب
کی رد خوب ہر مگر لوگون کو دشمن کرنا اچھا نہین ہر تحمل کرنا چاہیئے تھا
کیونکہ ہم لوگون کو قدرت نہین ہر کہ ایسے واعظون کے وعظ کو روک دین
اور جناب مولوی کاظم علی صاحب جناب مولانا فیض حسن صاحب سے یہ
بھی فرمانے لگے کہ خوب رد لکھی ہر واعظ کی مولوی سید نثار حسین صاحب نے

بلکہ اس رسالے مسائل اعتقادیہ ضرور یہ ہے مجھکو بہت سے فوائد ہوئے اصل یہ ہہ کہ چونکہ جناب مولوی کاظم علی صاحب بڑے صادق القول اور انصاف پسند آدمی ہین لہذا ایسا فرمایا کیونکہ کتمانِ حق یا کتمانِ دین و کتمان علم بے موقع حرام و ناجائز ہہ۔

ہرگاہ مجلس وعظ کی کیفیت اس طرح کی ہہ اور نقل وعظ مین کسیطرحکا شبہہ نہین ہہ تو پھر شیخصاحب کا لکھنا کتاب یا ولے اللہ ادکنی کے صفحہ سات مین کہ وہ واعظ بیچارہ کچھ بھی حکمت و فلاسفہ نہین جانتا اور وہ بڑا سچا آدمی ہہ اور بیس برس سے وعظ کہ رہا ہہ اور کبھی وہ واعظ خلاف دین کے زبان پر نہین لایا جب وعظ کیا تو مطابق دین و شریعت کے کبھی اس کے خلاف نہین کہا پس سید نثار حسین صاحب کا اس واعظ پر یقیناً افترا و بہتان ہہ اور محض کذب اور بے اصل ہہ۔

ہم پوچھتے ہین شیخصاحب سے کہ آپ تو اس مجلس وعظ مین موجود نہ تھے اور جناب سید صاحب قبلہ وہان موجود تھے از اول وعظ تا آخر وعظ پس آیا موجود و غیر موجود دیکھنے والا اور نہ دیکھنے والا اور جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر ہہ ہرگز نہین۔ اور جناب مستطاب میر کاظم علی صاحب کہ جو آپ کے نزدیک بھی موثق ہین اور آپ نے بھی انکی عدالت کا

شہادت نامہ لکھدیا ہے پس آیا اس بارہ مین گواہی جناب مستطاب مولوی سید کاظم علی صاحب دام مجدہ آپ کے اعتقاد مین محض غلط اور جھوٹی ہے پس معلوم ہوا کہ آپ مولوی صاحب ممدوح کو عادل نہین جانتے ہین جب تو آپ انکی تکذیب کر رہے ہین اور اس تحریر سے آپ کی تکذیب جناب مولانا صادق علی صاحب کی ہوتی ہے معاذاللہ پس آپ نے انہین اجازہ جو شاید دیا ہے وہ اب بیکار ہوا جاتا ہے۔

اور حال آنکہ یہ حضرات بے شک سچ فرماتے ہین پس اب کذب آپ ہی کی طرف عائد ہوتا ہے علی الخصوص بقول خود آپکے اعنی بحکم تعدیل نامہ۔

اور ہرگاہ کفروالحاد والے کی تائید کرنا محض بے دینی ہے اور واعظ مذکور کی لغو بیانی سے آپ حقیقۃً خوب واقف ہین۔ پس بے دین کے اعتقادات کی دانستہ تائید کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ آپ ابھی تک برے اعتقادات پر قائم ہین اور واعظ مذکور اور آپ ایک ہی مسلک ومشرب کے ہین اور اگر نادانستہ بے تحقیق کئے ہوئے حقیقت حال کے آپ نے تائید واعظ مذکور کی کی ہے جب یہ اعتراض ہے کہ بغیر تحقیق کئے ہوئے ایک کی جرح دوسرے کی تعدیل کس طور صحیح ہو سکتی ہے ؎

فَاِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَتِلْکَ مُصِیْبَۃٌ ، وَاِنْ کُنْتَ تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَۃُ اَعْظَمُ

بلکہ آپ کو مناسب تھا کہ اگر واعظ مذکور آپ کے شاگرد اور مطیع ہین تو اُنُ واعظ کو سخت زجر و نصیحت کرتے
اور تاکید فرماتے کہ خبردار کبھی ایسا اعتقاد نرکھنا اور نہ کبھی ایسا بیان کرنا کہ مومنین کے گمراہ ہوجانیکا
خوف ہی۔ آپ نے بالعکس اُنکی تحسین کی تائید کی پس آپ بھی گناہگار ہوے اور واعظ صاحب کو اور بھی
جراٴت ہوگئی اور مومنین کے گمراہ ہوجانیکا خوف باقی رہگیا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ بھی واعظ سے متفق ہین
اور ہم راے اور ہم اعتقاد ہین — ہان اور دیندار مولوی علی نقی صاحب نے دی ہی کہ
سُنا گیا کہ مولوی صاحب نے واعظ مذکور کو منع فرمایا کہ اب سے کبھی منبر پر نہ جانا اور کبھی اعتقادات
مین بیان نہ کرنا — فقط

اِس رسالہ مین جتنے فتاوی لکھے گئے اور سابق مین جو دو کتابین تالیف ہوکر چھپی تھین اُنمین
جتنے فتاوی ہین علماے عظام کے اسمین شک نہین کہ اِن سب فتاویکا ماحصل ایک ہی کہ جسکا اسطرح کا
اعتقاد ہی وہ بیشک کافر ہی اور نجس اور جاہل بے بصیرت نیز مادہ و یادہ گو و مہمل نویس مؤلف ہرزہ و پوچ ہی —

باقی رہی اتنی بات کہ آیا شیخصاحب کا اعتقاد اور انکا کلام اور اُنکی تحریر اسطرح کی ہی یا نہین پس یہ امر
بہت جلد طی ہوسکتا ہی مومنین کو چاہیئے کہ شیخصاحب کی کتاب اجابۂ شیخیہ کو جو بحکم شیخصاحب جناب سید
صاحب نے چھپوائی ہی ملاحظہ کرین اُسمین اُنکے ایسے پوچ اقوال موجود ہین - اور بھی زیادہ تر پوچ و مہمل و
کفر شیخصاحب کے انوار الابصار مین موجود ہی جسکو خواہش ہو جناب سید صاحب کے پاس تشریف لاکر شیخ
صاحب کے انوار الابصار کو ملاحظہ کرلین کتاب انوار الابصار شیخصاحب کی بہت خوشخط و بتقریب [illegible]
سید صاحب کے پاس موجود ہی - پس جب مومنین اس طرح سے آمادہ ہوجائینگے اور جناب شیخصاحب کے
برے اعتقادات اور پوچ و مہمل تقریرین اُنکی کتابون مین نکل آئینگی تو ایسی صورت مین شیخصاحب

کفر کے کلمات اور جہالت و بیدینی کا ثبوت مؤمنین پر بخوبی ہو جائیگا — جناب مولانا السید ظلّہ العالی
کو کچھہ شکایت شیخ صاحب کی اُن غلطیوں پر جو کہ علوم مقدماتیہ میں واقع ہوئی ہیں نہیں ہے معفو
و معذور جانتے ہیں مگر جو کچھہ شکایت ہے وہ اُن خطاؤں کی ہے جس سے اختلاف مذہب معلوم
ہوتا ہے اور چونکہ علوم مقدماتیہ میں بالکل ناقص ہیں اور بہی فقہ و اصول میں بہی سخت خطا کرتے ہیں
مسائل غلط و سخط کرتے ہیں پس ایسی صورت میں دعوی مجتہد ہونیکا بہی قابل شکایت و قابل اعتراض
ہے۔ پس ایسی صورت میں شیخ صاحب تا حصول قابلیت اجتہاد سے دست بردار ہیں —
اور لغزش اصول عقائد سے توبہ بہت جلد کریں اور ہرگز ہرگز مؤمنین کو بُرے اعتقادات
تعلیم نہ کریں — اور اگر تحصیل علم کا شوق ہو تو جناب سید صاحب دام مجدہ کے پاس
تشریف لائیں اور چندے محنت کریں آئندہ اختیار ہے وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ

أَصَالَةُ الرَّأْيِ صَانَتْنِي عَنِ الخَطَلِ — وَحِلْيَةُ الفَضْلِ زَانَتْنِي لَدَى العَطَلِ
وَإِنَّ أَوْلَى الوَرَى بِالعَفْوِ أَقْدَرُهُمْ — عَلَى العُقُوبَةِ إِنْ يَظْفَرْ بِذِي زَلَلِ
لکنہ فی اصول الدین ذو اود — فکیف قد لا یراعی موضع العلل
ثم الصلوة علی ازکی الوری حسبا — محمد ثم امیر المؤمنین علی
ما اومض البرق فی الدیجور مبتسما — وما سفحن دموع العارض الہطل

تمت

بقلم انقص بندگان میرزا محمد عبد اللہ
١٠ ر ١٣٠٧ ہجری

اس کتاب کے مصنف کی طرف سے چند سوالات شخص جس
سے کئے جاتے ہین چاہیئے کہ ان سوالات کے جوابات
بہت جلد تحریر فرماوین

۱) جو شخص کہ زبانی مباحثہ مین ہر بار بند ہو جاوے اور لا جواب ہو یا سخت غلطیان کرے اور کبھی مائل بغیظ ہو یا جس شخص کی کئی طرح کی تقریر ہو ایک دن کسی طرح کی تقریر کرے اور دوسرے دن اسکے خلاف مین تیسرے دن ان دونون کی تقریرون کے خلاف کہے ایسا شخص آیا مباحثہ مین غالب آیا یا مغلوب ہوا صاف صاف اسکا جواب دیجیئے۔

۲) جو شخص کہ مباحثات علمیہ خصوصاً مباحثات دینیہ مین شر کرے وہ آپکے نزدیک کیسا ہے۔

۳) جو لوگ کہ مباحثات علمیہ و دینیہ مین انواع و اقسام کے شرارات کرکے باہم برہمی و موقوفی کرلے وہ لوگ اس فعل خاص مین ممدوح ہین یا مذموم۔

۴) جو شخص کہ تحریری مباحثات کی کسی سے خواستگاری کرے اور اپنے مصاحبین سے بھی چند بار خواستگاری کرائے اور وعدہ کرے کہ تمھارے ہر مسئلہ کے جواب مین ایک ایک رسالہ علحدہ علحدہ ضرور تصنیف کر دینگے یہ وعدہ بظاہر کیسا ہے

۵) اور بعد خواستگاری بسیار و وعدہ بے شمار کے جب مسائل حسب طلب خود و مجیب کے آ رہے تو آپکے جواب نہ لکھنا اور جب مصاحبین و مشیران کے تقاضا

ہون تو بعضے مسائل آسان کا جواب لکھنا اور ہر ہر مسئلہ کا رسالہ علیحدہ علیحدہ تصنیف نہ کرنا اور بہت سے سخت سخت سوالات کے کچھ بھی جواب نہ لکھنا یہ سب کیسے افعال و حرکات و سکنات ہین بیان کیجئے اور عذر معقول پیش کیجئے —

۶) اور جو جو کچھ بعض بعض سوالون کے کچھ لغو جوابات لکھ کر باوجود وعدہ کے پیش سائل نہ بھیجے بلکہ کسی امیر جلیل کے پاس کہ وہ امیر نہ سائل ہو نہ مجیب ارسال کرے یہ حرکت قانون عقل کے موافق ہی یا مخالف —

۷) اور اُن امیر جلیل کو یون لکھنا کہ میرے ان جوابون کو ہرگز ہرگز سائل کو نہ دکھانا اور ان جوابون کو جلد چھپوا کے تقسیم کرا دینا جب تقسیم ہو جاوین تو سب کے بعد ان جوابون کا مستفتی کے سائل مستفتی پاس بھی بھیجنا آیا ایسا خوف کرنا مجیب کو مستفتی سے اور سائل سے جوابات کو مخفی رکھنا یہ کیسی حرکت ہی —

۸) منصب مجیب و مفتی آیا یہ ہی کہ مستفتی و سائل جو کچھ فتوی پوچھے اُس کا حسب استعداد اپنی جواب لکھے یا یہ ہی کہ سائل کو نالائق و جاہل و بے وقوف لکھے اور سیکڑون دشنام فتوی مین لکھدے آیا یہ کس شریعت مین جائز ہی

۹) سائل اور مستفتی کے خطا ثابت کرنا آیا مجیب کی بے وقوفی ہی یا نہین

۱۰) بحث جہل مرکب کو نہ سمجھنا اور سمجھانے والے سے دو برس تک جھگڑتا اور علماء کو جہل مرکب ہونے سے استعجاب غریب کرنا اور اس بات پر بہت شور و شر کرنا اور پھر کتاب چھاپنا اس مضمون کی کہ فلان شخص کہتا ہی کہ

علماے اعلام کو بھی جہل مرکب ہوتا ہے پس وہ شخص بے دین ہوگیا کیسی بات ہے آیا ایسے استعجاب کرنے والے کو بے وقوف اور جاہل اصول فقہ کہین گے یا نہین —

۱۱) ایسا فتوی دینا کہ جو شخص کہے کہ علماے دین و مجتہدین کو جہل مرکب ہوتا ہے وہ کافر ہے یا حد و تعزیر کے لایق ہے اسکو جلد توبہ کرنا چاہیئے آیا ایسا فتوی حماقت کا ہے یا نہین —

۱۲) جو شخص کسی مجتہدین سے کچھ سوال مقدمات مین اور فقہ و اصول فقہ و اصول عقائد مین کرے پس مجتہد کو آیا جواب دینا چاہیے یا سائل کو جاہل و کافر و احمق و قابل تعزیر لکھنا چاہیئے آپ کی اِس بارہ مین کیا رائے ہے —

۱۳) جس شخص کو علم نہ ہو یا معمولی لیاقت ہو یا مقدمات سے کچھ آگاہ ہو اسکو ادعاے اجتہاد کرنا اور اپنے کو مجتہد و فقیہ جاننا کیسا ہے —

۱۴) جو شخص کہ عقائد مین سخت سخت غلطیان کرے اور اصول دین کے مسائل سے آگاہ نہو وہ مجتہد لایق تقلید کے ہے یا نہین —

۱۵) جو فقیہ کہ مسائل متفق علیہا مین سخت غلطی کرے اور میراث کے حصص سے واقفیت نہ رکھتا ہو اور غلط مسئلہ دستخط کرے اور پھر دوسرے کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھے اور اپنی سابق کی تحریر پر قائم و مصر ہو وہ ایسی حالت مین مجتہد ہے یا نہین اسکی تقلید جائز ہے یا نہین اسکو ادعاے اجتہاد ایسی

حالت

حالت مین روا ہو یا نہین ایسے شخص کو فقیہ کہین گے یا نہین ۔

۱۶) جو شخص کہ اعتقادات اسلامیہ مین سہو و غلطی کرے اور اُس سے توبہ نہ کرے اور اپنے لکھے ہوے مسائل فاسدہ پر قائم رہے اور معترض کے اعتراضات کو اور ناصح کے نصائح کو باطل کرتا رہے بلکہ ناصح کا دشمن ہو جاوے اور کبھی توبہ و عذر نہ کرے وہ مسلم و مومن ایسی حالت مین ہو یا نہین ۔

۱۷) جو شخص کہ فاسد العقیدہ ہو یا غلطی اعتقادات اسلامیہ مین کرے اور پھر مدتون انہین اعتقادات باطلہ کو ثابت کرتا رہے ایسی حالت مین ایسے شخص کی تقلید کرنا جائز ہو یا نہین اور ایسے مجتہد کو ماہر سمجھنا چاہیئے یا نہین ایسے مجتہد کو جاہل و احمق جاننا چاہیئے یا عالم ۔

۱۸) جو شخص ایک کتاب تصنیف کرے اور پھر انکار کرے کہ وہ کتاب میری تصنیف نہین ہو آیا بے محل تقیہ کے یہ کیسا فعل ہو ۔

۱۹) جو شخص لکھے کہ فلان نے فلان کتاب مین علماے عظام کو برا کہا ہو اور اُس کتاب مین اُس کے نہ بلکہ اُسکے کسی کتاب مین ایسا نہ ہو آیا ایسا شخص مفتری ہو یا نہین ۔

۲۰) جو شخص باوجود ثبوت کفر زید رد مذہب زید کو بلا محل تقیہ و توریہ و خوف جان کے ضلالت لکھے اور لوگون کو اشتعال دے کہ فلان نے رد

علاوہ سبب زید کا کیا ہو اُس کے رد کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیئے وہ شخص دیندار ہو یا بے دین —

(۲۱) جو شخص فتویٰ دے کہ فلان کتاب ردِ کفر و ضلالت کو ضائع کرنا اور ندی اور سنڈاس مین ڈالنا مؤمنین پر واجب عینی ہو آیا ایسا شخص بے دین محض ہو یا نہین اور ایسے مجتہد کے قول پر عمل کرنا جائز ہو یا نہین اور کتب ردّ کفر و کتب اثبات اسلام کو ضائع کرنا حرام ہو یا واجب —

(۲۲) جو شخص کسیکو اپنا وکیل مقرر کرے اس کام پر کہ میری کتاب پر علماء سے دو سطرین تقریظ لکھوا دینا تو تمہارے احسانمند عمر بھر رہین گے اور اس وکالت کے عوض مین وکیل کو جھوٹ جھوٹ طمع دلائے کہ اگر یہ کام میرا تمہارے ہاتھ سے ہو جائیگا اور دولت تقریظ سے سرفراز و کامیاب ہم تمہاری وجہ سے ہو جائین گے تو والیٔ ملک سے اور نوابان اولوالعزم سے بہت کچھ زرِ کثیر دلوائین گے آیا اس طرح سے محض حصول تقریظ کے لئے کوشش کرنا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہو یا نہین کہ اُس شخص کی کتاب پر تقریظ کا لکھا جانا سخت دشوار تھا

(۲۳) بعد حصول تقریظ دلو مفید مدعا نہ ہو اُس وکیل کی اجرت دلوانے مین کوشش نہ کرنا اور والیٔ ملک دام ملکہ و دولتہ کے پاس کوشش نہ کرانا اور چپکے بیٹھے رہنا کیسا ہو آیا خلاف وعدگی ہو یا نہین —

محمد علی

(۲۴) جب کوئی شخص مطالب دینیہ لکھے اور اُس سے لغزش ہو گئی ہو
یا عمداً لکھا ہو اور جب اُسپر اعتراضات کیے جائین تو معترض کا دشمن
ہو جاسے اور اپنے لکھے پر ثابت قدم رہے اور ایسے اعتقادات
مرقومہ سے دست بردار نہ ہو بلکہ انہین مطالب فاسدہ مرقومہ کو اپنے
پیروان سے کہتا رہے تو آیا اس سے ثابت ہوتا ہے یا نہین کہ وہ شخص
ویسا ہی مذہب رکھتا ہے جیسا وہ لکھ گیا ہے —

(۲۵) جب کوئی شخص اعتراض کرے کسی لیسے دین پر اور معترض
ناصح رد لکھ بھیجے اور پھر چھپوا بھی دے مگر جب بھی اپنے مطالب سے
باز نہ آے اور معترض ناصح کے قول کے ابطال مین تصنیف نہ کرے
حتی کہ معترض ناصح مکرر اعتراضات کو اپنے چھپواے جب بھی وہ شخص
اعتراض کردہ شدہ مناظرہ سے دست بردار رہے پس جب اتفاقاً
کسی ضرورت سے وہ شخص معترض ناصح کسی دوسرے ملک چلا جائے
اور شخص لغزندہ کو اُسکے پیروان فریب سے کہہ دین کہ وہ شخص اعتراض
کنندہ اب اِس شہر مین کبھی نہ آئین گے اور ایسا کہین کہ شخص لغزندہ
کو یقین حاصل ہو جاسے اُس وقت مین شخص لغزندہ اور خالی میدان خالی
کے رہی قدرت لکھ کر چھپوادے کہ میرے اعتقادات پر شخص معترض
تو تھا محض جاہل آدمی لغو آدمی تھا چاہیئے کہ اس کی کتاب کو ندی وغیرہ

مین صنائع کر ڈالین اور کچھ مضامین ردّ مین معترض کے اور اثبات مین اپنے اعتقادات کے نہ لکھے اور جب وہ شخص معترض سفر سے واپس آیے تو پھر شخص معتقد اعتقادات باطلہ ڈر کے مارے گوشہ نشین ہو کر خاموش ہو رہے آیا اس سے ثابت ہوتا ہے یا نہین کہ شخص صاحب اعتقادات فاسدہ کو لیاقت مناظرہ کی نہین ہے اور چاہتا ہے کہ خاموش ہو رہے تا زیادہ قلعی نہ کھل جاوے اور خاموشی مین جتنا عیب ظاہر ہوا ہے اُسی قدر پر محدود رہے گا —

(۲۶) کتاب پر جو تقریظ ہوتی ہے آیا اُس تقریظ کے چھاپنے کا یہی دستور ہے کہ اصل کتاب کو نہ چھاپے اور محض تقریظ کو چھپوا دے اور اس تقریظ مین لفظ ہذا کا مشار الیہ کی خبر ہر ہر شخص کو دیتا رہے کہ ہذا کا مشار الیہ میری کتاب ہے کسی دوسرے کی کتاب نہین ہے لفظ ہذا سے ضرور میری کتاب کو سمجھنا چاہیئے آیا یہ حرکت کیسی ہے —

(۲۷) جس کسی شخص کی کتاب باطل کی جاوے پس وہ مصنف اگر بالفرض اُسی کتاب پر علماء سے تقریظ لکھوا دے اور معترضین کے اعتراض دفع کرنے کے لئے اپنا دستاویز قرار دے ایسی صورت مین آیا اُس کتاب باطل مع تقریظ کو چھپانا اُس مصنف کے حق مین مفید ہوتا ہے یا نہین پس اُس کتاب کے بدلہ مین محض معترضین کی شان مین گالیان لکھکے چھپوا دینا:

چھپوا دینا اور اُن گالیان کے آخر مین تقریظ لگانا اس سے صاف ظاہر
ہوتا ہر کہ اُس کی کتاب قابل شائع ہونے کے نہین ہر خوف کرتا ہر
کہ لوگون پر صاف ظاہر ہو جائیگا کہ یہ کتاب تحریف کردہ شدہ اور ترمیم
یافتہ و اصلاح دادہ شدہ ہر وہ اصل کتاب نہین ہر کہ جسپر اعتراضات
کیے گئے ہین ـــ

(۲۸) جب ایک شخص واسطے زیارات کے عتبات عالیات جاوے تو پیروان
شیخصاحب کا واسطے مغالطہ دہی شیخصاحب کے یون مشہور کرنا کہ وہ شخص
اب یہان سے بھاگ گیا خوف کے مارے فرار ہو گیا اور ایسی جرأت
دلانا کہ شیخصاحب غیبت مین اُس کے ایک رسالہ لکھین یہ محض ناشایستہ
فعل ہر یا نہین ـــ

(۲۹) اور جب وہ شخص عتبات عالیات سے مشرف ہو کر واپس آوے تو پیروان
شیخصاحب کا یون مشہور کرنا کہ وہ شخص عتبات عالیات سے فرار کر کے یہان
آیا عتبات مین کسی پھٹکنے نہ دیا شیخصاحب کے اس قدر مریدان عتبات
مین ہین کہ گویا سارا عراق شیخصاحب ہی کا ہر وہان سے خوف زدہ
حیران پریشان اور شبا شب نجف سے یا کربلا سے یا سامرہ سے یا کاظمین
سے مخفی نکل آیا آیا ایسا فعل پیروان کا اور افترا پردازی اور اجماع
باطل ناشایستہ ہے یا نہین ـــ

یا نہیں

(۳۰) اگر ثابت ہو جاوے کسی پر کہ فلان اعتقاد باطل اور کفر ہو تو ایسے کی تائید کرنے والا بھی دین سے خارج ہوتا ہو یا نہیں۔

(۳۱) جب کسی شخص پر ثابت ہو کہ فلان شخص کا اعتقاد خواہ کل یا بعض خارج ہو اسلام سے تو ایسے شخص سے تاوقتیکہ توبہ نکرے مؤمنین کو کنارہ کشی کرنا چاہیئے یا نہین اور ایسے شخص کی تائید اعتقادیین ناجائز ہو یا نہین۔

(۳۲) جو شخص کہ کسی سے بالمشافہ مناظرہ کرے اور کچھ سخت کلامی کرے اور اپنے مصاحبین سے زیادہ سخت کلامی کرائے یہان تک کہ سخت کلامی اور جدال بکرکے اس مناظرہ کو موقوف کرا دیوے اور کہے کہ اب درمیان میرے اور تمہارے مناظرہ تحریرًا ہو آیا اُسکا فعل ممدوح ہو یا مذموم۔

(۳۳) اگر کوئی شخص بعد سخت کلامی کے مناظرہ کو برہم کراکے درخواست کرے کہ تم ضرور مناظرہ تحریری کرو اور بہت سخت تقاضا کرے کہ سوالات تم ضرور میرے پاس بھیجو تو اُس کی تعمیل حکم کے لئے طالب حق سوالات لکھہ بھیجے اور یون لکھے کہ جناب سرکار اِس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین تو آیا مفتی کو بھی لازم ہو کہ مستفتی کو سخت الفاظ سے لکھے اور مستفتی اور سائل کو نہایت فحش کے ساتھ لکھے۔

(۳۴) جب چند بار کوئی شخص زیادتی کرے اور سبقت کرے بُرا کہنے اور

فحش دیتے ہین تو ایسی صورت مین رد کرنے والا اگر الفاظ بد اور مذموم لکھے
تو پھر فرمایئے کہ جاے شکایت تو نہین ہی خصوصًا جس صورت مین کہ اعتقادات
مین خطائین کی ہون اور باوجود دعاے اجتہاد کے فقہ اور اصول مین
غلطیان کی ہون ایسی صورت مین وہ شخص برا کہے جانیکا مستحق ہوگا یا نہین
(٣٥) جس قسم کے استفتا اِس کتاب مین اور مسائل اعتقادیہ مین
لکھے گئے ہین اگرچہ بالفرض ایسے استفتا کے موافق شیخصاحب اور بیجا
واعظ کے اقوال نہ ہون بلکہ کسی زید عمرو یا بکر خالد کے اقوال ہون
پس سوال یہ ہی کہ جس کے اقوال اور اعتقادات ایسے ہون اُس کے
جوابات علماے عرب وعجم وہند کے صحیح و درست ہین یا نہین اور اگر
یہ جوابات صحیح و درست ہین تو آیا یہ جوابات جناب مولوی شیخ حسین
صاحب کی راے کے مطابق ہین یا نہین تو کتاب رد الاجابۃ الشیخیۃ
مصنفہ مولوی سید شاہ حسین صاحب اچھی کتاب ہی یا بُری کتاب ہے
اور اگر واقعی کسی شخص کے اعتقادات اور اقوال مطابق استفتا کے
مرقومہ کے ہون تو وہ اعتقاد کنندہ دین سے خارج اور بد گو اور
مبتدع مفسد مین و غیبیہ ہوگا یا نہین۔ اور اگر بالفرض شیخصاحب کے
اور واعظ کے بھی ایسے ہی اقوال اور اعتقادات ہون تو شیخصاحب اور

واعظ بھی دین سے خارج اور مہمل اور پوچ گو اور جاہل ٹھہرینگے
یا نہین۔ بیّنوا و توجروا فقط

اب اُن فتاوی کو زیب رقم کرتا ہون کہ چند سوالون کے متعلق عالی جناب مستطاب معلی القاب کرامت انتساب فضیلت مآب فضائل اکتساب جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا المعظم ذو المجد و الکرم الجبر اللوذعی والنحریر الالمعی ریحان بستان الفضل و الاحسان تتبسم فیه ازهار الانصاف العلی و لولو بحر المروة و العدل تتلاطم فیه امواج استقامة الرای و لصفا العریف المنیف و الفاضل الغطریف آقا الشیخ محمود شیرازی دام الرب الجود مجده عزیز الوجود و شانه المسعود ما جار الیوم الموعود [illegible] البیضا [illegible] بالظلما نے تحریر فرمایا ہے

اور وہ

سوال

یہ ہے

چیست ارشاد جناب در این باب که آنچه شیخ محمد علی الطبسی در کتاب جنابه الشیخیه متعلق علوم اصول [illegible] و معانی و بیان و فقه وغیره نوشته است در آن خطا کرده است یا نه قطع نظر از دیگر علوم در اعتقادات آنچه جوابات نوشته است خطا کرده است یا نه

جواب

اگر جناب شیخ محمد علی ادعای فقاهت یا اجتهاد کنند یقین از درجه عدالت ساقط خواهند شد زیرا که از جوابهای مسائل جناب مولوی السید نثار حسین معلوم شد که اینقدر پایه در علم ندانند و در بعض جوابات سخت خطا کرده اند لا سیما [illegible] جهل مرکب خطای فاحش نموده اند بلی از برای چند مولویهای اینجا که در مقام مبتدی هستند خوب اند

من اول العباد و احقرهم المحمود

سوال

هفت مواعظ متصله که آنها را باطل کرده ام آیا حقیقةً باطل اند یا نه ـــ

جواب

موعظہ کہ این شخص واعظ وعظ نمودہ وجناب مولانا السید نثار حسین او را شنیدہ وبتفصیل در کتاب خود درج نمودہ
آنہا کریہ اند بیشک آن موعظہ بخلاف دین اصولیین اثنا عشری میباشد وقابل بد وطعن است
ہرچند من در آن مجلس نبودہ ام اما بسیار بعید است کہ مومنین این نوع خلاف عقل ونقل وخلاف
واضح را شنیدہ وساکت نشستہ باشند نعوذ باللہ من الکفر والضلالہ ومنہ التوفیق والہدایہ۔

حقیر فقیر محمود

سؤال

شیخی المذہب وکشفی المذہب وبابی کافر ونجس اند یا نہ۔

جواب

علمای اصولیین اثنا عشری کثر اللہ امثالہم کہ در زمان شیخ احمد وکاظم بودند وبعد ایشان تکفیر
نمودہ اند بواسطۂ منکر بودن آنہا بعض از ضروریات دین را وکسیکہ منکر از ضروریات دین باشد
علمای دین او را کافر میدانند وہر کافر نجس است وحقیر از پیروان اہل اصول ہستم وتعیین
ہر کس کہ منکر ضروری از ضروریات دین باشد خواہ شیخی باشد وکشفی وبابی یا غیر آنہا بدون
تعیین موضوع کافر ونجس میدانم واللہ العالم۔

من ادون العباد وحقرہم الی اللہ المعبود
آل محمود

واضح ہو کہ جناب العالم العادل والفاضل الکامل جامع العلوم
المعقولات والمنقولات فارع اعالی المعالی والحسنات ذکار جرابہ التحقیق
والاعتلاء تلألأ فیہ سوائر افضالہ وسنار برج التدقیق والاصطفاء
تکاثأ فیہ زواہر کمالہ الزاہد الخشوع البعث ولغم القنوع وحبذا
المعقول والمحدث وبالآراء الاصالۃ والعلیاء قد برشا الفقیہ المنیف
والمجتہد الغطریف المشہور بین المجتہدین الکاملین زبدۃ الافاضل
الماہرین الصیدام الصقیل المہند والصمصام السلیل المحدد الواعظ الاتقی
المنذر والمناظر المسکت لکل منافق ومسکر ضرغام آجام الشریعۃ
سابق مضمار السنۃ النبویۃ تاج العلماء وعمدۃ الکملاء مولانا السید
علی محمد صاحب مدظلہ العالی کے جو فتاوی اس کتاب مین
زیب قلم کئے گئے ہین اُن مین سے ہر ہر فتوے کا حاصل
یہ ہے

۱ حاصل جواب اول کا یہ ہے کہ ایسا قائل معتقد مؤمن نہیں ہے۔
۲ حاصل جواب ثانی کا یہ ہے کہ ایسا معتقد مومن نہیں ہے بلکہ فیلسوف ملحد ہے۔
۳ حاصل جواب ثالث کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد پوچ ہے اگر تاویل نہ کی جائے۔
۴ حاصل جواب رابع کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد خارج از ایمان ہے۔
۵ حاصل جواب خامس کا یہ ہے کہ ایسے اعتقاد والے کے پیچھے نماز پڑھنی نہ چاہیئے اور اُس کے کسی رسالہ پر یا اُس کے کسی وعظ پر عمل نہ کرنا چاہیئے۔
۶ حاصل جواب سادس کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد رکھنے والا بے دین ہے۔
۷ حاصل جواب سابع کا یہ ہے کہ ایسے اعتقاد کی اگر تاویل دوراز کار نہ کیجاوے تو اُسکا معتقد بلا شک کافر ہے۔
۸ حاصل جواب ثامن کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد کفر صریح و ضلال فضیح ہے۔
۹ حاصل جواب تاسع کا یہ ہے کہ ایسا اعتقاد کرنے والا بیدین و کافر ہے۔
۱۰ حاصل جواب عاشر کا یہ ہے کہ ایسا معتقد خارج از اسلام و کافر ہے۔
۱۱ حاصل جواب حادی عشر کا یہ ہے کہ ایسا معتقد کافر و شیطان و بیدین ہے۔

۱۲ حاصل جواب ثانی عشر کا یہ ہے کہ ایسا معتقد بے دین ہے —

۱۳ حاصل جواب ثالث عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد مہمل و پوچ و بے معنی و جہالت سے ہے

۱۴ حاصل جواب رابع عشر کا یہ ہے کہ مسلمانون کو ایسے اعتقادات سے کنارہ کشی چاہیئے —

۱۵ حاصل جواب خامس عشر کا یہ ہے کہ امامت تو یہ مقصود ہے اور اسکو دخل اصول اعتقادات مین نہین ہے —

۱۶ حاصل جواب سادس عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد بے اصل ہے اور سید نثار حسین کو چاہیئے کہ شیخ محمد علی سے دلیل کے طالب ہون

۱۷ حاصل جواب سابع عشر کا یہ ہے کہ مہمل ہے ایسا اعتقاد اور ماشاء اللہ سید نثار حسین نے خوب اعتراض کیا ہے شیخ محمد علی پر

۱۸ حاصل جواب ثامن عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد بھی فاسد ہے اور سید نثار حسین کے اعتراض و تقریر کو ہر طرح سے غلبہ ہے اور حق غالب ہی رہتا ہے —

۱۹ حاصل جواب تاسع عشر کا یہ ہے کہ یہ اعتقاد بھی واہیات خرافات ہے —

۲۰ حاصل جواب عشرون کا یہ ہے کہ مسلمانونکو ایسی چیزونسے کنارہ کشی خوب ہے

۲۱ حاصل جواب الحادی العشرون کا یہ ہے کہ مسلمانونکو ایسا اعتقاد کرنا خوب نہین

۲۲ حاصل جواب الثانی والعشرون کا یہ ہے کہ ایسے اعتقادات مین ایسے حدیث
کافی نہین ومثمر مدعا نہین —

۲۳ حاصل جواب الثالث والعشرون کا یہ ہے کہ اعتقادات ضروریہ مین کچہہ ضرور نہین
کہ محض لغوی معنی کفایہ کرین اور سند ہو
ہان اور کوئی دلیل شیخ محمد علی کے پاس
ہو تو اُسے سید نثار حسین اُنسے طلب
کرین فقط

تمت الرسالة

نہتو بیگ ہر سمین

صحت نامۂ کتاب ہدایۃ المومنین

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
والبسیط	بسیط	۵	۲
حماهم	حماہم	۱	۴
باطل	یاثل	۲	″
الحبر	احبر	۶	″
خیر المرسلین	وخیر المرسلین	۱۳	۱۱
محفوظ رکھے	محفوظ	۱۴	۲۵
کرنے	ارنے	۱۵	″
سید صاحب ہی	سید صاحب	″	۲۶
مدظلہ العالی میں	مدظلہ العالی لے	۸	″
حالت بدلی	حالت رلی	۱۳	″
عیسی	علے	۱۰	۲۷
سات مضامین	بسات	۱۲	″
المعجزہ	المعجرہ	۸	۲۹
ونجس	نجس	۵	۳۰
سود	شود	۲	۳۱
حقیقی	حقیقی	۱۰	″

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۶	سنخی	سشیخی
۳۲	۱۳	الهامه	الهامیه
۳۳	۱۵	بجج	بجحج
۳۶	۸	مستبنی	مستثنی
″	۱۵	فقیه	تفصیلیه
۳۷	۱	عاب	عذب
″	۳	افتدبر	تدبر
″	۴	موضع	موضوع
″	۱۶	ارامت	ادثبوت
۳۸	۱۶	نامرت	ثابت
۴۰	۱۷	باطل	باطل
۴۵	۶	الطسی	الطبسی
″	۷	سار	سارق
۴۶	۶	لموسال	ارسال
۴۷	۱۱	ترادش	تراوش
۴۸	۱۵	ناب	جناب
۵۰	″	و اشتک	وہ بلا شک
۵۱	″	اقه	افقه
۵۲	۹	سضیه	فقیه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۷	حج	حج کر
"	۱۱	مشہورہ	مشورہ
"	۱۲	سے	کے
۵۴	۱۵	علما سے	علما
"	۱۶	کو سے	کے
۵۷	۶	اصول فقہ	اصول عقائد
۵۸	۲	خان	خالی
۶۰	۱۰	کتاب	اور کتاب
"	۱۱	لکھا ہے	جو لکھا ہے
"	۱۶	حق رہی	حق یہ ہے
۶۱	۲	لکھوایا ہوا	لکھوائی ہوئی
"	۳	کا	کی
۶۲	۱۱	ہوتی ہے	ہوتی ہے)
"	۱۵	اشارہ	اشارہ ہے
۶۳	۱۴	اوس سے	اوسکی
"	۱۵	پیروی کرد	پیروی کرد
۶۴	۱۶	کرگے سے	کرنے سے
۶۸	۹	الیہ۔	الیہ۔ الیہ یہ بھی غلط
"	۱۶	بالی	بالی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۱۱	بہت سی	شیخ صاحب کی بہت سی
۷۰	۲	دیکہ	دیکھ
"	۱۲	واعظ کفر	مواعظ کفر
۷۱	۱	موت کے کر	موت کے
۷۳	۸	فضل اللہ	ملا فضل اللہ
۷۸	۱۴	التبع	اتبع
"	۱۵	کی کہ	کی
۸۰	۱	علی بہ	عابد
۸۳	۹	عظام کے	عظام کے ہیں
۸۶	۱۰	رکہا	رکھنا
"	۱۶	علما کہ	علما کو
۸۸	"	ثبت	ثبوت
"	۱۷	کے	سمجھے
۸۹	"	کراتا	نہ کراتا
۹۰	۱۶	اس	ہ اس
"	۱۷	×	جو تھا محض جاہل ولغو آدمی تھا
۹۲	۱	سوانا	چھپوا دینا
"	"	صا	صاف
"	۲	لتا	کتاب
"	"	سالع	شائع

بحول و قوتہ نسخہ متبرکہ اعمال مختصرہ ہذا مسمّٰی بہ

یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزاً عظیما

مومنین عالیقدر پر ظاہر ہو کہ بعض احباب نے فرمایا جس ترتیب سے
زاد المعاد میں جناب آخوند علیہ الرحمہ نے فرمایا اگر اوس ترتیب سے
اعمال عاشورا چھپے تو مومنین فیضیاب ہوں بنابران بندہ احقر
حاج حسن علی نے اس اعمال مختصرہ کو چھاپا امید ہے صاحبان عالی
ہمت سے کہ تھوڑے تھوڑے نسخہ لیکر وقف فرماویں تو بعید نہیں

اعمال العاشورا والاربعین

حدیث ہے فرمایا چھٹے امام نے جد امجد میرے شہید ہوے آسمان نے خون اور خاک
سرخ برسایا اگر اونحضرت پر اسقدر روے کہ آنسو منہہ پر جاری ہوں حق تعالی
جمیع گناہان کوچک بزرگ بخشدیگا اور فرمایا اگر چاہے تو کہ جب مرے اور کوئی گناہ
اوپر تیرے نرہے زیارت کر امام مظلوم کی تین اور بیزار ہو اونکے قاتلوں سے

حسب سعی خادم المومنین حاج حسن علی در مطبع خود جدید بطبع رسید

فضیلت اعمال شب و روز عاشورا مصباح العابدین مین وارد ہی جو کہ شب
عاشورا چار رکعت نماز پڑہی حق تعالی گناہ پچاس برس گذشتہ اور پچاس برس
آیندہ کی بخشیگا اور ہر رکعت مین بعد الحمد کی پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی دوسرے
روایت مین وارد ہی جو کہ شب عاشورا بیدار رہی ایسا ہی کہ عبادت جمیع ملائکہ کی ہو گئے
اور ثواب ستر برس عمل خیر واسطی اوسکی لکہا جائیگا اور جو کہ چار رکعت نماز دو سلام سے
پڑہی رکعت اول مین بعد الحمد کی دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسرے رکعت مین بعد الحمد کی دس مرتبہ
سورہ قل ہو اللہ اور تیسرے رکعت مین بعد الحمد کی قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت مین بعد الحمد کے
قل اعوذ برب الناس دس مرتبہ اور بعد سلام کی سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہی عطا کیا جائیگا
واسطی اوسکی بہشت مین ہزار ہزار کوشک اور ہر کوشک مین ہزار ہزار گھر اور ہر گھر مین ہزار ہزار
تخت اور ہر تخت کی اوپر ہزار ہزار فرش اور ہر فرش پر ایک حور العین بیٹھی ہوگی اور
گھر مین ہزار ہزار خوان اور ہر خوان مین ہزار ہزار کاسہ اور ہر کاسہ مین ہزار ہزار طرح کی نعمت
ہوگی اور ہمراہ ہر خوان کی سو ہزار کنیز اور کندہی پر ہر کنیز کی ایک قندیل ہوگی اور فرمایا
جو کہ شب و روز عاشورا زیارت کری امام مظلوم کی ایسا ہی کہ بیش روی او حضرت کی شہید
ہوا ہو اور جو کہ روز عاشورا او حضرت کے زیارت کری بہشت اوسپر واجب ہوگا پس شب عباد[ت] مین
بسر کری جب صبح عاشورا ہو تو اندوہناک رہی اور حکم کری جو کہ گھر مین مصیبت برپا کرین
روین نوحہ کرین جسطرح کسی اپنی عزیز کی مصیبت مین روتی ہین کار دنیا حصول مال مین
مشغول نہو مبارک نہوگا روز عاشورا روزہ رکھی آخر روز بعد عصر افطار کری پانی سہی جب

دن بلند ہوا ارادہ زیارت کا کرے صحرا یا بلند کوٹھی پر اول روز پیش از نشین کی بعد وضو
کہڑا ہو قبلہ رو اشارہ کرے مرقد منور کی طرف امام مظلوم کی اول آنکہ زیارت ششم
حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لاوے پہر زیارت عاشورا پڑھے جسطور جناب آخوند
علیہ الرحمۃ زاد المعاد میں لکھتے ہیں اسواسطے یہہ زیارت لکھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ
اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَاخْتَصَّہٗ وَاخْتَارَہٗ مِنْ بَرِیَّتِہٖ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ مَا دَجَی اللَّیْلُ وَغَسَقَ وَاَضَاءَ النَّہَارُ
وَاَشْرَقَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مَا صَمَتَ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَذَرَّ شَارِقٌ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَوْلَانَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ
اَبِیْطَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمَنَاقِبِ وَالنَّجْدَۃِ وَمُبِیْدِ الْکَتَائِبِ الشَّدِیْدِ
الْبَاسِ الْعَظِیْمِ الْمَرَاسِ الْمَکِیْنِ الْاَسَاسِ سَاقِی الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْکَاْسِ
مِنْ حَوْضِ الرَّسُوْلِ الْمَکِیْنِ الْاَمِیْنِ اَلسَّلَامُ عَلٰی صَاحِبِ النُّہٰی وَ
الْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَکْرُمَاتِ وَالنَّوَائِلِ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَارِسِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَیْثِ الْمُوَحِّدِیْنَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِکِیْنَ وَوَصِیِّ رَسُوْلِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَیَّدَہُ اللّٰہُ بِجَبْرَئِیْلَ
وَاَعَانَہٗ بِمِیْکَائِیْلَ وَاَزْلَفَہٗ فِی الدَّارَیْنِ وَحَبَاہُ بِکُلِّ مَا تَقَرُّ بِہِ الْعَیْنُ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلٰی اَوْلَادِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلَی
الْاَئِمَّۃِ الرَّاشِدِیْنَ الَّذِیْنَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَفَرَضُوْا

زیارت جناب امیر
اعمال عاشورا

عَلَیْنَا الصَّلَوٰاتِ وَاَمَرُوْا بِاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَعَرَّفُوْنَا صِیَامَ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یَعْسُوْبَ الدِّیْنِ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا بَابَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ اللّٰهِ النَّاظِرَةَ وَیَدَهُ الْبَاسِطَةَ
وَاُذُنَهُ الْوَاعِیَةَ وَحِکْمَتَهُ الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ اَلسَّلَامُ عَلٰی
قَسِیْمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَی الْاَبْرَارِ وَنِقْمَتِهِ
عَلَی الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَخِیْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَزَوْجِ ابْنَتِهِ وَالْمَخْلُوْقِ مِنْ طِیْنَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَصْلِ
الْقَدِیْمِ وَالْفَرْعِ الْکَرِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَی الثَّمَرِ الْجَنِیِّ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِی
الْحَسَنِ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَةِ طُوْبٰی وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی اَلسَّلَامُ
عَلٰی اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ وَنُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ وَمُوْسٰی
کَلِیْمِ اللّٰهِ وَعِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ وَمَنْ بَیْنَهُمْ مِنَ
النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ
اُولٰئِکَ رَفِیْقًا اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسَلِیْلِ الْاَطْهَارِ وَعَنَاصِرِ
الْاَخْیَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی وَالِدِ الْاَئِمَّةِ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلٰی حَبْلِ اللّٰهِ
الْمَتِیْنِ وَجَنْبِهِ الْمَکِیْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْنِ اللّٰهِ
فِیْ اَرْضِهِ وَخَلِیْفَتِهِ وَالْحَاکِمِ بِاَمْرِهِ وَالْقَیِّمِ بِدِیْنِهِ وَالنَّاطِقِ

بحکمته والعامل بکتابه اخ الرسول وزوج البتول وسیف
الله المسلول السلام علی صاحب الدلالات والایات الباهرات
والمعجزات القاهرات والمنجی من الهلکات الذی ذکره الله فی
محکم الایات فقال تعالی وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم
السلام علی اسم الله الرضی ووجهه المضیئ وجنبه العلی و
رحمة الله وبرکاته السلام علی حجج الله واوصیائه وخاصة الله
واصفیائه وخالصته وامنائه ورحمة الله وبرکاته قصدتک
یا مولای یا امین الله وحجته زائرا عارفا بحقک موالیا لاولیائک
معادیا لاعدائک متقربا الی الله بزیارتک فاشفع لی عند الله
ربی وربک فی خلاص رقبتی من النار وقضاء حوائجی حوائج
الدنیا والاخرة سلام الله وسلام ملائکته المقربین والمسلمین
لک بقلوبهم یا امیر المؤمنین والناطقین بفضلک والشاهدین
علی انک صادق امین صدیق علیک ورحمة الله وبرکاته اشهد انک
طهر طاهر مطهر اشهد لک یا ولی الله وولی رسوله بالبلاغ والاداء
واشهد انک جنب الله وبابه وانک حبیب الله وبابه ووجهه الذی
یؤتی منه وانک سبیل الله وانک عبد الله واخو رسوله صلی الله علیه
واله اتیتک متقربا الی الله عز وجل بزیارتک راغبا الیک

فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِي بِشَفَاعَتِكَ خَلَاصَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ مُتَعَوِّذاً بِكَ
مِنَ النَّارِ هَارِباً مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي ذُنُوبِي اِحْتَطَبْتُهَا عَلَى ظَهْرِي فَزِعاً
اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ يَا مَوْلَايَ وَاَتَقَرَّبُ بِكَ
اِلَى اللهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِي فَاشْفَعْ لِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اللهِ
فَاِنِّي عَبْدُ اللهِ وَمَوْلَاكَ وَزَائِرُكَ وَلَكَ عِنْدَ اللهِ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَالْجَاهُ
الْعَظِيمُ وَالشَّانُ الْكَبِيرُ وَالشَّفَاعَةُ الْمَقْبُولَةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ الْمُرْتَضَى وَاَمِينِكَ الْاَوْفَى
وَعُرْوَتِكَ الْوُثْقَى وَيَدِكَ الْعُلْيَا وَجَنْبِكَ الْاَعْلَى وَكَلِمَتِكَ الْحُسْنَى
وَحُجَّتِكَ عَلَى الْوَرَى وَصِدِّيقِكَ الْاَكْبَرِ وَسَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ وَرُكْنِ
الْاَوْلِيَاءِ وَعِمَادِ الدِّينِ لِلْاَصْفِيَاءِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبِ الدِّينِ
وَقُدْوَةِ الصَّالِحِينَ وَاِمَامِ الْمُخْلِصِينَ وَالْمَعْصُومِ مِنَ الْخَلَلِ الْمُهَذَّبِ
مِنَ الزَّلَلِ الْمُطَهَّرِ مِنَ الْعَيْبِ الْمُنَزَّهِ مِنَ الرَّيْبِ اَخِي نَبِيِّكَ وَوَصِيِّ
رَسُولِكَ الْبَائِتِ عَلَى فِرَاشِهِ وَالْمُوَاسِي لَهُ بِنَفْسِهِ وَكَاشِفِ الْكَرْبِ
عَنْ وَجْهِهِ الَّذِي جَعَلْتَهُ سَيْفاً لِنُبُوَّتِهِ وَاٰيَةً لِرِسَالَتِهِ وَشَاهِداً عَلَى
اُمَّتِهِ وَدَلَالَةً عَلَى حُجَّتِهِ وَحَامِلاً لِرَايَتِهِ وَوِقَايَةً لِمُهْجَتِهِ وَهَادِياً
لِاُمَّتِهِ وَيَداً لِبَاْسِهِ وَتَاجاً لِرَاْسِهِ وَبَاباً لِسِرِّهِ وَمِفْتَاحاً لِظَفَرِهِ حَتّٰى
هَزَمَ جُيُوشَ الشِّرْكِ بِاِذْنِكَ وَاَبَادَ عَسَاكِرَ الْكُفْرِ بِاَمْرِكَ وَبَذَلَ نَفْسَهُ

فصل حاجت زیارت ششم

فی مرضات رسولک وجعلہا وفقا علی طاعتہ فصل اللہم علیہ صلوۃ دائمۃ باقیۃ پھر کہی السلام علیک یا ولی اللہ والشہاب الثاقب والنور العاقب یا سلیل الاطائب یا سر اللہ ان بینی و بین اللہ تعالی ذنوبا قد اثقلت ظہری ولا یاتی علیہا الا رضاہ فبحق من ائتمنک علی سرہ واسترعاک امر خلقہ کن لی الی اللہ شفیعا ومن النار مجیرا وعلی الدہر ظہیرا فانی عبد اللہ ولیک وزائرک صلی اللہ علیک۔ پھر چھ رکعت نماز زیارت پڑہی دو دو رکعت مثل نماز صبح کی اور حاجت اپنی طلب کری فصل دوسری زیارت عاشورا کی بیان مین پس بعد از زیارت حضرت امیر علیہ السلام کی زیارت مشہورہ عاشورا پڑہی السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن امیر المومنین وابن سید الوصیین السلام علیک یا ابن فاطمۃ الزہراء سیدۃ نساء العالمین السلام علیک یا خیرۃ اللہ وابن خیرتہ السلام علیک یا ثار اللہ وابن ثارہ والوتر الموتور السلام علیک وعلی الارواح التی حلت بفنائک واناخت برحلک علیکم منی جمیعا سلام اللہ ابدا ما بقیت وبقی اللیل والنہار یا ابا عبد اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیک لقد عظمت الرزیۃ وجلت المصیبۃ بک علینا وعلی جمیع اہل الاسلام وجلت وعظمت مصیبتک فی السموات

على جميع اهل السموات فلعن الله امة اسست اساس الظلم
والجور عليكم اهل البيت ولعن الله امة دفعتكم عن مقامكم و
ازالتكم عن مراتبكم التى رتبكم الله فيها ولعن الله امة قتلتكم
ولعن الله الممهدين لهم بالتمكين من قتالكم وبرئت الى الله واليكم
منهم ومن اشياعهم واتباعهم واوليائهم يا ابا عبد الله صلوٰة
الله وسلامه عليك انى سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم
الى يوم القيمة ولعن الله آل زياد وآل مروان ولعن الله بنى امية
قاطبة ولعن الله ابن مرجانة ولعن الله عمر بن سعد ولعن الله
شمرا ولعن الله امة اسرجت والجمت وتنقبت وتهيأت لقتالك
بابى انت وامى صلوات الله وسلامه عليك لقد عظم مصابى
بك فاسئل الله الذى اكرم مقامك واكرمنى بك ان يرزقنى
طلب ثارك مع امام منصور من اهلبيت محمد صلى الله عليه
واله اللهم اجعلنى عندك وجيها بالحسين فى الدنيا والاخرة
يا ابا عبد الله صلوات الله وسلامه عليك انى اتقرب الى الله
والى رسوله والى امير المؤمنين والى فاطمة والى الحسن واليك
بموالاتك وبالبراءة ممن قاتلك ونصب لك الحرب وبالبراءة
ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرء الى الله والى رسوله

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِکَ وَبَنٰی عَلَیْہِ بُنْیَانَہٗ

وَجَرٰی فِیْ ظُلْمِہٖ وَجَوْرِہٖ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی اَشْیَاعِکُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ

مِنْھُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ اِلَیْکُمْ بِمُوَالَاتِکُمْ وَمُوَالَاۃِ وَلِیِّکُمْ وَبِالْبَرَاءَۃِ

مِنْ اَعْدَائِکُمْ وَالنَّاصِبِیْنَ لَکُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَۃِ مِنْ اَشْیَاعِھِمْ وَاَتْبَاعِھِمْ

وَاَوْلِیَائِھِمْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اِنِّیْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَکُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ وَوَلِیٌّ

لِّمَنْ وَالَاکُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاکُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ اَکْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِکُمْ وَمَعْرِفَۃِ

اَوْلِیَائِکُمْ وَرَزَقَنِی الْبَرَاءَۃَ مِنْ اَعْدَائِکُمْ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِی الدُّنْیَا وَ

الْاٰخِرَۃِ وَاَنْ یُّثَبِّتَ لِیْ عِنْدَکُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یُّبَلِّغَنِیَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَنْ یَّرْزُقَنِیْ

طَلَبَ ثَارِیْ مَعَ اِمَامٍ مَّھْدِیٍّ ظَاھِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْکُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ

بِحَقِّکُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَہٗ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِکُمْ اَفْضَلَ

مَا یُعْطِیْ مُصَابًا بِمُصِیْبَتِہٖ یَالَھَا مُصِیْبَۃً مَّا اَعْظَمَھَا وَاَعْظَمَ

رَزِیَّتَھَا فِی الْاِسْلَامِ وَفِیْ جَمِیْعِ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا مِمَّنْ تَنَالُہٗ مِنْکَ صَلَوَاتٌ وَّرَحْمَۃٌ وَّمَغْفِرَۃٌ اَللّٰھُمَّ

اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

صَلَوَاتُکَ وَسَلَامُکَ عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ

اُمَیَّۃَ وَابْنُ اٰکِلَۃِ الْاَکْبَادِ اللَّعِیْنُ ابْنُ اللَّعِیْنِ عَلٰی لِسَانِکَ وَ

وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ
نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ ابْنَ
اَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ
الْآبِدِينَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ
بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ
مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِيمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي
مَوْقِفِي هٰذَا وَاَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالاتِ
لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ * پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھ اور سو مرتبہ
پڑھے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَى
ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ
شَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا پھر دو رکعت نماز
پڑھے اور سو مرتبہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِي
حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّي سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ
بعد اسکی کہے اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلًا
ثُمَّ الثَّانِيَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ

خامساً والعن عبید اللّٰہ بن زیاد وابن مرجانۃ وعمر بن سعد
وشمراً وآل ابی سفیان وآل زیاد وآل مروان الی یوم القیمۃ پس سجدہ میں
جاوی اور کہی اللّٰہم لک الحمد حمد الشاکرین لک علی مصابہم الحمد للّٰہ
علی عظیم رزیتی اللّٰہم ارزقنی شفاعۃ الحسین علیہ السلام
یوم الورود وثبت لی قدم صدق عندک مع الحسین واولاد
الحسین واصحاب الحسین الذین بذلوا مہجہم دون الحسین علیہ
السلام علقمہ کہتا ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا اگر ہوسکی تو ہر روز ان
حضرت کی اس کیفیت سی زیارت کر کہ سب ثواب اسکی واسطی تیری ہونگی حق تعالی نی اپنی ذات
مقدس کی کہائی ہی جو کہ اس روش زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کری نزدیک سی یا
دور اور یہہ دعا پڑہی زیارت اسکی قبول کرونگا جو حاجت طلب کری بر لاؤنگا ہر چند کہ بزرگ
ہو جو سوال کریگا عطا کرونگا درگاہ سی اپنی ناامید نہ ہوگا فایز کرونگا بہشت اور آزاد ہو
جہنم سی جسکی لیئی شفاعت کری قبول کرونگا شفاعت اسکی صفوان نی کہا حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام نی روز عاشورا زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑہی اور وداع کی اور یہہ دعا
پڑہی پس زیارت مذکورہ پڑہکی یہہ دعای وداع پڑہی کہ دعای علقمہ مشہور ہے یا اللّٰہ یا اللّٰہ یا
اللّٰہ یا مجیب دعوۃ المضطرین یا کاشف کرب المکروبین یا غیاث
المستغیثین ویا صریخ المستصرخین ویا من ہو اقرب الی من حبل
الورید ویا من یحول بین المرء وقلبہ ویا من ہو بالمنظر الاعلی و

ثواب دعای علقمہ و وداع

وَبِالْاُفُقِ الْمُبِينِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَ
يَا مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَيَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ
خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ
وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ
وَيَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ
يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئُولَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ
يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمْ فَاِنِّي بِهِمْ اَتَوَجَّهُ
اِلَيْكَ فِي مَقَامِي هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ
وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي
لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُونَ الْعَالَمِينَ وَبِهِ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ
مِنْ اُمُورِي وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي وَتُجِيرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتُجِيرَنِي مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ اَخَافُ
هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزُونَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُونَتَهُ

وَشَرِّ مَنْ اَخافُ شَرَّهُ وَمَكْرِ مَنْ اَخافُ مَكْرَهُ وَبَغْيِ مَنْ اَخافُ
بَغْيَهُ وَجَوْرِ مَنْ اَخافُ جَوْرَهُ وَسُلْطانِ مَنْ اَخافُ سُلْطانَهُ وَكَيْدِ
مَنْ اَخافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةِ بَلاءِ مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتَرُدَّ عَنّي كَيْدَ
الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرادَني بِسُوءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كادَني
فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَاْسَهُ وَاَمانِيَّهُ وَامْنَعْهُ عَنّي
كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّى شِئْتَ اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنّي بِفَقْرٍ لا تَجْبُرُهُ
وَبِبَلاءٍ لا تَسْتُرُهُ وَبِفاقَةٍ لا تَسُدُّها وَبِسُقْمٍ لا تُعافيهِ وَذُلٍّ
لا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لا تَجْبُرُها اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ
وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ في مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ في بَدَنِهِ حَتّى تَشْغَلَهُ
عَنّي بِشُغْلٍ شاغِلٍ لا فَراغَ لَهُ وَاَنْسِهِ ذِكْري كَما اَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ
وَخُذْ عَنّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَ
جَميعِ جَوارِحِهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ في جَميعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلا تَشْفِهِ حَتّى
تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلاً شاغِلاً بِهِ عَنّي وَعَنْ ذِكْري وَاكْفِني يا كافِيَ
ما لا يَكْفي سِواكَ فَاِنَّكَ الْكافي لا كافِيَ سِواكَ وَمُفَرِّجٌ لا مُفَرِّجَ
سِواكَ وَمُغيثٌ لا مُغيثَ سِواكَ وَجارٌ لا جارَ سِواكَ خابَ مَنْ كانَ
جارُهُ سِواكَ وَمُغيثُهُ سِواكَ وَمَفْزَعُهُ اِلى سِواكَ وَمَهْرَبُهُ وَمَلْجَاُهُ
اِلى غَيْرِكَ وَمَنْجاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتي وَرَجائي

وَمَفْزَعِی وَمَهْرَبِی وَمَلْجَایَ وَمَنْجَایَ فَبِکَ اَسْتَفْتِحُ وَبِکَ
اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ
فَاَسْئَلُکَ یَا اللهُ یَا اللهُ یَا اللهُ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ وَاِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ
وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُکَ یَا اللهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ
عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَکْشِفَ عَنِّی غَمِّی وَهَمِّی وَکَرْبِی فِی مَقَامِی
هٰذَا کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَکَرْبَهُ وَکَفَیْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهٖ
فَاکْشِفْ عَنِّی کَمَا کَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّی کَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاکْفِنِی کَمَا
کَفَیْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّی هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهُ
وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُنَةٍ عَلیٰ نَفْسِی مِنْ ذٰلِکَ وَاصْرِفْنِی بِقَضَاءِ
حَوَائِجِی وَکِفَایَةِ مَا اَهَمَّنِی هَمُّهُ مِنْ اَمْرِ آخِرَتِی وَدُنْیَایَ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ
وَیَا اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَیْکُمَا مِنِّی سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَ
النَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِکُمَا وَلَا فَرَّقَ اللهُ بَیْنِی وَ
بَیْنَکُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِی حَیٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَمِتْنِی مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِی
عَلیٰ مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ
اَبَدًا فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ وَیَا اَبَا عَبْدِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَیْکُمَا اَتَیْتُکُمَا زَائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَی اللهِ رَبِّی وَرَبِّکُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَیْهِ
بِکُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِکُمَا اِلَی اللهِ فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِی فَاِنَّ لَکُمَا

عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّىْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِىْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِىْ مُنْقَلَبًا خَائِبًا خَاسِرًا بَلْ لَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِىْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَاءِ جَمِيْعِ حَوَائِجِىْ وَتَشَفَّعَا لِىْ اِلَى اللّٰهِ اَنْقَلِبُ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِئًا ظَهْرِىْ اِلَى اللّٰهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِىَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِىْ وَرَاءَ اللّٰهِ وَوَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِىْ مُنْتَهٰى مَا شَاءَ رَبِّىْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّىْ اِلَيْكُمَا اِنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِىْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا مَوْلَاىَ وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا سَيِّدِىْ وَسَلَامِىْ عَلَيْكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَا غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِىْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَسْئَلُهُ بِحَقِّكُمَا اَنْ يَشَاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اِنْقَلَبْتُ يَا سَيِّدَىَّ عَنْكُمَا تَائِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰئِسٍ وَلَا قَانِطٍ اٰئِبًا عَائِدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَا سَادَتِىْ رَغِبْتُ اِلَيْكُمَا وَاِلٰى زِيَارَتِكُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِيْكُمَا وَفِىْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلُ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِىَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِىْ زِيَارَتِكُمَا اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ

عبد اللہ بن سنان نے کہا فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے بہترین کار روز عاشورا
یہہ ہے کہ جامہ پاکیزہ پہنے اور بند کھولدے آستین چڑہالے کہنی تک مثل مصیبت زدوں کے
طرف صحرا یا بلند کوٹھی پر جاوے وقت چاشت منہ کرے طرف روضہ منورہ آنحضرت
اور یاد کرے شہادت امام مظلوم کی اور اقارب و اصحاب کے سلام کرے صلوات بہیجے اور لعن کرے
قاتلوں پر وار دہے کہ ہزار مرتبہ لعنت کرے عوض ہر لعنت کی ہزار حسنہ لکہا جائیگا اور ہزار
گناہ تیری مٹائی جائینگی اور ہزار درجہ مین بلند ہونگی بہتر ہے یہہ کہے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ
الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ پہر فرمایا جہان کہڑا ہے اوس جگہہ سے چند قدم آگے بڑہے اور
کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِہٖ وَ تَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ اگر سات
مرتبہ اسیطرح بڑہے اور پیچہے ہٹے اور بڑہے بہتر ہے اور گریان و غمناک رہے پہر اپنی مقام
پر جہان کہڑا تہا آوے اور کہے اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَۃَ الَّذِیْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَکَ
وَ حَارَبُوْا اَوْلِیَاءَکَ وَ عَبَدُوْا غَیْرَکَ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَکَ وَ الْعَنِ الْقَادَۃَ
وَ الْاَتْبَاعَ وَ مَنْ کَانَ مِنْھُمْ فَخَبَّ وَ اَوْضَعَ مَعَھُمْ اَوْ رَضِیَ بِفِعْلِھِمْ لَعْنًا
کَثِیْرًا اَللّٰھُمَّ وَ عَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ
وَ اسْتَنْقِذْھُمْ مِنْ اَیْدِی الْمُنَافِقِیْنَ الْمُضِلِّیْنَ وَ الْکَفَرَۃِ الْجَاحِدِیْنَ
وَ افْتَحْ لَھُمْ فَتْحًا یَسِیْرًا وَ اَتِحْ لَھُمْ رَوْحًا وَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَ اجْعَلْ لَھُمْ مِنْ
لَدُنْکَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَ عَدُوِّھِمْ سُلْطَانًا نَصِیْرًا پس ہاتہہ اوٹہا کے دعا اور بد دعا
اور قصد کرے دشمنان آل محمد صلوات اللہ علیہم کی تئین اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا

مِنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَكَفَرَتْ بِالْكَلِمَةِ
وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ
الْحَبْلَيْنِ الَّذَيْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَجَارَتْ
عَنِ الْقَصْدِ وَمَالَاَتِ الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهَا وَتَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَاَضَلَّتْ
خَلْقَكَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ
حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَآئِكَ وَاَعْدَآءِ رَسُوْلِكَ وَ
اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ
بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِيْ اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ
الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَآءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ
قَمًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُكْرًا وَخُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمَثُلَاتِ الَّتِيْ
اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَآئَكَ اِنَّكَ ذُوْ نِقْمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ
سُنَّتَكَ ضَآئِعَةٌ وَّاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْاَرْضِ
هَآئِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهٗ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهٗ وَمُنَّ
عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ
اَوْلِيَآئِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا وَّاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ
يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْدًا وَّاسْتَهَلَّ بِهٖ فَرَحًا وَّمَرَحًا وَّخُذْ

أُخَرَهُمْ كَمَا أَحْدَثَ أَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيلَ
عَلٰى ظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَأَهْلِكْ أَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَأَبِرْ حُمَاتَهُمْ
وَجَمَاعَتَهُمْ اللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى عِتْرَةِ
نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ
الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَأَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ
الْبَلَاءَ وَاللَّأْوَاءَ وَحَنَادِسَ الْأَبَاطِيلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ قُلُوبَ
شِيعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَ
أَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْأَذٰى فِيكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ أَيَّامًا مَشْهُودَةً
وَأَوْقَاتًا مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً تُوشِكُ فِيهَا فَرَجَهُمْ وَتُوجِبُ فِيهَا تَمْكِينَهُمْ
وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِأَوْلِيَائِكَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ
الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا اللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ إِلَّا هُوَ
يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ وَأَنَا يَا إِلٰهِي عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ وَ
الرَّاجِعُ إِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ إِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ
بِأَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا إِلٰهِي

علانیتی ونجوای واجعلنی ممن رضیت عمله وقبلت نسكه
ونجیته برحمتك انك انت العزیز الكریم اللهم وصل اولا
واخرا علی محمد وال محمد وبارك علی محمد وال محمد وارحم محمدا
وال محمد باكمل وافضل ما صلیت وباركت وترحمت علی انبیائك
ورسلك وملائكتك وحملة عرشك بلا اله الا انت اللهم لا تفرق
بینی وبین محمد وال محمد صلواتك علیه وعلیهم واجعلنی
یا مولای من شیعة محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین
وذریتهم الطاهرة المنتجبة وهب لی التمسك بحبلهم والرضا
بسبیلهم والاخذ بطریقتهم انك جواد كریم پس سجدہ میں جاوے

دعائے سجدہ

اور داہنا رخسار خاک پر رکھے اور کہے یا من یحكم ما یشاء ویفعل ما یرید
انت حكمت فلك الحمد محمودا مشكورا فعجل یا مولای فرجهم و
فرجنا بهم فانك ضمنت اعزازهم بعد الذلة وتكثیرهم بعد
القلة واظهارهم بعد الخمول یا اصدق الصادقین ویا ارحم
الراحمین فاسئلك یا الهی وسیدی متضرعا الیك بجودك و
كرمك بسط املی والتجاوز عنی وقبول قلیل عملی وكثیره و
الزیادة فی ایامی وتبلیغی ذلك المشهد وان تجعلنی ممن یدعی
فیجیب الی طاعتهم وموالاتهم ونصرهم وترینی ذلك قریبا

سر معافی عافیۃ انك علی کل شیء قدیر پس سر اپنا طرف آسمان
کی بلند کر اور کہو اعوذ بك ان اکون من الذین لا یرجون ایامك
فاعذنی یا الٰہی برحمتك من ذلك جب اسطرح پڑہی تو اس عمل کو بہتر ہی
واسطی تیری حج اور عمرہ ہای بسیار کی کہ مال بہت اسمین صرف کری بدن اپنا
مشقت مین ڈالی ور عیال و فرزندونسی جدا ہووی اور جان کہ جو اس نماز و دعا کو
روز عاشورا کری ازروی اخلاص و یقین کی حق تعالی محفوظ رکھیگا غرق ہونسی اور
جلنی اور ڈوب جانی اور جذام و داغ سفید سی و زنا مردان دشمن کو مسلط ہونی دیگا

دعا سلامتی سال

دعا سلامتی سال کتاب نزہۃ الزاہدین مین منقول ہی جو کہ روز عاشورا یہہ
دعا دس مرتبہ پڑہی حق تعالی نگاہ رکھیگا ہر آفت و شر سی اللّٰھم انی اسألك بحق
الحسین و جدہ و ابیہ و امہ و اخیہ و فرج عنی ما انا فیہ برحمتك
یا ارحم الراحمین ایضا دس مرتبہ پڑہی سبحان اللہ ملأ المیزان و منتہی
العلم و مبلغ الرضا و زنۃ العرش و سعۃ الکرسی لا ملجأ و لا منجا
من اللہ الا الیہ سبحان اللہ عدد الشفع و الوتر و عدد کلماتہ
التامات کلھا و اسألہ السلامۃ برحمتہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم و ھو حسبی و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر
و صلی اللہ علی محمد و آلہ و سلم علی جمیع الانبیاء و المرسلین
واقض حاجاتی فی الدنیا و الآخرۃ و طول عمری فی طاعتك و رضاك

برحمتك

زیارت آخر روز عاشورا — زیارت شہدا

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور منقول ہے کہ ہزار مرتبہ سورہ توحید پڑھے خداوند
عالم رحمت فرمائیگا زیارت آخر روز متضمن ہے بزیارت شہدا اور ماتم پرسی
حضرت رسولخدا و ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَةِ
اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ
خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيْدِ سِبْطِ
رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ يَا ابْنَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ
وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي الزَّكِيُّ وَعَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ
وَاَقَامَتْ فِيْ جِوَارِكَ وَوَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ مَا بَقِيْتُ
وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِي
الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ سُكَّانِ
الْاَرَضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ
عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَعَلٰى ذَرَارِيْهِمُ الْهُدَاةِ

اَلْمُہْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَعَلَیْہِمْ وَعَلٰی رُوْحِکَ وَعَلٰی اَرْوَاحِہِمْ وَعَلٰی تُرْبَتِکَ وَعَلٰی تُرْبَتِہِمْ اَللّٰہُمَّ لَقِّہِمْ رَحْمَۃً وَّرِضْوَانًا وَّرَوْحًا وَّرَیْحَانًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَیَا ابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَیَا ابْنَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَہِیْدُ یَا ابْنَ الشَّہِیْدِ یَا اَخَا الشَّہِیْدِ یَا اَبَا الشُّہَدَاءِ اَللّٰہُمَّ بَلِّغْہُ عَنِّیْ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ ہٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ ہٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ کُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَّسَلَامًا سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا ابْنَ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلَی الْمُسْتَشْہَدِیْنَ مَعَکَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَّا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ الشَّہِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبَّاسِ بْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الشَّہِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّہَدَاءِ مِنْ وُّلْدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّہَدَاءِ مِنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّہَدَاءِ مِنْ وُّلْدِ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّہَدَاءِ مِنْ وُّلْدِ جَعْفَرٍ وَّعَقِیْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی کُلِّ مُسْتَشْہَدٍ مَّعَہُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْہُمْ عَنِّیْ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَّسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَۃُ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکِ الْعَزَاءَ فِیْ وَلَدِکِ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الْعَزَاءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ

علیک یا ابا محمد الحسن احسن الله لک العزاء فی اخیک الحسین
یا مولای یا ابا عبد الله انا ضیف الله وضیفک وجار الله ولکل
ضیف وجار قری وقرای فی هذا الوقت ان تسئل الله سبحانه وتعالی
ان یرزقنی فکاک رقبتی من النار انه سمیع الدعاء قریب مجیب

در بیان زیارت اربعین روز چہلم جسوقت کہ دن بلند ہو یہ زیارت پڑہے

السلام علی ولی الله وحبیبه السلام علی خلیل الله ونجیبه
السلام علی صفی الله وابن صفیه السلام علی الحسین المظلوم
الشهید السلام علی اسیر الکربات وقتیل العبرات اللهم انی اشهد
انه ولیک وابن ولیک وصفیک وابن صفیک الفائز بکرامتک
اکرمته بالشهادة وحبوته بالسعادة واجتبیته بطیب الولادة
وجعلته سیدا من السادة وقائدا من القادة وذائدا من الذادة
واعطیته مواریث الانبیاء وجعلته حجة علی خلقک من الاوصیاء
فاعذر فی الدعاء ومنح النصح وبذل مهجته فیک لیستنقذ عبادک
من الجهالة وحیرة الضلالة وقد توازر علیه من غرته الدنیا وباع
حظه بالارذل الادنی وشری اخرته بالثمن الاوکس وتغطرس وتردی
فی هواه واسخطک واسخط نبیک واطاع من عبادک اهل الشقاق
والنفاق وحملة الاوزار المستوجبین النار فجاهدهم فیک صابرا

مُحتسبًا حتّٰى سُفِكَ فِي طاعتكَ دمُهٗ واستُبيحَ حريمُهٗ اَللّٰهُمَّ
فالعنهُم لعنًا وبيلًا وعذّبهُم عذابًا اليمًا السّلامُ عليكَ يا ابن رسولِ
اللّٰهِ السّلامُ عليكَ يا ابن سيّدِ الاوصياءِ اشهدُ انّكَ امينُ اللّٰهِ وابنُ
امينهٖ عشتَ سعيدًا ومضيتَ حميدًا ومُتَّ فقيدًا مظلومًا شهيدًا
واشهدُ انّ اللّٰهَ منجزٌ لكَ ما وعدكَ ومهلكٌ من خذلكَ ومعذّبٌ
من قتلكَ واشهدُ انّكَ وفيتَ بعهدِ اللّٰهِ وجاهدتَ فِي سبيلِ اللّٰهِ حتّٰى
اتٰيكَ اليقينُ فلعنَ اللّٰهُ من قتلكَ ولعنَ اللّٰهُ من ظلمكَ ولعنَ اللّٰهُ امّةً
سمعت بذٰلكَ فرضيت بهٖ اَللّٰهُمَّ انّي اُشهدكَ انّي وليٌّ لمن والاهُ
وعدوٌّ لمن عاداهُ بابي انتَ وامّي يا ابن رسولِ اللّٰهِ اشهدُ انّكَ
كنتَ نورًا فِي الاصلابِ الشّامخةِ والارحامِ الطّاهرةِ لم تنجّسكَ
الجاهليّةُ بانجاسها ولم تلبسكَ المدلهمّاتُ من ثيابها واشهدُ انّكَ
من دعائمِ الدّينِ واركانِ المسلمينَ ومعقلِ المؤمنينَ واشهدُ انّكَ
الامامُ البرُّ التّقيُّ الرّضيُّ الزّكيُّ الهادِي المهديُّ واشهدُ انّ الائمّةَ من ولدكَ
كلمةُ التّقوٰى واعلامُ الهدٰى والعروةُ الوثقٰى والحجّةُ علٰى اهلِ الدّنيا واشهدُ
انّي بكم مؤمنٌ وبايابكم موقنٌ بشرائعِ ديني وخواتيمِ عملي وقلبي
لقلبكم سلمٌ وامري لامركم متّبعٌ ونصرتي لكم معدّةٌ حتّٰى ياذنَ اللّٰهُ
لكم فمعكم معكم لا مع عدوّكم صلواتُ اللّٰهِ عليكم وعلٰى ارواحكم واجسادكم
وشاهدكم وغائبكم وظاهركم وباطنكم اٰمينَ ربَّ العالمينَ